الدولة المكیہ

بالمادة الغیبیہ

مصنّف

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب

بریلوی

مکتبہ رضویہ
آرام باغ روڈ۔ کراچی ۱
فون:۔ ۲۱۷۸۸۹، ۲۱۶۴۶۴

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

الدولۃ المکیہ

بالمادۃ الغیبیہ

مصنفہ امام اہلِ سنّت مجددِ ملت

اعلحضرت الشاہ احمد رضا خاں صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

مکتبۂ رضویہ آرام باغ ۔ گاڑی کھاتہ ۔ کراچی

باہتمام دار العلوم امجدیہ کراچی

Marfat.com

عرضِ ناشر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نادر کتاب "الدولۃ" المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی۔ بہرحال ہر چیز کے لئے قسّامِ ازل نے ایک وقت مقرر فرمادیا ہے کلّ امر مرھون باوقاتہ مشہور ہے۔

یہ نادر کتاب اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور دشوار موضوع علمِ غیب اور اس کی حقیقت و ماہیت پر مشتمل ہے اور اس پر ہر کس و ناکس قلم اٹھانے کی ہمّت نہیں رکھتا۔ "ہر کارے و ہر مردے" کے مصداق امام اہلسنت اعلحضرت فاضل بریلوی جیسے بلند پایہ جلیل القدر عالم ہی اس اہم موضوع پر قلم اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔

کتاب کو آسان اور عام فہم بنانے اور اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے عربی متن کے مقابل اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے شروع میں فہرست کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کے عقائد و اعمال کی اس کتاب سے اصلاح اور تصحیح فرمائے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد،
کراچی ۲۷

نگرانِ طباعت
مصطفیٰ اسور اعظمی
عالم، حافظ، قاری

Marfat.com

چار ایسے عظیم رہنماؤں کے نام!

"جواب ہم میں نہیں ہیں"

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی ... فقیہہ اعظم

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین .. مفسر اعظم

مخدوم الملت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی ... محدث اعظم

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علیخاں .. مناظر اعظم

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سوگوار غم

● رضا المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد۔ بندر روڈ۔ کراچی ۲
فون: ۲۱۶۴۶۴
فون: ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

نذرِ عقیدت

بحضور!

شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند

مجاہدِ ملّت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

برہانِ ملّت حضرت مولانا سیّد برہان الحق صاحب قبلہ

صدر العلما حضرت مولانا سیّد غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی

دعاؤں کا طالب

● قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

آرام باغ روڈ۔ کراچی

فون: ۲۱۷۸۸۹

فون: ۲۱۶۴۶۴

یکم ستمبر ۱۹۹۶ء

Marfat.com

فہرست مضامین، کتاب "الدولۃ المکیۃ"

مضمون	صفحہ
• تمہید	۷
• علمِ غیب کی تشریح	۱۳
• علم کی قسمیں	۱۷
• اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہیں	۱۹
• مخلوق کے تمام علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علوم سے کوئی نسبت نہیں	۲۹
• سید ابوالحسن بکری کا قول کہ "آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام علوم کو جانتے تھے"۔	۳۳
• غیب کا مطلق علم ہر مسلمان کو حاصل ہے	۳۹
• جو یہ کہتا ہے کہ "نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں" وہ کافر ہے۔	۴۱
• خالق اور مخلوق کے علم میں کئی حیثیتوں سے فرق ہے۔	۴۵
• کتاب "حفظ الایمان" پر کڑی تنقید	۵۵
• وہابیوں کے فاسد عقیدے	۶۱
• وہابی مشرکوں سے زیادہ جاہل ہیں۔	۷۵
• علم "ماکان وما یکون" ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کا ایک حصہ ہے۔	۷۸
• قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل	۸۱
• نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و ممات میں کچھ فرق نہیں۔	۸۶

مضمون	صفحہ
• مکہ معظمہ کے علماء کے رشید احمد اور خلیل احمد پر کفر کے فتوے	۱۱۳
• براہینِ قاطعہ کی خرافات	۱۱۵
• علومِ خمسہ اور ان کی تشریح	۱۱۹
• مغیبات اور ان کی اقسام	۱۱۹
• کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معانی اور اُن کی تشریح	۱۲۵
• شفاعت اور استغاثہ کی بابت وہابیوں پر اعتراض	۱۲۷
• آیت "وعندہٗ مفاتیح الغیب" کی تفسیر	۱۳۵
• آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم پنجگانہ کا ثبوت	۱۴۹
• مافی الارحام کا علم	۱۵۳
• آئندہ کل کا علم	۱۵۷
• موت کا مقام اور وقت کا علم	۱۶۳
• قیامت کا علم	۱۸۵
• رسالہ "اعلام الاذکیاء" اور اسکا جواب	۱۹۱
• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کا قول کہ آیہ "ھوالاول والآخر والظاھر والباطن" کے مصداق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں متکلمین کی اصطلاح میں علم کا مفہوم۔	۲۰۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰

الحمد للہ علام الغیوب ، غفار الذنوب ، ستار العیوب المظہر من ارتضیٰ من رسول علی السر المحجوب ، و افضل الصلاۃ واکمل السلام علیٰ ارضی من ارتضیٰ واحب محبوب سید المطلعین علی الغیوب ، الذی علمہ ربہ تعلیما وکان فضل اللہ علیہ عظیما ، فہو علیٰ کل غائب امین وما ہو علی الغیب بضنین ولا ہو بنعمۃ ربہ بمجنون ، مستور عنہ ما کان او یکون فہو شاہد الملک والملکوت ومشاہد الجبار والجبروت ما زاغ البصر وما طغیٰ افتمرونہ علیٰ ما یریٰ نزل علیہ القران تبیانا لکل شئ فاحاط بعلوم الاولین والاخرین وبعلوم لا تحصیٰ بحد وینحسر دونہا العد ولا یعلمہا احد من العلمین فعلوم ادم وعلوم العالم وعلوم اللوح و علوم القلم کلہا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیمہ ہی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا۔ پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[ا] - اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا، اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک اور ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے اُن پر قرآن اُتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہنچنے سے تھک رہے اور تمام جہاں میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم۔ اور تمام عالم کے علم اور لوح وقلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک بوند ہیں۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم (اور تو نے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں۔) ان پر اللہ تعالیٰ کے

[ا] مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں جب علی آئے تو اُس کے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دے دینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح ۱۲ حامد رضا غفرلہ

Marfat.com

من ذلك البحر الغير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى له وبه ومنه وعنه ؎

وكلهم من رسول الله ملتمس   غرفا من البحر او رشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم   من نقطة العلم او من شكلة الحكم

صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلى اٰله وصحبه وبارك وكرم ۔ اٰمين ۔

وبعد فقد اتانى وانا حل بالبلد الحرام ۔ سؤال من بعض الهنود فى علم سيد الانام ۔ عليه وعلى اٰله وصحبه افضل الصلاة والسلام ۔ وقت العصر يوم الاثنين لخمس بقين من ذى الحجة ۔ عام الف وثلاثمائة و ثلث وعشرين من هجرة من اتم الحجة واوضح المحجة عليه من الصلوات اكملها ومن التسليمات افضلها، واظنه ناشئا من بعض الوهابية الذين قد سبّوا الله ورسوله جلّ وعلا وصلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبّا واشاعوا بذلك فى الهند كتُبا ۔ وذلك لان السُنّى ان احتاج ههنا ان يسأل علما ۔ فهذا بلد الله الامين ممتلئ بحمد الله عِلما وعُلماء فمن كان عند البحار الزواخر ۔ فما مضيه الى نهر فى الاخر على ان ساداتنا علماء مكة المكرمة حفظهم الله تعالىٰ قد شرحوا مسئلة علمه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وسائر المسائل التى يخالف فيها الوهابى الاظلم لا مرة ولا

Marfat.com

درودوسلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں اُس غیر متناہی سمندر یعنی علم

الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہاں حضور سے مدد لیتا ہے

تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب

ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کئے گئے ہے

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا   تیرے دریا سے چلو یا تیرے باراں سے اک چھینٹا

ترے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے   کوئی نقطہ ہی پر ٹھہرا کوئی اعراب پڑھ کا

اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کے آل واصحاب پر اور برکتیں اور اعزاز

نازل فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ حمد و نعت کے بعد کہ اس اثنا میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا

میرے پاس علم سرور عالم علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلاۃ والسلام کے بارے میں بعض

ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو ان کی ہجرت

سے جنھوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کر دی ان پر سب سے کامل تر درود دیں

اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا

اٹھایا ہوا ہے جنھوں نے دل کھول کر اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو گالی دی اور ہندوستان میں اس کی کتابیں شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ یہاں اگر کسی

سنی کو کسی مسئلہ کی حاجت ہو علما سے دریافت کرنے کی تو یہ اللہ کا امان والا شہر ہے

بحمد اللہ تعالیٰ علم و علما سے بھرا ہوا ہے۔ جو چھلکتے دریاؤں کے پاس ہو ایک پس ماندہ

نہر کے پاس اُس کا کیا جانا۔ علاوہ بریں ہمارے سرداروں علمائے مکہ مکرمہ نے

(اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ اور باقی جتنے

مسائل میں ستمگار وہابی خلاف کرتا ہے ایک دو بار نہیں بارہا منشرح بیان فرمایا ہے

اور زنگ چھوڑا دی اور زینت بخشی اور عیب مٹا دیا اور وہابیہ پر موت قائم فرما دی۔

اور یہ بندۂ ضعیف اپنے قوی و لطیف رب کے فضل سے باپ دادا سے چمکتی

Marfat.com

مرتين۔ وقد كشفوا الرين۔ وافادوا الزين۔ وابادوا الشين۔ واقاموا على الوهابية الحين۔ وهذا العبد الضعيف بفضل ربه القوى اللطيف۔ ابا عن جدٍ فى خدمة السنة الزاهراء۔ مقيم على الوهابية الطامة الكبرى۔ صنف كتبا تزيد على مائتينٍ۔ ودعا كبراء هم الى المناظرة لا كرة ولا كرتين فما احار احد منهم جوابا۔ وبهت الذين كانوا يسبون نبينا سبابا۔ وكانوا ينسبون الى ربنا كذبا فهربوا وتشردوا۔ وماتوا۔ وخمدوا۔ ومن بقى منهم فسترون ان شاء الله تعالى ان يموت۔ حائرا بائرا او هو اخرس مبهوت۔ فهذا ما يغيظهم وقد علموا انى بمكة منقطع عن كتبى مشتغل بزيارة بيت ربى۔ مستعجل الى بلد مولاى وحبيبى۔ صلى الله تعالى عليه وسلم فاثاروا هذا السؤال۔ طمعا منهم ان يمنعنى الاستعجال۔ وشغل البال وفقدان الكتاب۔ عن ابانة الجواب۔ فيكون فى ذلك عيد لهم ومسرة۔ ونوع عوض عما اصابهم من المعرة ان سكتُّ ايضا مرة كما اسكتُّ كبراء هم الف مرة۔ وجهلوا ان هذا الدين المتين مامون۔ وكل من ينصره منصور ومصون۔ وانما امر الله اذا اراد شيأ ان يقول له كُن فيكون۔ فهذا ما فهمت من هذا السؤال۔ والعلم بالحق عند ذى الجلال۔ فالاحسن تقسيم الجواب الى قسمين قسم للسائل المستفيد۔ واخر على الصائل العنيد۔ ليصل كلاًّ

ـه ا ے فى الرد على الوهابية والا فقد بلغت بحمد الله اربعمائته منها فتاد ے فى اثنى عشر مجلد اكبار

Marfat.com

سنت کی خدمت میں ہے۔ اور وہابیہ پر قیامت قائم کئے ہوئے ہے۔ میں نے دو سو[1] سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بڑوں کو دو چار دفعہ نہیں بلکہ بکثرت دعوت مناظرہ دی تو ان میں سے کسی نے لوٹ کر جواب نہ دیا اور مبہوت ہو کر رہ گئے وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دیتے تھے اور ہمارے رب عزوجل کی طرف اپنے جھوٹ سے کذب نسبت کرتے تھے تو وہ بھاگ گئے اور لوگ دُم گئے اور مر گئے اور بجھ گئے اور جو ان میں باقی رہا ہے تو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ دیکھو گے کہ اسی حال میں مر جائے گا۔ حیران ہلکان گونگا بدحواس تو یہ وہ بات ہے جو انھیں غیظ دلا رہی ہے اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی جانب جانے کی جلدی ہے تو انھوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا تو اس میں اُن کو عید اور خوشی ہو جائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا ایک طرح کا بدلہ ہو جائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ میں نے ان کے بڑوں کو ہزار بار چپ کر دیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے منصور و محفوظ ہے اور اللہ کا کام یوں ہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے تو اس سوال سے جو میں سمجھا وہ یہ ہے اور حق کا علم اس عزت والے کو ہے تو بہتر یہ ہے کہ جواب کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ سائل کے لئے جو فائدہ طلب کرتا ہو اور دوسرا ہٹ دھرم حملہ کرنے والے پر کہ ہر ایک کو وہ پہنچے جس کے وہ لائق ہے اور ہر ایک کو ایسا جواب دیا جائے جس کے وہ قابل ہے

---

[1] یعنی وہابیہ کے رد میں ورنہ بحمدہ تعالیٰ چار سو سے زائد ہیں۔ جن میں سے فتاوائے مبارک بڑی تقطیع کے بارہ ضخیم مجلدوں میں ہے ۱۲ حامد رضا غفرلہ

نظر اول :- علم غیب کے ہونے اور نہ ہونے کی نصوص کے محمل

ما یستاهله ویجاوب کلّ بما هواهله۔

القسم الاول

فی کشف الحجاب عن وجہ الصواب ۔ فی هذ الباب ونبیہ انظار تنتقی اللباب۔ **النظر الاول** اعلم ان ملاک الامر ومناط النجاۃ الایمان بالکتاب کلہ وما ضل اکثر من ضل الا انهم یؤمنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کالقدریۃ اٰمنوا بقولہ تعالیٰ "وما ظلمنٰهم ولکن کانوا انفسهم یظلمون" وکفروا بقولہ تعالیٰ "واللّٰہ خلقکم وما تعملون" والجبریۃ اٰمنوا بقولہ تعالیٰ "وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ رب العٰلمین" وکفروا بقولہ تعالیٰ "ذٰلک جزینٰهم ببغیهم وانا لصٰدقون" والخوارج اٰمنوا بقولہ تعالیٰ "وان الفجار لفی جحیم یصلونها یوم الدین" وکفروا بقولہ تعالیٰ "ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذٰلک لمن یشاء" ومرجئۃ الضلال اٰمنوا بقولہ تعالیٰ "لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا انہ هو الغفور الرّحیم" وکفروا بقولہ تعالیٰ "من یعمل سوء یجزبہ" وامثال ذلک کثیر۔ وفی کتب الکلام شهیر۔ والقران العظیم الذی نص انہ "لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللّٰہ" نص ایضا انہ "لا یظهر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول" وقال وما کان اللّٰہ لیطلعکم

Marfat.com

پہلا حصّہ

اس مسئلہ میں چہرۂ حق سے پردہ کشائی ہیں اور اس باب میں چند نظریں ہیں کہ مغز سخن چن لیں **نظر اول** آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے تو اکثر گمراہ یوں ہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ (کہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) اس آیت پر تو ایمان لائے کہ "ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" اور اس آیت سے منکر ہو بیٹھے کہ "اللہ تمھارا بھی خالق ہے اور تمھارے اعمال کا بھی" اور جبریہ (کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں) اس آیت پر ایمان لائے "تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہاں کا" اور اس آیت کے منکر ہوئے "یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔" اور خارجی (کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں) اس آیت کریمہ پر ایمان لائے کہ "بے شک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔" اور گمراہ مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا) اس آیت پر ایمان لائے کہ "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کی مثالیں اور بہت ہیں۔ اور کتب کلام میں مشہور۔ اور وہ قرآن عظیم جس نے نص فرمایا کہ "زمین آسمان والوں میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے خدا کے۔" اسی نے یہ بھی صاف فرمایا کہ "اللہ مسلط نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔" اور یہ بھی فرمایا کہ اے

Marfat.com

على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" وقال "وما هو على الغيب بضنين" وقال وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون" وقال تعالىٰ "تلك من انباء الغيب نوحيها اليك" الى غير ذلك من الآيات فهذا ربنا تبارك وتعالىٰ قد نفى نفيا لامرد له واثبت اثباتا لا ريب فيه فالكل حق والكل ايمان۔ ومن انكر شيئا۔ منها فقد كفر بالقران فمن نفى مطلقا ولم يثبت بوجه فقد كفر بآيات الاثبات ومن اثبت مطلقا ولم ينف بوجه فقد كفر بالآيات النافيات والمؤمن يؤمن بالكل۔ ولا تتفرق به السبل وهما لا يمكن لهما مورد واحد۔ فوجب الفحص عن الموارد۔

فاقول:۔ وبحول ربي احول۔ وفي ميدان التحقيق اجول وعلى من لبس ودلس اصول۔ ان للعلم قسمة[1] بحسب المصدر وقسمة بحسب المتعلق بفتح اللام وتنشعب منها قسمة اخرى بحسب وجه التعلق اما الاولى فهي ان العلم اما ذاتي ان كان مصدره ذات العالم لا مدخل فيه لغيره عطاء و

---

[1] لله در المؤلف فى هذا التقسيم المشتمل على غاية التبيين والتفهيم الذى لم يبق معه غبار فى الفرق بين علم الله وعلم العباد وازاح به

Marfat.com

لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کردے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چُن لیتا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" وہ (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب پر بخیل نہیں" "جو غیب وہ بتائیں اس میں ان پر غلطی کی تہمت نہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ" اے نبی اللہ نے تمھیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنے کام پر ایکا کیا اور یوسف کے ساتھ داؤں کھیلے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں کا قرعہ ڈالتے تھے کہ ان میں کون مریم کی پرورش کرے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور ان کے سوا اور آیتیں۔ تو یہ ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ جس نے نفی بھی ایسی کی کہ ٹل نہیں سکتی اور ثابت بھی ایسا کیا جس میں شبہہ نہیں تو نفی واثبات دونوں حق ہیں دونوں ایمان ہیں اور ان دونوں میں سے جو کوئی کسی بات کا انکار کرے اس نے قرآن کا انکار کیا تو جو غیر خدا سے علم غیب کی مطلقًا ایسی نفی کرے کہ کسی طرح ثابت ہی نہ مانے وہ ان آیتوں سے کفر کر رہا ہے جو ثابت فرماتی ہیں اور جو مطلقًا اس طرح ثابت کرے کہ کسی وجہ سے نفی مانے ہی نہیں وہ ان آیتوں سے کفر کرتا ہے جو نفی فرماتی ہیں اور مسلمان سب پر ایمان لاتا ہے اور وہ مختلف راہوں میں نہیں پڑتا۔ اور نفی واثبات دونوں ایک چیز پر تو وارد ہو نہیں سکتے تو ان کے جدا جدا مورد تلاش کرنا واجب ہوا۔ تو میں کہتا ہوں دریے رب کی قوت پر جنبش اور میدان تحقیق میں جولان کرتا ہوں اور اس پر جس نے دھوکا دیا اور فریب کیا وار کرتا ہوں کہ علم کی ایک تقسیم[1] اس کے مصدر کے

[1] اس تقسیم میں مصنف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہے نہایت واضح اور خوب سمجھا دینے والے بیان پر حاوی ہے، جس سے کوئی غبار تفرقہ، علم الٰہی و علم عباد میں باقی نہ رہا اور کم فہموں کو عبارات اہل سنت

Marfat.com

لا سببيا واما عطائى اذا كان بعطاء[٢] غيره فالاول مختص بالمولى سبحنه وتعالى لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من ادنى من ذرة لاحد من العلمين فقد كفر واشرك وبار وهلك - والثانى مختص بعباده عزجلاله لا امكان له فيه ومن اثبت شيئاً منه لله تعالىٰ فقد كفر واتى بما هو اخنع واشنع من الشرك الاكبر- لان المشرك من يسوى بالله غيره وهذا جعل غيره اعلىٰ منه حيث افاض عليه علمه وخيره

(بقيه حاشيه صفحه) ما قد يتوهمه القاصرون من عبارات اهل السنة والتحقيق ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يعلم الغيب من المساواة المبينة على عدم التدبر فى كلامهم رضى الله تعالىٰ عنهم قياما انور من كلام وارشقه من استدلال يتلألأ هكذا هكذا والا فلالا اهـ كتبه العبد الفقير حمدان الونيسى المالكى المدرس بالحرم النبوى الشريف غفر الله له امين مدنيه حمدانيه هذا اول الحواشى التى شرف بها كتابى علامة المغرب فضيلة مولينا حمدان (احمد سعيه الرحمٰن امين) والحمد لله رب العلمين اهـ منه حفظه ربه تعالىٰ

الرد على غايه المعمول

[٢] هذا التقسيم واضح جلى نطق به علماء الاسلام فى غير ما موضع وفى نفس مسألتنا هذه مسالة علم الغيب وسيأتى عن الامام الاجل ابى زكريا النووى والامام ابن حجر المكى التصريح بان المنفى عن الخلق هو العلم الاستقلالى والعلم المحيط الكلى ولكن العجب ممن يومن بصحة هذه التقسيمات ثم يدندن عليها بانها وان كانت صحيحة فى نفسها لكنها من التدقيقات الفلسفية التى لا يعتبرها علماء الشرع وارباب العقول السليمة فى فهم معانى الكتاب والسنة الى ان ادعى ان فى ذلك ايقاعا للمسلمين فى حيرة عظيمة وحلا لعرى الدين الوثيقة ثم لم يلبث الا قليلا ان جاء بالنقل المذكور عن الامامين الجليلين النووى وابن حجر وحملهما العلم فى ايات النفى على العلم

اعتبارات ہے (جہاں سے وہ صادر ہوا) اور دوسری تقسیم اس کے متعلق بفتح لام کے اعتبار سے ہے جس سے وہ متعلق ہوا اور ان سے ایک اور تقسیم نکلتی ہے اس اعتبار سے کہ تعلق کس طرح کا ہوا۔ پہلی تقسیم تو یہ ہے کہ علم یا تو ذاتی ہے[۲] جب کہ نفس ذات عالم سے صادر

اور اس تحقیق [illegible] حق کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، خدا کے ساتھ برابری کا جو وہم نافہمی کلام کی بنا [illegible] سے بالکل دور کر دیا تو کیا ہی روشن کلام اور کیا لطیف استدلال ہے یوں ہی ہے یونہی ہے ورنہ یہ نہیں تو کچھ نہیں تحریر کر دیے۔ بندۂ فقیر حمدان ونیسی مالکی مدرس حرم نبوی اللہ اس کی مغفرت فرمائے الٰہی یوں ہی کر۔ یہ حاشیہ حمدانیہ مدینۂ طیبہ کے ان حواشی میں سے پہلا حاشیہ ہے جن سے میری کتاب کو علامہ ملک مغرب مولٰنا حمدان نے (رحمٰن اُن کی سعی محمود فرمائے) شرف بخشا اور سب خوبیوں کو سراہا پروردگار عالم۔ ١٢ منہ غفرلہ حدیدہ (رد غایۃ المعمول)

[۲] یہ تقسیم واضح و روشن ہے۔ علمائے اسلام نے متعدد جگہ اسے ارشاد کیا اور خود ہمارے (ص ۱۸) اسی مسئلہ علم غیب میں اسے ذکر فرمایا اور عنقریب بڑے جلیل القدر امام ابوزکریا نووی و امام ابن حجر مکی سے تصریح آتی ہے کہ مخلوق سے نفی علم ذاتی و علم محیط کلی کی ہے۔ لیکن اجنبا اس سے ہے کہ جو ان تقسیموں کی صحت کا معتقد ہے وہی ان پر یوں کنگناتا ہے کہ وہ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہیں لیکن فلاسفہ کی ان موشگافیوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کا علمائے دین کریم اور ارباب عقل سلیم فہم معانی قرآن عظیم و احادیث نبی رؤف و رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اعتبار نہیں کرتے۔

حتی [illegible] ادعا کر دیا کہ اس میں مسلمانوں کو حیرت عظیم میں ڈال دینا اور دین الٰہی کی مضبوط رسی کو کھول کر تار [illegible] کرنا ہے۔ پھر ذرا سے ہی توقف میں خود ہی نقل[ع] مذکور انھیں دونوں اماموں علامہ نووی و ابن حجر مکی سے لے آیا۔ حالانکہ انھوں نے آیات نفی میں علم کو علم مستقل یا لذات و علم محیط کل پر محمول کیا۔ تو گویا اس کے نزدیک یہ دونوں امام نہ علمائے دین سے تھے، نہ عقل سلیم والوں میں تھے اور انھوں نے مسلمانوں کو عجیب حیرت میں ڈال دیا اور خدا کی پناہ دین کی حبل متین کو کھول کر تار تار کر دیا وہ اگر ایسے تھے (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) تو ان سے کیوں استناد کیا انھیں دین کا امام بنا کر کیوں ان کا کلام سند میں پیش کیا اور نہیں ہے بدی سے پھیرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر عظمت والے خدا کی توفیق سے ١٢ منہ مدنیہ

نے جان لو کہ وہ چیز جو بہ سبب غیر کے ہوگی تو ضرور غیر کی دین ہی سے ہوگی کیونکہ غیر کی سببیت کو صرف مخلوق ہی کے علوم میں دخل ہے اور وہ سب کے سب بعطائے الٰہی ہیں مثلاً استاد شاگرد کے علم کا سبب

Marfat.com

وامّا الثانية فهى ان العلم علمان مُطلق العلم واعنى به المطلق الاصولى الّذى يقتضى اثباته ثبوت فردما ويقتضى نفيه بانتفاء جميع الافراد وهو الفرد المنتشر والطبيعة المتمكنة من اى فرد شاءت كما حققه خاتمة المحققين سيدى الوالد قدس سرہ الماجد فى كتابه المستطاب اصول الرشاد لقمع مبانى الفساد فالقضية الايجابية ههنا موجبة جزئية تعم الكلية والسلبية سالبة كلية والعلم المطلق واعنى به مؤدى اداة العموم والاستغراق الحقيقى الذى لايثبت الا بثبوت جميع الافراد وينتفى بانتفاء فردما فالموجبة ههنا كلية والسالبة جزئية ويتنوع هذا التعلق الى وجهين جهة الاجمال وجهة التفصيل بحيث يمتاز فيه كل معلوم وينحاز فيه كل مفهوم اعنى ما علمه العالم كلا اوبعضا فهى اربعة اقسام

(بقيه حاشيه صفحه ۱۶) المستقل والمحيط فكانهما لم يكونا عنده من علماء الشريعة ولا من ارباب العقول السليمة واوقعا المسلمين فى حيرة عظيمة وحلا معاذ الله عرى الدين الوثيقة فان كانا كذلك اجارهما الله عن ذلك افلم يحتج بهما ويستند بكلامهما جاعلا اياهما من ائمة الدين ولاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم اھ منه حفظه ربه مدنيه

ے اعلم ان ما كان بسبب من غيره لابدّ ان يكون بعطاء غيره فان سببية الغير لامدخل لها الا فى علوم الخلق وهى جميعا بعطاء الله تعالى فالشيخ مثلا سبب فى التلميذ والمعطى هو الله سبحنه فلا يتصور ما يكون بسبب غيره لا بعطاء غيره حتى يكون واسطة بين القسمين فتثبت اھ منه حفظه ربه حديده

ل :- معلومات الله تعالى غير متناهية فى غير متناه لا يمكن حصول مثلها لمخلوق۔

Marfat.com

اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے۔ اور یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطا سے ہو۔ پہلی قسم مولی سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اُس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہاں بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث و شنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس نے غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا کہ اس نے اپنے علم و ہنر کا فیض خدا کو پہنچا دیا۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک مطلق [illegible] سے میری مراد وہ مطلق ہے جو علم اصول کی اصطلاح ہے جس کا ثابت کرنا کسی یک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کرنا کل افراد کی نفی بتاتا ہے اور یہ مطلق یا تو فرد غیر معین ہے۔ یا نفس ماہیت جو کسی فرد میں ہو کر پائی جائے جیسا کہ اس کی تحقیق خاتمہ محققین حضرت والد ماجد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں فرمائی تو قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔

دوسری علمِ مطلق اور اُس سے میری مراد وہ ہے جو عموم و استغراق حقیقی کا مفاد ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد موجود نہ ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے تو موجبہ یہاں کلیہ ہوگا اور سالبہ جزئیہ اور یہ علم کا تعلق دو وجہ پر ہوتا ہے ایک اجمال دوسرے تفصیل کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر [illegible] دوسرے

ہے اور معطی وہی اللہ [illegible] تعالیٰ ہے [illegible] نہیں کہ جو بسبب غیر ہو بعطاء غیر نہ ہو تا آنکہ دونوں قسموں کے درمیان واسطہ نکلے تو اسی پر جمے رہو ۱۲ منہ حضرت مجدیدہ — ۵ دیکھو ان کا رسالہ [illegible]

واحد منها مختص باللہ سبحنہ وتعالیٰ وھو العلم المطلق التفصیلی
المدلول بقولہ تعالیٰ وکان اللہ بکل شئ علیما فان ربنا
تبارک وتعالیٰ یعلم ذاتہ الکریمۃ وصفاتہ الغیر المتناھیۃ
والحوادث التی وجدت والتی توجد غیر متناھیۃ الی ابد
الاٰبد والممکنات التی لم توجد ولن توجد بل والمحالات
باسرھا فلیس شئ من المفاھیم خارجا عن علمہ سبحانہ و
تعالیٰ یعلمھا جمیعا تفصیلا تاما ازلا ابدا وذاتہ سبحانہ وتعالیٰ
غیر متناھیۃ وصفاتہ غیر متناھیات وکل صفۃ منھا غیر
متناھیۃ وسلاسل الاعداد[1] غیر متناھیۃ وکذا[2] ایام الابد

---

[1] اذا سئلنا عن ایام الابد وماذکر بعدھا ھل یعلم المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ عددھا فان قیل لو فما اشنع ھذا النفی وان قیل نعم لزم تناھی تلک الاشیاء لان العدد المعین لا یعرض الا المتناھی لانہ محصور بین حاصرین ولانہ لا یزید علیٰ ما قبلہ الا بواحد وکذا ھو علیٰ ما قبلہ

وھکذا الی الواحد والزائد علیٰ متناہ بمتناہ متناہ بل یقال کما فی الفتاوے السراجیہ ان المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ یعلم ان لا عدد لھا اقول وھذہ رعایۃ ادب کما اشرت الیہ والا فعلم عدد ما لا عدد لہ جھل یجب نفیہ فلو اختیر الشق الاول لم یکن الا کقولہ عزوجل ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض سبحنہ وتعالیٰ عما یشرکون اھ منہ حفظہ جدیدہ

[2] بل اقول ھذا المعلوم وحدہ من معلوماتہ سبحنہ غیر متناہ فی غیر متناہ فضلا عن المعلومات الاخر والیہ اشرت بقولی سلاسل بالجمع وذلک لان واحد اثنین ثلاثۃ الخ غیر متناہ وان اخذنا الافراد واحد ثلاثۃ خمسۃ الخ فغیر متناہ وان اخذنا الازواج اثنین اربعۃ ستۃ الی اخرہ فغیر متناہ وان اخذ من الواحد بفصل مثنیٰ واحد اربعۃ سبعۃ عشرۃ الخ فغیر متناہ۔ ومن الاثنین

Marfat.com

سے ممتاز ہو۔ یعنی عالم کو جتنی معلومات ہوں کل یا بعض، تو اس دوسری تقسیم ہیں
یہ چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور
وہ علم مطلق تفصیلی ہے جس پر یہ آیہ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے
کا جاننے والا ہے"۔ اس لئے کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اپنی ذات کریم
اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو جو موجود ہولئے اور ان کو جو
ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور
نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں
سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں اُن سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا ہے
ازل سے ابد تک اور اللہ سبحٰنہ، وتعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں
غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے[۱] غیر متناہی ہیں اور
ایسے ہی ابد کے دن[۲] اور اُس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں

---

[۱] لطیفہ ایام ابد اور اُس کے مابعد کے مذکور کے متعلق جب ہم سے دریافت کیا کہ آیا مولیٰ عزّ وجلّ اُن کا شمار جانتا ہے تو اگر نا کہا جائے تو کیسی سخت بدمزہ نفی ہے اور اگر ہاں کہا جائے تو ان اشیاء کی تناہی لازم آئے کہ عدد معین عارض نہ ہوگا۔ مگر متناہی کو کہ وہ دو حدوں میں محدود ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ اپنے پہلے سے صرف ایک عدد ہی زائد ہوگا اور یوں ہی وہ اپنے اگلے سے ایک تک اور زائد تناہی پر بقدر متناہی، متناہی تو یوں کہا جائے گا جیسا کہ فتاوٰے سراجیہ میں ہے کہ مولیٰ سبحٰنہ، وتعالیٰ کو علم ہے کہ اس کے لئے کوئی عدد نہیں، میں کہتا ہوں یہ رعایت ادب ہے جیسا کہ میں اس جانب اشارہ کر چکا۔ ورنہ جس کے لئے عدد نہیں اس کے لئے عدد جاننا جہل ہے اور جہل کی نفی ضروری ہے تو پہلی شق اگر اختیار کی جائے تو نہ ہوگا مگر مثل ارشاد الٰہی جل علا" کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے حمایتی اللہ کے پاس تم فرماؤ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اس کی کہ وہ نہیں جانتے آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک و برتر ہے شرک سے کہ وہ کرتے ہیں" اھ منہ غفرلہ عبدہٗ

[۲] بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے جد جد نکیہ اس کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اُسی طرف اشارہ کیا اور

وساعاته وآناته وكل نعيم من نعيم الجنة وكل عذاب من عقوبات جهنم وانفاس اهل الجنة واهل النار ولمحاتهم

كذلك اثنين خمسة ثمانية احد عشر الخ نغير متناه او من الواحد بفصل ثلاثة ثلاثة واحد خمسة تسعة ثلاثة عشر الخ نغير متناه او من الاثنين بفصل مثلث اثنين ستة عشرة اربعة عشر نغير متناه وهكذا بفصل الاعداد الغير المتناهية وكذا آن اخذنا من كل عدد بضم مثله واحد اثنين اربعة ثمانية الخ نغير متناه او بضم مثليه واحد ثلاثة سبعة وعشرون الخ نغير متناه وكذا بثلاثة امثاله واربعة الى مالا يتناهى وان شوشنا ولم نراع نظاما فغير متناه فى غير متناه وان لم نراع الترتيب ايضا فغير متناه فى غير متناه وآن اخذنا الاموال واحد اربعة تسعة ستة عشر الخ نغير متناه والمكعبات واحد ثمانية سبعة وعشرين اربعة وستين الى اخره فغير متناه او اموال المال او اموال الكعب او كعوب الكعب الى مالا يتناهى من القوى المتصاعدة نالكل غير متناه ويقابل كل ما ذكرنا سلاسل المتنازلات كالجذر وجزء الكعب وجزء مال المال الى مالا نهاية له والكسور كالنصف والثلث والربع الى مالا يتناهى والكل غير متناه و جميع تلك السلاسل الغير المتناهية فى غير المتناهية معلومات له سبحانه وتعالى ازلا ابدا تفصيلا تاما وما هى الا نوع واحد من انواع معلوماته الغير المتناهية فسبحان من جل عن ادراك العقول والافهام۔ وتعالى ان تصل الى سرادق عزه وجلاله التخيلات والاوهام۔ فله الحمد وعلى نبيه الكريم الصلاة والسلام عدد جميع معلومات ربنا ذى الجلال والاكرام اه منه حفظه ربه مكيه

Marfat.com

سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور اُن کے پلک جھکنا اور ان کی جنبشیں[1] اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب

یہ یوں کہ ۱۔۲۔۳۔ تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱۔۳۔۵ تا آخر لیں تو بے نہایت اور جفت ۲۔۴۔۶ تا آخر لیں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لیے جائیں ۱۔۴۔۷۔۱۰۔ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲۔۵۔۸۔۱۱ تا آخر تو بے نہایت۔ یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵۔۹۔۱۳۔ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲۔۶۔۱۰۔۱۴۔ تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یوں ہی ہر عدد سے اُسی جیسا ملا کر لیں ۱۔۲۔۴۔۸۔۱۶ الخ تو نامتناہی یا اس جیسے دو عدد ملا کر ۱۔۳۔۹۔۲۷ الخ تو نامتناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی اور غیر متناہی اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نامتناہی در نامتناہی اور اگر اموال لیں ۱۔۴۔۹۔۱۶ الخ تو نامتناہی اور مکعبات ۱۔۸۔۲۷۔۶۴ الی آخرہ لیں تو نامتناہی اور اموال المال یا اموال الکعب یا کعب الکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نامتناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں۔ جیسے جذر اور جزر الکعب وجزر مال المال جس کی کوئی نہایت نہیں اور کسر ین جیسے آدھا، تہائی، چوتھائی تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نامتناہی در نامتناہی۔ اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کی معلومات میں داخل اور ازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی الانواع معلومات میں سے تو پاک ہے وہ جسے ادراک نہیں کر سکتے عقول وافہام وہ بلند و برتر ہے اس سے کہ اس کے سراپردۂ عزت وجلالت تک رسائی پائیں تخیلات و اوہام۔ تو اسی کے لئے ہیں ساری خوبیاں اور اس کے نبی پر درود و سلام منتہٰی جمیع معلومات الٰہی پروردگار ذی الجلال والاکرام۔ ۱۲ منہ غفرلہ کبیہ

[1] دیکھو ان اشیاء کو نامتناہی ہیں میں نے شمار کیا اور میری تحقیقات کہ علم مخلوق امور غیر متناہیہ بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ تم پر کھل جائے گا جھوٹ اس مفتری کا جس نے مجھ پر یہ کہنے کا افترا کیا کہ احاطہ علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا ذات وصفات کے کچھ مستثنیٰ نہیں تو شاید عدد...

Marfat.com

وحرکاتهم وغیر ذلك کلها غیر متناهٍ والکل معلوم لله تعالیٰ ازلا ابدا باحاطة تامة تفصیلیة ففی علمه سبحنه وتعالیٰ سلاسل غیر المتناهیات بمرات غیر متناهیة بل له سبحانه وتعالیٰ فی کل ذرة علوم لا تتناهی لان لکل ذرة مع کل ذرة کانت اوتکون اویمکن ان تکون نسبة بالقرب والبعد والجهة مختلفة فی الازمنة باختلاف الامکنة الواقعة والممکنة من اول یوم الیٰ مالا اخرله والکل معلوم له سبحانه وتعالیٰ بالفعل فعلمه عزجلاله غیر متناه فی غیر متناه کانه مکعب غیر المتناهی علی اصطلاح الحساب ان العدد اذا ضرب فی نفسه کان مجذورا فاذا ضرب المجذور فی ذلك العدد کان مکعبا و هذا جمیعا واضح عند کل من له من الاسلام نصیب و معلوم ان علم المخلوق لا یحیط فی ان واحد بغیر المتناهی کمّا بالفعل تفصیلا تاما بحیث یمتاز فیه کل فرد عن صاحبه امتیازا کلیا فانه لا یکون الا باللحاظ الیه بخصوصه واللحاظات الغیر المتناهیة لا تتأتی فی ان واحد فعلم المخلوق الحاصل بالفعل وان کثر ما کثر حتیٰ یشمل کل ما فی العرش

ف الرد علی غایة المعمول

ے انظر الی هذه الاشیاء التی عددتها مما لا یتناهی وتصریحاتی ان علم المخلوق لا یحیط بشئ من الامور الغیر المتناهیة بالفعل یظهر لك کذب من افترا علی القول بان احاطة علمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یستثنیٰ منه شئ غیر ذاته تعالیٰ وصفاته فلعل الاعداد والایام والساعات والانات والنعیم والعقاب والانفاس واللمحات والحرکات کل ذلك عنده ذات الله تعالیٰ او صفاته نسأل الله العافیة ام منه حفظه ربه جدیده

غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر تنا ہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں۔ بلکہ[1] اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے کہ ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گزرا یا آئندہ ہوگا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت میں ہوگی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہوئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نا محدود تک اور یہ سب اللہ عزوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر تنا ہی در غیر تنا ہی در غیر متنا ہی ہے گویا وہ اہلِ حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (ریا کعب) کہتے ہیں کہ عدد جب اپنے نفس میں ضرب دیا جائے تو یہ مجذور ہوا اور جب مجذور کو اسی عدد میں ضرب دو تو مکعب ہوا اور یہ سب باتیں روشن ہیں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور معلوم ہے کہ کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بر وجہ کامل ممتاز ہو محیط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہوگا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہو سکتے۔ تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک کہ عرش[1] و فرش میں [illegible]

[illegible] نیں نعیم جنت و عذاب دوزخ اور سانسیں پل جنبشیں سب اس کے نزدیک ذات و صفات الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم طالبِ عافیت ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] للہ الحمد یہ میں نے خود اپنی طرف سے اپنی قوت ایمانی سے لکھ دیا تھا پھر میں نے تفسیر کبیر میں اس کی تصریح دیکھی کہ زیر آیۂ کریمہ وکذلک نری ابراھیم فرماتے ہیں میں نے والد مرحوم حضرت امام عمر ضیاء الدین کو فرماتے سنا کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم انصاری فرماتے تھے کہ میں نے امام الحرمین کو فرماتے سنا کہ معلومات الٰہیہ سب غیر متناہی ہیں اور ان معلومات میں سے بھی ہر ہر فرد کے متعلق غیر متناہی معلومات ہیں اس واسطے کہ جوہر فرد کا بدل بدل کر بے نہایت حیزوں میں پایا جانا ممکن اور اس کا بدل بدل کر غیر تناہی صفتوں سے متصف ہونا بھی ممکن الخ فرمایا اور حاصل ہونا معلومات غیر متناہیہ کا بدفعہ واحدہ عقول خلق میں محال ہے تو اب ان معلومات کے حاصل کرنے

Marfat.com

والفرش من اول یوم الی لیوم الاخر والوف الاف امثال ذلک لا یکون قط[1] الا متناهیا بالفعل لان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وماکان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا نعم یصح فیه عدم التناهی بمعنی لا تقف عند حد وهذا محال فی الله سبحانه وتعالی

علے الحمد لله هذا الذی کتبته من عندی ایمانا بربی ثم رایت التصریح به فی التفسیر الکبیر اذ یقول تحت کریمة وکذلک نری ابراهیم سمعت الشیخ الامام الوالد عمر ضیاء الدین رحمه الله تعالی قال سمعت الشیخ ابا القاسم الانصاری یقول سمعت امام الحرمین یقول معلومات الله تعالی غیر متناهیة ومعلوماته فی کل واحد من تلک المعلومات ایضا غیر متناهیة وذلک لان الجوهر الفرد یمکن وقوعه فی احیاز لا نهایة لها علی البدل ویمکن اتصافه بصفات لا نهایة لها علی البدل الخ قال وحصول المعلومات التی لا نهایة لها دفعة واحدة فی عقول الخلق محال فاذن لا طریق الی تحصیل تلک المعلوت الا بان یحصل بعضها عقیب بعض لا الی نهایة ولا الی اخر فی المستقبل فلهذا السبب (والله تعالی اعلم) لم یقل وکذلک اریناه ملکوت السموات والارض بل قال وکذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض وهذا هو المراد من قول المحققین السفر الی الله له نهایة واما السفر فی الله فانه لا نهایة له والله تعالی اعلم اھ ١٢ منه حفظه ربه مدنیه

[1] قال العلامة الشهاب رحمه الله تعالی تحت قوله تعالی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون قال الطیبی رحمه الله تعالی معلومات الله تعالی لا نهایة لها وغیب السموات والارض ومایبدونه وما یکتمونه قطرة منه ١٢ منه جدیده

[1] قوله قط الا متناهیا بالفعل انظر الی هذه التصریحات الجلیة وقد تکررت فی هذا المبحث ان علم المخلوق لا یحیط بغیر المتناهی بالفعل واذن قد فریة من افتروا علی القول باحاطته جمیع المعلومات التی لا تتناهی فالذی ردرد اصریحا بالغا علی حصول علم واحد من غیر المتناهیات

سے روزِ آخر تک اور اس کے کروروں مثل سب کو محیط ہو جائے جب[عہ] بھی نہ ہوگا مگر محدود بالفعل اس لئے کہ عرش و فرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور روزِ اول سے روزِ آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو وہ نہ ہوگی، مگر متناہی۔ ہاں علم مخلوق میں باین معنی غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی حد پر اس کی روک نہ کردی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور باین معنی لا متناہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتیں تو

کوئی سبیل نہیں الا یہ کہ بعض بعد بعض کے حاصل ہوں نہ نہایت تک ورنہ دوسرے تک مستقبل میں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے (اور اللہ خوب جاننے والا ہے) نہ فرمایا "وکذالک اریناہ ملکوت السموات والارض بلکہ فرمایا" وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض" اور یہی مراد ہے قول محققین سے کہ السفر الی اللہ لہ نہایۃ (یعنی اللہ کی جانب سفر کی نہایت ہے) اما السفر فی اللہ فانہ لانہایۃ لہ (لیکن سفر فی اللہ اس کی کوئی نہایت نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ مدینہ

لہ فرمایا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ نے زیر آیت "اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" کہ فرمایا علامہ طیبی رحمۃ اللہ نے کہ معلوماتِ الٰہی بے نہایت ہیں اور سموات والارض کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں اس میں کا ایک قطرہ ہے۔ ۱۲ منہ جدیدہ۔

عہ قولہ فقط الا متناہیا بالفعل الخ دیکھو یہ روشن تصریحیں اور وہ بھی بار بار اسی مبحث میں آئیں کہ مخلوق کا علم غیر متناہی بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اب اندازِ مفتریوں کے اس افترا کے مرتبہ کا کرو جنہوں نے مجھ پر اس کہنے کا بہتان باندھا کہ مخلوق کا علم جمیع معلومات غیر متناہیہ کو محیط ہے تو جس نے صریح رد بلیغ کیا ہو غیر متناہی بالفعل میں سے مخلوق کے لئے ایک علم کے بھی حاصل ہونے کا وہ کیونکر جمیع کے احاطہ کا قول کرے گا۔ اے کاش کہ انہوں نے سب سے یہ کہا ہوتا کہ میرے رسالہ میں نہیں یا ہاں کسی طرح کا اس مسئلہ سے مطلق تعرض نہ ہوتا تو اس وقت اس کی نسبت اگر ہوتی تو محض افترا ہی ہوتی۔ لیکن اب کہ میں اس

Marfat.com

بالفعل لمخلوق کیف یقول باحاطۃ الجمیع ویالیتہم تا لوہ ان لم یکن فی رسالتی
تعرض لہذہ المسألۃ نفیا ولا اثباتا فما کانت نسبتہ اذ ذاک الا فریۃ اما وانا
صرحت بنفیہ فی مواضع عدیدۃ فالنسبۃ اذن مرکبۃ من الفریۃ والعناد
والمکابرۃ واللداد۔ ولکن لاغرو اذ جاءت علی ایدی الوہابیۃ اہل الفساد
فانہم متعودون بامثال ہذہ الشنائع وہی عندہم من احسن البضائع
فظہر ان کل ما تکلمت بہ الرسالۃ علی احاطۃ علم الخلق بما لا یتناہی
بالفعل نداء من بعید ورد علی وہم ما تصورتہ بل ہی صورتہ
نسأل اللہ العفو والعافیۃ
اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

لان علومہ وصفاتہ جمیعا متعالیۃ عن الحد فحصل ان اللا
تناہی الکمی مخصوص بعلوم اللہ تعالیٰ واللاتقفی مختص بعلوم
عبادہ ولا یحصل الا دل لغیرہ اقول ولو قطعنا فیہ النظر عما
مر لکفی برہانا علیہ قولہ تعالیٰ وکان اللہ بکل شئ محیطا و
ذلک ان ذاتہ تعالیٰ غیر متناہیۃ فلا یمکن لاحد من خلقہ ان
یعلمہا کما ہو بحیث یصح ان یقال الان عرف اللہ تعالیٰ عرفانا تاما لم
یبق بعدہ فی المعرفۃ شئ فانہ لو کان کذا لاحاط ذلک العلم
بذاتہ تعالیٰ فکان تعالیٰ محاطا لہ وہو متعالٍ عن ان یحیط
بہ احد بل ہو بکل شئ محیط وانما یتفاضل العلماء باللہ من
الانبیاء والاولیاء والصلحاء والمسلمین فی علمہم باللہ فلا یزالون
یزدادون علما بعد علم الی ابد الاباد ولا[1] یقدرون من علمہ
الا علی القدر المتناہی ویبقی ابدا فیہ ما لا یتناہی فثبت ان

---

[1] قولہ ولا یقدرون من علمہ الخ　　　عجبا ممن سمع ہذا
ثم احتج لتنقیص علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحدیث الشفاعۃ فارفع

Marfat.com

تو پیدا ہونے سے برتر ہیں تو ثابت ہوا کہ غیر متناہی بالفعل ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے علموں سے خاص ہے اور وہ عدم متناہی کہ بڑھنا کسی حد پر نہ رکے اس کے بندوں کے علم سے خاص ہے اور پہلا اس کے غیر کے لئے حاصل نہ ہوگا۔ **اقول** اور اگر ہم تمام تقریر سے قطع نظر بھی کریں تو اس پر دلیل قاطع ہونے کے لئے یہ آیہ کریمہ ہی بس ہے کہ اللہ ہر شے کو محیط ہے، اس لئے کہ ذات الٰہی محدود نہیں تو اس کی مخلوق میں کسی کو ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل کو جیسا وہ ہے بتمام وکمال ایسا پہچان لے کہ یہ کہنا صحیح ہو جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی، جس کے بعد اس کی معرفت سے کچھ باقی نہ رہا اس لئے ایسا ہوتا تو یہ علم اللہ عزوجل کی ذات کو محیط ہو جاتا تو اللہ عزوجل اس کے احاطہ میں آجاتا اور وہ برتر ہے کہ اسے کوئی چیز احاطہ کر سکے بلکہ وہی ہر چیز کو محیط ہے اور اللہ عزوجل کو جاننے والے انبیا اور اولیا اور صالحین اور مومنین ان میں جو باہم مراتب کا فرق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جاننے ہی میں فرق کی بنا پر ہے (جو جتنا زیادہ جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ ہے) تو ہمیشہ ابدالآباد تک انھیں علم ہر دم بڑھتا رہے گا اور کبھی اس کے علم میں سے قادر نہ ہوں گے مگر قدر متناہی پر

کی نفی متعدد مواقع میں صراحۃً کر چکا تو اس کا منسوب کرنا مرکب ہے افترا و عناد و بہت دھرمی اور سخت خصومت سے لیکن اس کا کوئی اچنبا نہیں کہ مفسد وہابیہ کے ہاتھوں ہوا کیونکہ وہ ایسی بہت سی اشاعتوں کے خوگر ہیں اور یہی ان کے پاس بہترین پونجی ہے تو کھل گیا کہ رسالہ نے جو کچھ علم خلق غیر متناہی بالفعل کے متعلق کلام کیا بیہودہ کی پکار ہے اور اس وہم کا رد ہے جس کا اس نے تخیل کیا بلکہ جس کی تصویر کشی خود اسی نے کی تھی۔ میں خدا سے طالب عفو و عافیت ہوں ۱۲ منہ جدید۔

ے قولہ ولا یقدرون من علمہ الخ عجب اس سے جس نے یہ سنا پھر استناد کیا تنقیص علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حدیث شفاعت سے "تو میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا ایسی ثنا و تحمید سے کروں گا جسے میرا رب مجھے سکھائے گا" تو کہا (ص ۲) یہ ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں وہ سکھائے گا جس کا انھیں اس سے پہلے علم نہ تھا اور یہ احاطہ مذکورہ کو باطل کر دیتا ہے۔ ۱۳

Marfat.com

راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیه قال فهذا ناطق بان الله یعلمہ حینئذ ما لم یعلمہ قبل ذلک من الثناء وهذا یبطل الاحاطة المذکورة وقد کان سمع قولنا من قبل ان ذاته سبحنه وتعالیٰ غیر متناهیة و صفاته غیر متناهیات وکل صفة منها غیر متناهیة وان الغیر المتناهی بالفعل

مطلب:۔ لایمکن لجمیع علوم المخلوقین نسبة ما فی الکم ایضا الی علم الخالق علی ان لا کم لعلمہ تعالیٰ

احاطة احد من الخلق بمعلومات الله تعالیٰ علی جهة التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لوجمع علوم جمیع العلمین اولا واخرا

لایتعلق به علم المخلوق فعلمہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الاخرة بصفات اخر لله تعالیٰ لم یعلمها من قبل کیف یقدح فی الاحاطة المذکورة فاستشعر ورود ذلک فاجاب بانه۔ ان کان مرادک انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینطق حینئذ بکلام یدل علی کنہ ذات الله تعالیٰ وحقیقة صفاته فهذا لا یصح واطال فی بیانه بلا طائل اذ هی مسألة مسلمة قد صرحنا بها قال وان کان مرادک غیر ذلک ثبت بطلان الاحاطة المذکورة اھ فانظر الی هذا الذی یزعم ان الله مع جمیع صفاته داخل فی ما کان من اول یوم ویکون الی الیوم الاخر و محصور مثبت فی اللوح ولیس خارجا عنه الا کنه الذات وحقیقة الصفات فاذا علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ذاته وصفاته فی الاخرة علما جدیدا لم یعلمہ فی الدنیا فلا یخلو عن احد امرین اما ان یعلم کنہ الله تعالیٰ وکنہ صفاته اذ هو الذی کان خارجا عن اللوح المحفوظ اولا یکون علمہ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محیطا فی الدنیا بما حصر فی اللوح ولم یدر ان اللوح لا یحصر الا المتناهی والعلوم المتعلقة بذاته وصفاته تعالیٰ غیر متناهیة والانبیاء یزدادون فیه علما الی الابد ولا یحصل لهم فی شیٔ من الاوقات الا المتناهی والمتناهی لا یکون کنه غیر المتناهی فلا یلزم شیٔ من المحذورین ولکن عدم التدبر یکون غطاء العین۔ نسأل الله السلامة فی الدارین۔ امین ۱۲ منه حفظه ربه تعالیٰ جدید ۵

Marfat.com

اور ہمیشہ معرفت الٰہی سے غیر متناہی باقی رہے گا تو ثابت ہوا کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلاً اور شرعاً دونوں طرح محال ہے بلکہ اگر تمام اولین و آخرین سب کے علوم جمع کر لئے جائیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلا کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے اس واسطے کہ بوند کا یہ حصّہ بھی محدود ہے اور وہ دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے، اس لئے کہ ہم بوند کے اس حصہ کے برابر کیے بعد دیگرے ان سمندروں میں

اور یقیناً وہ پہلے سُن چکا تھا ہمارا یہ قول کہ ذات الٰہی غیر متناہی ہے اور اس کی صفات نامتناہی ہیں اور ہر صفت اس کی نامتناہی ہے اور بلا شبہہ غیر متناہی بالفعل سے متعلق نہیں ہوتا علم مخلوق تو ان کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آخرت میں دوسری صفات الٰہی کا جاننا جنھیں پہلے سے نہ جانتے تھے احاطۂ مذکور میں کیا قدح کرتا ہے اس اعتراض پڑنے کو سمجھا تو اس کا جواب یوں دیا کہ اگر تمھاری مراد یہ ہے کہ وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت ایسے کلام سے تکلم فرمائیں گے جو کنہ ذات الٰہی اور اس کی حقیقت صفات پر دلالت کرے گا تو یہ صحیح نہیں اور اس میں بے فائدہ طوالت کی کہ یہ تو مسئلہ مسلمہ ہے اس کی تصریح ہم کر چکے۔ کہا" اور اگر تمھاری مراد اس کے ماسوا ہے تو بطلان احاطۂ مذکور ثابت ہو گیا"۔ تو دیکھو اس شخص کو جس کا زعم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جمیع صفات کے ساتھ ما کان' یعنی جو پہلے دن سے ہو لیا اور مایکون جو پچھلے دن تک ہوگا' میں داخل و محدود و لوح محفوظ میں مکتوب ہے اور اس سے باہر صرف کنہ ذات و حقیقت صفات ہے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ذات و صفات سے کوئی نیا علم آخرت میں پایا کہ جسے وہ دنیا میں نہ جانتے تھے تو دو امر سے خالی نہیں یا وہ کنہ ذات و صفات الٰہی جانتے تھے کیونکہ وہی لوح محفوظ سے خارج ہے یا ان کا علم محیط نہ تھا دنیا میں اس شے کو جو لوح محفوظ میں محصور ہے اور یہ نہ جانا کہ لوح میں محصور متناہی ہی ہے اور علوم متعلقہ بذات و صفات نامتناہی ہیں اور اس میں انبیا کے علوم تا ابد زیادہ ہوتے رہیں گے اور انھیں کبھی کسی وقت حاصل نہ ہوگا۔ مگر متناہی اور نامتناہی کبھی متناہی نہ ہوگا تو دونوں محذوروں میں کچھ لازم نہیں آتا لیکن نافہمی ہوتی ہے آنکھ کا حجاب و پردہ میں اللہ سے خواستگار رہوں دارین میں سلامتی کا الٰہی ایسا ہی کر ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

Marfat.com

لما كانت لها نسبة ما اصلا الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى

كنسبة حصة من الف الف حصة قطرة الى الف الف بحر و

ذلك لان تلك الحصة من القطرة متناهية وتلك البحار الروا خر

ايضا متناهيات ولابد للمتناهى من نسبة الى المتناهى

فانا لو اخذنا امثال تلك الحصة من البحار مرة بعد اخرى

لابد ان ياتى على البحار يوم تنفد وتفنى لتناهيها اما غير

المتناهى فكل ما اخذت منه امثال المتناهى وان كان

بالغا فى الكبر ما بلغ كان الحاصل متناهيا ابدا والباقى

فيه غير متناه ابدا فلا يمكن حصول نسبة ابدا هذا[1]

هو ايماننا بالله -

---

[1] قوله - هذا هو ايماننا بالله من تامل كل ما تقدم فى هذا المبحث لاسيما هذه الكلمات الاخيرة من قطع النسبة بين علم الخالق والمخلوق ايقن انه قد كذب والله وافترى من نسب الى برئ منه ادعاء المساواة بينهما وان لافرق الا بالقدم والحدوث نعم مع ذلك لانحب اكفار من يقول به كما زعم فى الموضوعات وذلك لان من العرفاء من نقل عنه ما يذهب الى هذا وهو سيدى ابو الحسن البكرى قدس سره ومن تبعه قال الشيخ العلامة العشماوى رحمه الله تعالى فى شرح صلاة سيدى احمد البدوى الكبير رضى الله تعالى عنه ما نصه وفى كلام العلامة عمر الحلبى وقد سئل

مطلب: الكلام على مقالة سيدى ابى الحسن البكرى انه صلى الله تعالى عليه وسلم يعلم جميع علم الله تعالى

عن مقالة سيدى محمد البكرى المذكور وهى ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم جميع علم الله تعالى ملخاصله مقالة الشيخ هذه صحيحة اذ يجوز ان الله تعالى يهبه علمه ويطلعه عليه ولا يلزم من ذلك ان يدرك محمد صلى الله تعالى عليه مقام الربوبية اذ العلم المذكور ثابت الله تعالى بذاته وللمصطفى صلى الله تعالى عليه

Marfat.com

ت انی لیتے جائیں تو ضرور ان سمندروں پر ایک دن وہ آئے گا کہ ختم و فنا ہو جائیں کہ آخر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی میں سے کتنے ہی بڑے متناہی حصے کے امثال لیتے چلے جاؤ تو حاصل ہمیشہ متناہی ہی ہوگا اور اس میں ہمیشہ غیر متناہی باقی رہے گا تو کبھی کوئی نسبت حاصل نہیں ہو سکتی یہ ہے ہمارا ایمان اللہ عزوجل پر۔[1]

---

[1] قولہ ہذا ہو ایماننا باللہ جس نے اس بحث کے گزشتہ سارے مضامین میں فکر و تامل سے کام لیا خصوصاً ان پچھلے کلمات میں کہ "علم خالق و علم مخلوق میں قطعاً کوئی نسبت نہیں" وہ یقین کرے گا کہ بلاشبہہ خدا کی قسم دروغ بافی وافترا پردازی کی جس نے منسوب کیا ایسے کی طرف جو اس سے بری ہے جھوٹے دعوی مساوات علم خالق و علم مخلوق کو اور یہ کہ فرق محض قدم و حدوث کا ہے۔ ہاں باوجود اس کے ہم تکفیر اس کی پسند نہیں کرتے جو اس کا قائل ہو جیسا کہ موضوعات میں ہے۔ کیونکہ بعض عارفین سے ادھر جاتا ہوا ارشاد منقول ہے اور وہ سیدی ابو الحسن بکری قدس سرہ اور ان کے اتباع ہیں فرمایا علامہ شیخ عشماوی رحمۃ اللہ تعالی نے شرح صلاۃ سید احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالی عنہ میں جس کی عبارت یہ ہے کلام علامہ عمر حلبی میں ہے۔
مطلب :- اس ارشاد حضرت سیدی ابو الحسن بکری پر کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع علم الہی کے عالم ہیں کلام

سید محمد بکری مذکور کے ایک قول سے سوال ہوا اور وہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے علم الہی کا علم تھا کلام علامہ عمر حلبی کا محصل یہ ہے کہ یہ ارشاد سید محمد بکری حق و صحیح ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی حق فرمادے انھیں اپنا کل علم اور انھیں اس پر مطلع فرمادے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقام ربوبیت تک پہنچ جائیں اس لئے کہ علم مذکور اللہ تعالی کے لئے بالذات ثابت ہے اور مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے تعلیم الہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے تعلیم الہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی علم الہی سے تو میں نے جواب دیا کہ اس سے یہ کچھ نہیں لازم آتا کہ یہ علم اللہ تعالی کے لئے اصالۃً ہے اور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے تبعاً۔ فرمایا تو اسے یہ جواب خوش آیا

Marfat.com

واليه اشار الخضر اذ قال لموسى عليهما الصلاة والسلام فی نقرة العصفور من البحر ما قال فهذا قسم مختص بالله تعالیٰ اما الثلثة البواقی اعنی العلم المطلق الاجمالی ومطلق العلم الاجمالی والتفصیلی فغیر مختصات بہ تعالیٰ بل ان اخذ نا

وسلم تعلیم الله تعالیٰ ایاه اھ ثم قال اعنی العشماوی وقد ذکر لی بعض الاصحاب انه یلزم ان یساوی علمه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علم الله تعالیٰ اذا قلنا انه یعلم کل شیٔ فاجبته انه لا یلزم شیٔ من ذلك لان ذلك لله تعالیٰ بالاصالة وله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالتبعیة قال فاعجبه هذا الجواب واشتهاه اھ وقد اشار الی قول سیدی ابی الحسن قدس سره ذا الشیخ عبد الحق المحدث الدهلوی فی مدارج النبوة فلم یکفر من ذالله تعالیٰ ولم یضلل ولا ولا بل عبر عنه ببعض العرفاء وانما قال هذا الکلام بظاهره یخالف کثیرا من الادلة فالله اعلم ماذا اراد به قائله اھ بالمعنی وسیأتیك فی النظر الثانی التنصیص بان ادعاء احاطة علومه صلی الله تعالیٰ وسلم بجمیع معلومات الالٰهیة خطأ باطل ولکن الرزیه کل الرزیه من یری کل هذا ثم یفتری وعلی مثل الکذب الصریح یجترء ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

ویهون الامران منشأ هذه الفریة هم الوهابیة خذ لهم الله تعالیٰ وهم علی الله ورسوله یفترون فمن بقی وعمن یفترون نسأل الله العفو والعافیة فان قلت الریقل فی الموضوعات من اعتقد تسویة علم الله و رسوله یکفر اجماعا کما لا یخفی اھ **اقول** ان اراد التسویة من کل وجه فنعم اذ یلزم قدم غیره تعالیٰ وغناه عنه عزوجل کما عرفت مما ذکرنا من الفروق ولا یمس قول هؤلاء العرفاء لما سمعت من کلما تهم فهذا لا یقول به مسلم ولا من یقول به مسلم وان اراد مجرد التسویة فی المقدار کما هو ظاهر کلامه حیث بناه علی زعم ابن القیم ان الذین سماهم بغلاة غلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق علی علم الله سواء بسواء فکل ما یعلم الله یعلم رسوله اھ فلا وجه للاکفار فانه لم یرد نص قط فضلا عن

اور اسی طرف حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا اپنے اس قول میں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔ جس وقت چڑیا نے سمندر سے ایک چونچ بھر کر پانی لیا تو یہ قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ رہی باقی تین قسمیں یعنی علم مطلق اجمالی او مطلق علم اجمالی اور تفصیلی یہ قسمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ اگر اجمال کو ہم مرتبہ بشرط لاشے میں لیں یعنی وہ جس میں ایک معلوم دوسرے سے پورے طور پر ممتاز نہ ہو جب تو اجمالی کی دونوں قسمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے محال ہوں گی اور بندوں کے ساتھ ان کا خاص ہونا واجب ہوگا، علمِ مطلق اجمالی کا بندوں کے لئے حاصل ہونا عقلاً بدیہی اور ضروریات دین سے ہے۔ اس لئے کہ ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے جانتا ہے تو ہر شے کہنے میں ہم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا لحاظ کر لیا اور ان سب کو ایک اجمالی طور پر جان لیا تو جو اسے اپنے لئے ثابت نہ جانے وہ اپنے نفس سے اس آیت پر

اور اسے دل سے چاہا اھ اور اس قول ابوالحسن بکری قدس سرہ کی طرف شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں ارشاد فرمایا تو نہ تکفیر کی نہ تضلیل نہ اور کچھ کہا بلکہ انہیں بعض عرفا سے تعبیر کیا، صرف اتنا ہی فرمایا کہ یہ کلام بظاہر بکثرت دلائل کے خلاف ہے تو اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ اس سے قائل کی کیا مراد ہے اھ بالمعنی اور ابھی آتی ہے نظر ثانی میں تصریح صریح کہ یہ دعویٰ کہ حضور کے علوم محیط ہیں جمیع معلومات الٰہیہ کو خطا ہے باطل ہے، لیکن عیب اور سخت عیب یہ کہ وہ شخص جو یہ سب کچھ دیکھتا ہے اور پھر افترا کرتا ہے ایسے صریح جھوٹ

پر جرأت کرتا۔ اور نہیں نیکی کی قوت، اور بدی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ عظمت والے برتر کی توفیق سے اور کام سب کا آسان کر دیتا ہے یہ کہ یقیناً اس فترا کا منشا وہی وہابی ہیں اللہ انھیں رسوا کرے اور وہ تو اللہ و رسول پر افترا کرتے ہیں تو اور کون بچ رہا اور کس کے بارے میں سستی کریں گے ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں اگر تم کہو کیا موضوعات میں نہیں کہا کہ جو علم الٰہی و علم رسالت پناہی میں برابری کا اعتقاد کرے بالاتفاق کافر ہے جیسا کہ مخفی نہیں اھ میں کہوں گا اگر ہر طرح کی برابری مراد ہے تو ہاں کہ غیر خدا کا قدیم ہونا اور اس سے اس کا بے پرواہ ہونا لازم آئے گا جیسا کہ ان فرقوں سے جو ہم بیان کر آئے تمھیں معلوم ہو چکا۔ اور ان عرفا کے کلام سے اسے لگاؤ نہیں کیونکہ ان کے کلمات تم سن چکے تو یہ کوئی مسلمان نہ کہے گا ورنہ جو

Marfat.com

الاجمال على جهة شرط لاشئ اى ما لا يمتاز فيه بعض المعلومات
عن البعض امتيازا كليا استحال انيكون الاجماليان له سبحانه
وتعالى ووجب اختصاصهما بالعباد اما المطلق الاجمالى فحصوله
للعباد بديهى عقلا وضرورى دينا نانا آمنا انه تعالى بكل
شئ عليم قد لاحظنا بقولنا كل شئ جميع معلومات الله سبحانه
وتعالى فعلمناها جميعا علما اجماليا ومن نفاه عن نفسه فقد
نفى عنه الايمان بهذه الاية فاعترف بكفره والعياذ بالله
تعالى ومعلوم ان ثبوت العلم المطلق الاجمالى ثبوت مطلق العلم
الاجمالى والتفصيلى منه كذلك فانا آمنا بالقيمة وبالجنة
وبالنار وبالله تعالى وبالامهات السبع من صفاته عزوجل
وكل ذلك غيب وقد علمنا كلا بحياله ممتازا عن غيره فوجب

القطعى الضرورى ان الاعلام الالهى عن بعض العلوم محجور بل الله على
كل شئ قدير وحصر علم فى الله تعالى لا ينفيه عن عباده
بعطائه ومداده كما سيأتى ولواتى الاكفار
من هذا الباب لزم والعياذ بالله تعالى كفار العلماء والاولياء القائلين بانه
صلى الله تعالى عليه وسلم اعطى علم الساعة وامر بكتمها كما سيتبين لك
وهذا الناقل عن الموضوعات اعترف بنفسه فى آخر رسالته ان من المتاخرين
والصوفية من ذهب الى اعطاء الخمس ثم لم يكفرهم ولا صرح بتضليلهم
اما عدم الاحاطة بغير المتناهى فمسألة عقلية ليس عليها من الشرع دليل
وليس انكار كل مسألة عقلية كفرا ما لم يكن فيه انكار شئ من الدين
بل قد رأيت فى كلام امام الحقائق سيدى محى الدين رضى الله تعالى عنه
تجويز حصول ذلك لكن لم يجزم به واما العلم بكنهه تعالى فقد اختلفوا فى
جوازه ونسب فى شرح المواقف منعه الى بعض اصحابنا كالغزالى وامام الحرمين
قال ومنهم من توقف كالقاضى ابى بكر بل قال كثير من اصحابنا بوقوعه كما

Marfat.com

ایمان کی نفی کرتا ہے تو خود اپنے کفر کا مقر ہوا اور اللہ کی پناہ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق اجمالی بندوں کے لئے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح مطلق علم تفصیلی اس لئے کہ ہم قیامت و جنت و نار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفات اصول پر ایمان لائے اور یہ سب کا سب غیب ہے اور ان میں ہر ایک ہم نے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز پہچانا تو واجب ہوا

کہ مسلمان ہوگا اور اگر محض برابری مقدار میں مراد ہے جیسا کہ وہ ظاہر کلام ہے کیونکہ اس کی بنا انھوں نے ابن قیم کے زعم پر رکھی اس لئے کہ وہ لوگ جن کا اس نے اپنے غلو سے غلاۃ نام رکھا ہے ان کے نزدیک یہ ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منطبق ہے علم الٰہی پر برابر برابر تو اللہ تعالیٰ جو کچھ جانتا ہے اس کو اس کا رسول جانتا ہے اھ تو کوئی وجہ تکفیر کی نہیں کہ کوئی نص اصلا وارد نہ ہوئی کجا قطعی ضروری کہ بعض علوم سے خداوندی تسیم روک دی گئی ہو نہیں اللہ ہر شے پر بڑی قدرت والا ہے اور کسی علم کا اللہ ہی کے لئے منحصر ہونا اس کی عطا و امداد سے بندوں کے لئے ہونے کی منافی نہیں

جیسا کہ عنقریب ... کا اور جو لیں تکفیر آئے تو پتا ہ بجدا لازم ہو تکفیر ان ... کی جو اس کے قائل ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا علم ساعت (قیامت) اور ان کو اس کے چھپانے کا حکم ہوا جیسا کہ ابھی تم پر روشن ہوگا اور یہ موضوعات نقل کنندہ اپنے رسالہ کے آخر میں خود معترف ہے کہ متاخرین و صوفیہ میں سے بعض غیوب خمسہ کی عطا کی طرف گئے پھر نہ ان کی تکفیر کی نہ ان کی گمراہی کی تصریح کی، رہا غیر متناہی کو محیط نہ ہونا تو مسئلہ عقلیہ ہے اس پر شریعت سے کوئی دلیل نہیں نہ ہر مسئلہ عقلیہ کا انکار کفر تا وقتیکہ اس میں انکار کسی امر دینی کا نہ ہو بلکہ میں نے بلا شبہہ کلام امام الحقائق سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دیکھا اس کے حاصل ہونے کا امکان مگر اس پر جزم نہ فرمایا لیکن علم بکنہہ تعالیٰ اس کے جواز میں علماء کو ضرور اختلاف ہے اور شرح مواقف میں اس کے انکار کو ہمارے بعض اصحاب مثل علامہ غزالی و امام الحرمین کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ بعض ان میں سے وہ ہیں۔ جنھوں نے توقف کیا مثل قاضی ابو بکر بلکہ بہت ہمارے اصحاب اس کے وقوع کے قائل ہوئے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے تو اس کے ہوتے کس طرح تکفیر صحیح ہوگی اگرچہ ہمارے نزدیک اس کا امتناع حق ہے۔ حتی کہ جنت میں بعد دیدار الٰہی (اللہ ہمیں روزی عطا کرے) اور اگرچہ علامہ حلبی کو اس میں تردد ہے اور موضوعات کے قول کما لا یخفی سے ظاہر کہ صرف اسے کہیں منقول دیکھا صرف

حصول مطلق العلم التفصیلی بالغیوب لکل مؤمن فضلا عن الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کیف لا وقد امرنا سبحنه ان نؤمن بالغیب والایمان تصدیق والتصدیق علم فمن لم یعلم الغیب کیف یصدق ومن لم یصدق کیف یؤمن فثبت ان العلم الذی یتاھل الاختصاص بہ تعالیٰ لیس الا العلم الذاتی

فی المواقف وشرحہ فکیف یصح الاکفار مع ھذا وان کان الحق عندنا امتناعہ حتی فی الجنۃ بعد رویتہ سبحنہ رزقنا اللہ تعالیٰ وان تردد فیہ چلپی و قول الموضوعات کما لا یخفیٰ ظاہر فی انہ لم یرہ منقولا (باقی صفحہ ۳۰ پر)

عہ قال فی رد المحتار باب ادراک الفریضۃ فی مسئلۃ ذکرھا فی البحر واعقبھا بقولہ کما لا یخفی ما نصہ ظاھرہ انہ لم یرہ البحر منقولا صریحا اھ ۱۲ منہ الودع علی غایۃ المعمول۔

انما بحث بحثا من عندہ ظنا منہ ان المسألۃ لا تصلح للنزاع ولیس الاجماع مما یثبت بظن لا مستند لہ فکیف یصح اکفار جمع من اولیاء اللہ تعالیٰ بقول غیر معقول ولا منقول ولا مقبول فاستقم و باللہ التوفیق اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ جدیدہ۔

لہ فی التفسیر الکبیر لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب ما لنا علیہ دلیل اھ و فی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض لم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ اھ و روی ابن جریر فی قولہ تعالیٰ وما ھو علی الغیب بضنین عن ابن زید الغیب القرآن ومن زرا الضنین البخیل والغیب القرآن وعن مجاھد قال ما یضن علیکم بما یعلم وعن قتادۃ ان ھذا القرآن غیب فاعطاہ اللہ محمدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبذلہ وعلمہ اھ ۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ جدیدہ

مطلب:- کل مومن یعلم غیوبا ومن انکرہ لنفسہ فقد امن بکفرہ۔

Marfat.com

کہ غیبوں کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا کیا کہنا۔ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالٰی نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کرے گا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لایق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو مستغرق [illegible] کے ساتھ محیط ہو تو جن آیتوں میں غیر خدا سے نفی فرمائی [illegible] یہی دونوں معنی مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ علم جسے بندوں کے لیے ثابت کر سکتے ہیں وہ علم عطائی ہے خواہ علم مطلق اجمالی ہو یا مطلق علم تفصیلی اور [illegible] اسی قسم اخیر سے ہوتی ہے اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالٰی نے علم سے

لے ردالمختار باب [illegible] کے ایک مسئلہ میں جسے بحر میں ذکر کیا تھا اور اس کے عقب میں کمال مخفی [illegible] تھا فرمایا جس کی عبارت یہ ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ بحر میں اسے صراحۃً منقول نہ دیکھا [illegible] جانب سے ایک بحث اس گمان سے کہ مسئلہ صلاحیت [illegible] نہیں رکھتا، تحریر کر دی اور اجماع ثابت نہیں ہوتا ایسے ظن سے جس کے لیے کوئی حجت نہ ہو تو کیونکر صحیح ہو گی تکفیر ایک گروہ اولیا، کی ایسے قول سے جو نہ معقول ہے نہ منقول مقبول تو حق پر مستقیم رہو اور اللہ ہی سے ہے توفیق اھ منہ غفرلہ حد بدہ

لے تفسیر کبیر میں ہے کہ یہ کہنا منع نہیں کہ غیب سے ہم وہ جانتے ہیں جس پر ہمارے لئے دلیل ہے (اھ) اور نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں ہے اللہ تعالٰی نے ہمیں ایمان بالغیب کی تکلیف نہیں دی مگر یوں کہ قطعاً ہمارے لئے اپنے غیب کا دروازہ کھول دیا۔ (اھ) اور علامہ ابن جریر نے آیہ کریمہ۔ ماھو علی الغیب بضنین کی تفسیر میں ابن زید سے روایت کیا غیب قرآن ہے۔ اور زر سے روایت کیا کہ ضنین بخیل ہے اور غیب قرآن اور امام مجاہد سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ وہ تم سے بخل نہیں کرتے اس میں جو انھیں علم ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ بلاشبہہ یہ قرآن غیب ہے اسے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور انھوں نے اسے بخشا تعلیم کیا اھ منہ غفرلہ حدیدہ

مطلب: ہر مسلمان بہت سے غیوب جانتا ہے اور جو اپنے سے انکار کرے وہ اپنے کفر پر ایمان لایا ہے

Marfat.com

والعلم المطلق التفصيلی المحیط بجمیع المعلومات الالهیة
بالاستغراق الحقیقی فهما المرادان فی آیات النفی وان العلم
الذی یصح اثباته للعباد هو العلم العطائی سواء کان العلم
المطلق الاجمالی او مطلق العلم التفصیلی والتمدح انما یقع
بهذا وقد مدح الله به عبادہ فقال "وبشروہ بغلم علیم"
وقال "وانه لذو علم لما علمنٰه" وقال "علمنٰه من لدنا علما"
وقال "وعلمك ما لم تکن تعلم" الی غیر ذلك من آیات کثیرة
فهو المراد فی آیات الاثبات فهذا هو المحمل الحق الذی لا
محید عنه ولا امکان لغیرہ وقد تبین لك ان کل ما ذکرنا
آنفا ثابت من الدین ضرورة بحیث ان من انکر شیئاً منه
فقد انکر الدین. وفارق جماعة المسلمین. وهذا ما وفق
به العلماء الاثبات فی آیات النفی والاثبات. کما قال الامام
الاجل ابو زکریا النووی فی فتاواہ ثم الامام ابن حجر المکی
فی الفتاوی الحدیثیة وغیرهما فی غیرهما أن معناها لا یعلم
ذلك استقلالا وعلم احاطة بکل المعلومات الا الله تعالیٰ
فاستبان کالشمس والامس ان الذی ینفی مطلق العلم
بالمغیبات عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولو بعطاء الله
سبحٰنه وتعالیٰ کما صرحت به وهابیة دیارنا حتی قالوا
انه صلی الله علیه وسلم لا یعلم حال خاتمته ولا خاتمة
امته کما ورد الی السوال عن حکم هذا الضلال فی شهر
ربیع الاول ١٣١٨ه من بلدة دهلی وکتبت فی جوابه انباء
المصطفی بحال سر واخفی واقمت علیهم الطامة الکبری

ع من نفی عنه صلی الله علیه وسلم علم الغیوب مطلقا فقد کفر وکذا من قال ان لم یکن یعلم حال خاتمته

اپنے بندوں کی مدح فرمائی کہ فرماتا ہے " ملائکہ نے ابراہیم کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی" اور فرمایا کہ "بے شک یعقوب ہمارے علم دیئے سے ضرور علم والا ہے" اور فرمایا" ہم نے خضر کو علم لدنی عطا کیا " اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھا دیا۔ جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور ان کے سوا اور بکثرت آیتیں تو یہی قسم ان آیتوں میں مراد ہے جن میں بندوں کے لئے علم غیب دیا جانا ثابت فرمایا ہے تو آیات کے یہ وہ سچے معنی ہیں جن سے اصلا مفر نہیں اور نہ ان کے غیر کا امکان اور تجھے روشن ہو گیا کہ جو کچھ ہم نے یہاں تک بیان کیا سب دین متین سے ایسا بالضرورۃ ثابت ہے کہ جو ان میں سے کسی شئے کا انکار کرے وہ دین کا انکار کرتا ہے اور اسلامی جماعت سے جدا ہوتا ہے اور یہ وہ معنی ہیں جن سے معتمد عالموں نے آیات نفی و اثبات میں تطبیق کی ہے جیسا کہ امام اجل ابوزکریا نووی نے اپنے فتاوی میں فرمایا ان کے بعد امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اور اور علما نے اور کتابوں میں کہ غیر خدا سے نفی علم غیب کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ذات سے کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی کا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہے تو آفتاب اور گذرے ہوئے کل کی طرح روشن ہو گیا کہ وہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غیبوں کے مطلق علم کی نفی کرتا ہے اگرچہ خدا کی عطا سے ہوا جیسا کہ ہمارے ملک کے وہابی صاف کہہ رہے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے خاتمہ کا جیسا کہ اس گمراہی کی بابت میرے پاس ۱۳۱۸ھ میں دہلی سے سوال آیا تھا، میں نے اس کے جواب میں رسالہ انباء المصطفٰی بحال سر و اخفی لکھا اور میں نے وہابیہ پر قیامت کبریٰ قائم کی تو ایسا شخص اس چیز کی نفی کر رہا ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن عظیم میں ثابت فرمائی اور اس کا یہ قول اس کے ایمان کی نفی کرتا ہے اور اس کے زیاں کار ہونے کے لئے کافی و وافی ہے وہ اپنے اس کفران کے سبب

مطلب ۱۰: جس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں وہ کافر ہوگیا۔ یوں ہی جس نے کہا کہ حضور علیہ السلام خاتمہ کا حال نہ جانتے تھے۔

Marfat.com

فهو ناف لما اثبته الله تعالیٰ فی قرآنه - وقوله مناف لایمانه کاف وواف لخسرانه - فهو کافر مرتد بکفرانه - وقوله انه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم لا یعلم حال خاتمته ولا خاتمة امته کفر آخر - لانکاره کثیرا من الایات الغرر - قال تعالیٰ وللاخرة خیر لك من الاولیٰ وقال تعالیٰ ولسوف یعطیك ربك فترضی وقال تعالیٰ یوم لا یخزی الله النبی والذین امنوا معه نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم وقال تعالیٰ عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا وقال تعالیٰ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا وقال تعالیٰ "انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ویتم نعمته علیك ویهدیك صراطا مستقیما وینصرك الله نصرا عزیزا الی قوله تعالیٰ "لیدخل المومنین والمومنات جنٰت تجری من تحتها الانهر خالدین فیها ویکفر عنهم سیاتهم وکان ذلك عند الله فوزا عظیما" وقال تعالیٰ "تبرك الذی ان شاء جعل لك خیرا من ذلك جنٰت تجری من تحتها الانهر ویجعل لك قصورا" علی قراءة

ے هذه فتوی ربنا عزوجل اذ قال عزمن قائل فی القرآن العظیم لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اخرج ابن ابی شیبة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ عن مجاهد فی هذه آیة قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقة فلان بوادی کذا وکذا وما یدریه بالغیب اه کیف لا وهو انکار النبوة قال الامام القسطلانی فی المواهب الشریفه النبوة هی الاطلاع علی الغیب وقال ایضا النبوة ماخوذة من النبأ وهو الخبر لے ان الله تعالیٰ اطلعه علی غیبه الا منه حفظه ربه ھھ سید

Marfat.com

کافر مرتد ہے اور اس کا کہنا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے یہ دوسرا کفر ہے کہ وہ بہت سی روشن آیتوں کا انکار ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے "اور بے شک آخرت تمھارے لئے دنیا سے بہتر ہے" اور فرماتا ہے کہ "بے شک عنقریب تمھیں تمھارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے" اور فرماتا ہے "جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو نہ ان ایمان والوں کو جو اس کے ساتھ ہیں ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے" اور فرماتا ہے کہ "عنقریب تمھارا رب تمھیں حمد والے مقام میں بھیجے گا" اور فرماتا ہے "اللہ یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اور تمھیں خوب پاک کردے" اور فرماتا ہے "بے شک ہم نے تمھارے لئے روشن فتح کردی تاکہ اللہ تمھارے[۲] سبب بخش دے تمھارے اگلوں پچھلوں کے گناہ اور اپنی نعمت تم پر تمام کردے اور تمھیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے اور اللہ تمھاری مدد کرے عزت والی مدد"۔ یہاں تک کہ فرماتا ہے کہ

---

[۱] یہ فتوی ہے ہمارے رب عزوجل کا کہ اس نے فرمایا (عزت والا دہ فرمانے والا) قرآن عظیم میں حیلے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے ہو بعد ایمان کے روایت کیا ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن منذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں کہ کسی منافق نے کہا محمد ہم سے باتیں بناتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے اور وہ کیا جانیں غیب اھ کیونکر نہ ہو کہ یہ انکار نبوت ہے بعلامہ قسطلانی نے مواہب شریف میں فرمایا کہ نبوت غیب پر اطلاع ہے نیز فرمایا کہ نبوت مشتق ہے بناسے اور وہ بمعنی خبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انھیں غیب پر اطلاع دی اھ منہ غفرلہ حبیدہ ۱۴۲

[۲] لام لک میں تعلیل کے لئے ہے اور ذنب کی اضافت ادنیٰ ملابست سے ہے معنی یہ ہوئے تاکہ معاف کردے اللہ تمھارے سبب یا تمھاری وجاہت سے خطائیں تمھارے گھر والوں کی یعنی گناہ یا لغزشیں تمھارے آبا وامہات حضرت عبداللہ وآمنہ سے لے کر آدم وحوا تک در پچھلے دلوں تمھاری نسل یعنی بیٹیوں پوتوں بلکہ ساری نسل معنوی کہ قیام قیامت تک تمام اہل سنت ہیں یہی بہتر وشیریں تر ہے تاویل آیت میں ہمارے نزدیک واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ غفرلہ

الرفع قراءة ابن کثیر و عامر و روایة ابی بکر عن عاصم الی غیر ذلک من الایات اما الاحادیث المتواترة المعنی فی ھذا الباب۔ فبحر عباب۔ لا یدری قعرہ۔ ولا ینزف غمرہ۔ ولکن بای حدیث بعد اللہ وایتہ یؤمنون۔ اللھم اسئلک العفو والعافیة واعوذبک مما اجترح الکفرون۔ ولاحول ولاقوة الاباللہ العلی العظیم۔

النظرالثانی

زھر و بھر مما تقرر ان شبھة مساواة علوم المخلوقین طرا اجمعین بعلم ربنا الہ العلمین ماکانت لتخطر ببال المسلمین اما تری العمیان ان علم اللہ ذاتی وعلم الخلق عطائی علم اللہ واجب لذاتہ وعلم الخلق ممکن لہ علم اللہ ازلی سرمدی قدیم حقیقی وعلم الخلق حادث لان الخلق کلہ حادث والصفة لا تتقدم الموصوف علم اللہ غیر مخلوق وعلم الخلق مخلوق علم اللہ غیر مقدور وعلم الخلق مقدور ومقھور علم اللہ واجب البقا وعلم الخلق جائز الفنا علم اللہ ممتنع التغیر وعلم الخلق ممکن التبدل ومع ھذہ التفرقات لا یتوھم المساواة الا الذین لعنھم اللہ واصمھم واعمی ابصارھم فلو فرضنا

ے اللام فی لک للتعلیل واضافة الذنب لادنی ملابسة ای یغفراللہ بسببک و بجاھک ما تقدم من ذنوب اھلک معاصیھم او زلتھم من ابائک و امھتک من عبد اللہ وامنة الی ادم وحواء وما تأخر من ذنوب نسلک من احفادک واسباطک بل ونسلک المعنوی جمیعا وھم اھل سنة الی یوم القیمة ھذا ھو الاحسن الازین الاحلی تاویل الایة عندنا واللہ تعالی اعلم ۱۲ منہ حفظہ ربہ مکـــ

Marfat.com

داخل کرے اللہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں کہ ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کے گناہ ان سے مٹادے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے" اور فرماتا ہے "برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمھارے لئے اس سے بہتر کردے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور کرے گا تمھارے لئے اونچے اونچے محل" لام کے پیش کے ساتھ جو ابن کثیر و عامر کی قرأت اور عاصم سے ابوبکر کی روایت ہے اور ان کے سوا اور آیتیں ہیں۔ اس باب میں وہ حدیثیں کہ معنی واحد پر متواتر آئیں وہ تو ایک عمیق دریا ہیں جن کا گہراؤ نہ جانا جائے اور وہ کبھی پایاب نہ ہو۔ مگر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔ الٰہی میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اور کافروں کے کوتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نظر دوم

تقریر سابق سے ایسا چمک اٹھا جس کی نگاہ خیرہ ہو کہ تمام و کمال جملہ مخلوقات کے مجموعۂ علوم کی ہمارے رب العالمین کے علوم سے برابری کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ بھی گذرے کیا اندھوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور خلق کا علم عطائی اور اللہ کا علم اس کے ذات کے لئے واجب اور خلق کا علم اس کے لئے ممکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث اس لئے کہ تمام مخلوق حادث ہے اور صفت موصوف سے پہلے نہیں ہوسکتی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں اور خلق کا علم مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور خلق کا علم اللہ کی قدرت میں اور اس کا زیر دست ہے علم الٰہی کا ہمیشہ رہنا واجب اور علم مخلوق کی فنا ممکن علم الٰہی کسی طرح بدل نہیں سکتا اور علم خلق میں تغیر روا اور ان فرقوں کے ہوتے ہوئے

Marfat.com

ان زاعما يزعم باحاطة علومه صلى الله تعالى عليه وسلم
بجميع المعلومات الالهية فمع بطلان زعمه وخطأ وهمه
لم تكن فيه مساواة لعلم الله تعالى لما ذكرنا من الفروق
الهائلة التي لا تبقى لعلم المخلوق من علم الخالق الاعلم [له]

الرد على زيغ وتعمق في غاية المعقول

له قوله الاعلم - يريد الوفاق في الاسم وهو ترق من التفرقة بالصفات الى المباينة بنفس الحقيقة والذات - وانهمك على داهية كبرى في التحرير المفترى اقول اى رب غفرا هذا ايماننا بالله رب العلمين لا شريك له في ذاته فاعلم انه لا اله الا الله لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ولا في صفاته له الحمد - ليس كمثله شئ ولا في اسمائه هل تعلم له سميا ولا في حكمه ولا يشرك في حكمه احدا ولا في ملكه ولم يكن له شريك في الملك ولا في سلكه لله ما في السموات وما في الارض - والذين تدعون من من دونه ما يملكون من قطمير ولا في افعاله هل من خالق غير الله وما يرى من اطلاق اسم واحد عليه وعلى احد من خلقه عز وجل كعليم حكيم حليم كريم سميع بصير ونحوها فمجرد وفاق في اللفظ دون شركة في المعنى ولذا قال في الفتاوى السراجية والتاتارخانية ومنح الغفار والدر المختار وغيرها التسمية باسم يوجد في كتاب الله تعالى كالعلي والكبير والرشيد والبديع جائز لانه من الاسماء المشتركة ويراد ما لهما من صحاح ونشدان عليها سبيل نجاح

ع قال الامام القاضي عياض في الشفاء الشريف يعتقدان الله عز وجل في عظمته وكبريائه وملكوته وحسنى اسمائه وعلا صفاته لا يشبه شيئا من مخلوقاته ولا يشبه به وان ما جاء مما اطلقه الشرع على الخالق وعلى المخلوق فلا تشابه بينهما في المعنى الحقيقي اذ صفات القديم بخلاف صفات القديم بخلاف صفات المخلوق فكما ان ذاته لا تشبه الذوات كذلك صفاته لا تشبه صفات المخلوقين ثم نقل عن الامام الواسطي رحمه الله تعالى قال ليس كذاته ذات ولا كاسمه اسم ولا كفعله فعل ولا كصفته صفة الا من جهة موافقة اللفظ قال وهذا كله مذهب اهل الحق والسنة والجماعة رضي الله تعالى عنهم اه
قلت وفي املاء الامام —

انكر تنبيهنا ههنا وادعت [صـ ١٩] ان العلم الاعلم في النصوص الشرعية انما يراد به مطلق الادراك واحتجت [صـ ١٨] له باطرق اعلم عليه تعالى في ايات وفي قولهم الله ورسوله اعلم قالت الرسالة ومن المقرر في العربية ان معنى افعل التفضيل

Marfat.com

برابری کا وہم نہ کرے گا۔ مگر وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو اگر ہم فرض کریں کہ کوئی گمان کرنے والا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع معلومات الٰہیہ کا محیط جانے تو اتنا تو ضرور ہے کہ اس کا گمان باطل اور اس کا وہم خطا مگر علم الٰہی سے برابری اب بھی نہ ہوئی ان ہولناک فرقوں کے سبب جو ہم اوپر ذکر کر آئے جو علم خالق سے علوم مخلوق کے لئے سوا اے ل م

ے قولہ سوا ع ل م اس سے مراد موافقت اسمی ہے اور یہ ترقی ہے تفرقہ صفات سے جانب تباین باعتبار حقیقت و نفس ذات کے اور میں تمھیں مطلع کرتا ہوں اس دروغ باف تحریر کی سخت مصیبت ناک بات پر میں کہتا ہوں پروردگار معاف فرمایہی ایمان ہے ہمارا پروردگار عالم کے ساتھ جس کا کوئی ساجھی نہیں اسکی ذات میں تو جان تو کہ وہی ایک ذات معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ جنا نہ جنا گیا نہ کوئی اس کی جوڑ کا نہ اس کی صفات میں اسی کیلئے ہیں ساری خوبیاں اس جیسا کوئی نہیں اس کے ناموں میں تو کیا تو جانتا ہے کوئی اس کا ہم نام نہ اس کے حکم میں اور کوئی شریک نہیں اس کے حکم میں نہ اس کی سلطنت میں اور کوئی ساجھی نہیں اس کے ملک میں اور نہ اسکی ملک میں اللہ ہی کا ہے جو کچھ سارے آسمانوں اور ساری زمین میں اور جنھیں تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ مالک نہیں کسی ادنیٰ شے کے اور نہ اس کے کاموں میں، کیا کوئی اور خالق ہے اللہ کے سوا اور یہ جو ایک ہی نام کا اطلاق اس پر اور اس کی کسی مخلوق پر دیکھا جاتا ہے جیسے علیم، حکیم، حلیم کریم، سمیع، بصیر، اور اس جیسے اور تو محض لفظی موافقت ہے نہ معنی میں شرکت لہذا فتاوی سراجیہ اور تاتارخانیہ و منح الغفار و رد المحتار وغیرہا میں ہے عہ

(رباتی حاشیہ صـــ پر)

عہ امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں فرمایا اعتقاد رکھا جائے کہ اللہ عزوجل اپنی بزرگی اپنی بڑائی اپنی سلطنت اور اپنے سماء حسنیٰ اور اپنی بلند و بالا صفات میں مخلوقات سے زدہ کسی کے مثل نہ اس جیسا اور کوئی اور یقیناً وہ جس کا اطلاق شریعت طاہرہ نے خالق و مخلوق دونوں پر کیا اسمیں یہی حقیقی معنی میں کی تشابہ نہیں کیونکہ قدیم کی صفات مخالف صفات حادث ہیں تو جس طرح اس کی ذات دوسری ذات کے مشابہ نہیں یونہی اس کی صفات بھی صفات مخلوق کے مشابہ نہیں الخ پھر امام واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ نہیں ہے کوئی ذات اس کی ذات سی کوئی نام اس کے نام سا نہ کوئی اس کے کام سا کام نہ اسکی صفت سی صفت مگر باعتبار موافقت لفظی اور فرمایا یہ سب مذہب اہل حق اہلسنت و جماعت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اھ میں کہتا ہوں کہ امام حجۃ الاسلام غزالی کی املاء علی الاحیاء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ علم آخرت میں ہے لوگوں کے پاس فقط نام میں اھ تو صفات مولیٰ تعالیٰ کے ساتھ

رد اس کی جگہ کا جو غایۃ المامول میں واضح ہوئی۔

تمھارا کیا گمان ہے ۱۲ منہ غفرلہ

ایسا نام رکھا جو کتاب الٰہی میں اللہ کے لئے ہے جیسے علی و کبیر، و رشید و بدیع جائز ہے کہ یہ اسماء مشترکہ میں سے ہے اور حق عباد میں وہ معنی مراد نہیں جو رب العباد کے لئے مراد ہے اھ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صیغہ افعل ذیل صفات الٰہی میں ایک معنی پر ہیں جیسا کہ ہدایہ میں ہے عنایہ میں فرمایا کہ صفات الٰہی میں کوئی زیادتی ثابت کرنا مقصود نہیں کہ کسی کو اس کے ساتھ نفس عظمت اور بڑائی میں برابری نہیں یہاں تک کہ افعل زیادتی کے لئے ہو جیسا کہ صفات عباد میں ہوتا ہے تو

Marfat.com

اعنی المشارکة الاسمیة وحدها فکیف وقد اقمنا الدلائل القاهرة علی ان احاطة علم المخلوق بجمیع المعلومات الالهیة محال قطعا عقلا وسمعا فالوهابیة الذین اذا سمعوا اتباع الائمة یثبتون باتباعهم واتباع القران والحدیث لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم علم جمیع ما کان وما یکون من اول یوم الی آخر الایام حکموا علیهم بالشرک والکفر وانهم یدعون مساواة علمه صلی اللہ تعالی علیه وسلم لعلم ربه عز وجل

ان المفضل یشارک لمفضل علیه مع اختصاص بزیادة فی المعنی وهذه کلمة فی حق العباد غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی اه وقال امامنا ابو یوسف رحمه اللہ تعالی ان افعل وفعیلا فی صفاته اللہ تعالی سواء کما فی الهدایة قال فی العنایة لان اثبات الزیادة لیس بمراد فی صفات اللہ تعالی لعدم مساواة احد ایاه فی اصل الکبریاء حتی یکون افعل للزیادة کما یکون فی اوصاف العباد فکان افعل وفعیل من دون شرکة منها قوله تعالی اصحب الجنة یومئذ خیر مستقرا واحسن مقیلا وقوله تعالی اللہ خیر اما یشرکون وقوله تعالی فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون وقد عقبه بقوله عز وجل الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئک لهم الامن وهم مهتدون ولکن العجب ممن جعل تقسیمنا العلم الی الذاتی والعطائی والی المحیط وغیره کلاما فلسفیا غیر مقبول عند اهل الشرع مع کثرة من صرح به من الائمة کما اکثرنا النقول منهم فی کتابنا مالی الحبیب بعلوم الغیب وذکرنا طرفا صالحا منه فی کتابنا خالص الاعتقاد وقد نقلته الرسالة المفتراة عن الامامین النووی وابن حجر کما تقدم وذکرت الفرق بان علمه تعالی محیط لا علوم الخلائق عن الامام حجة الاسلام الغزالی بل صرحت به بنفسها کما سیاتی انشاء اللہ تعالی لکن لما رأت القسمتین تبطلان

۱۲ سواء اه بل قد قال العلماء فی غیر ما موضع ان اسم التفضیل کثیرا ما یراد به اصل الفعل

Marfat.com

یعنی شرکت نام کے کچھ باقی نہیں رکھتے نہ کہ اس حالت میں کہ ہم دلائل قطعیہ قائم کرائے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا یقیناً عقل سے بھی باطل اور شرع سے بھی باطل اور وہابیہ وہ کہ جب ائمہ کے پیرووں کو سنتے ہیں کہ وہ ائمہ کی پیروی اور قرآن وحدیث کے اتباع

افعل و نعیں برابر ہیں بلکہ بلاشبہہ علماء نے متعدد مقامات میں فرمایا کہ افعل التفضیل سے نفس فعل بلا شرکت مراد ہوتا ہے جیسے ارشاد الٰہی جنت والے آج کے دن بہتر مسکن اور بہتر خواب گاہ میں ہیں اور اس کا ارشاد تو کون سا فریق حق دار امن ہے اگر تمھیں علم ہے۔ حالانکہ اس کے بعد فرمایا وہ کہ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا انھیں کے لیے ہے امن اور وہی ہیں راہ پائے ہوئے لیکن اچنبھا اس سے جس نے ہماری تقسیم علم ذاتی وعطائی ومحیط وغیر محیط کو فلسفی کلام، نامقبول نزد علمائے اسلام قرار دیا باوجودیکہ بکثرت ائمہ کرام نے اس کی تصریحات فرمائیں اور کثرت سے ان کی نقول ہم نے اپنے رسالہ مالی الجیب بعلوم الغیب ۱۳۱۸ اور کافی حصہ خالص الاعتقاد لپنے رسالہ میں ذکر کیا اور اسی ثانی رسالہ میں امام نووی اور امام ابن حجر مکی سے نقل کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور اس رسالہ میں علامہ حجۃ الاسلام غزالی سے فرق لکھا کہ علم الٰہی محیط ہے اور علم خلائق نہیں بلکہ آپ ہی اس کی تصریح کر دی جیسا کہ ابھی آگے آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ لیکن اس نے اپنی حجت باطل ہوتی اور اپنے راستہ احتجاج کا بند ہوتا دیکھا تو انکار کر دیا اور ادعا کر دیا کہ علم الٰہی سے مراد صہ۱۹ نصوص شرعیہ میں مطلق ادراک ہے اور لفظ اعلم کا اطلاق باری تعالیٰ پر آیات کریمہ اور اس قول میں کہ اللہ ورسول اعلم میں سند پکڑی

اور کہہ دیا کہ علم عربیت میں قرار پا چکا ہے کہ نحو التفضیل کے معنی یہ ہیں کہ مفضل (جسے تفضیل دی گئی) اور مفضل علیہ (جس پر اسے تفصیل دی گئی) معنے میں دونوں شریک ہیں زیادت فی المعنی مفضل کا حصہ خاص ہے یہ کلمہ کہا اور اس کا انجام کچھ نہ سمجھا اور اگر اس کا وبال جانا ہوتا تو ضرور کہتا کہ مجھے اس سے اور اسے مجھ سے کیا کیونکہ اس میں دو بڑی مصیبتیں ہیں۔ پہلی مصیبت اس سے پوچھو کہ علم اور اس کے مثل حمد الٰہی میں جس کا ذکر نصوص شرعیہ وآیات کریمہ میں ہے۔ وہ مولیٰ عزوجل کی صفات وکمال ہیں یا نہیں تو اگر ہاں کہے جس کی ہر مسلم سے امید ہے تو اولاً کہو اے سبحان اللہ اللہ اور اس کی آیات پر تو ایمان لاؤ اور شریک کرو اس کے ساتھ اس کی صفات میں مخلوقات کو اور پکار کر کہو کہ اس کی صفات میں مخلوق کا ساجھا ہے ہاں زیادتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور اسی کی امثال سے اس کا اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ اس رسالہ

Marfat.com

خائبون غالطون ٭ وهم بانفسهم فی مهوی الشرك والكفر ساقطون ٭ لانهم اذا زعموا فی اثبات هذا العلم المحدود والمحصور المعدود المساواة مع علم الله فقد شهدوا ان علم الله تعالیٰ لیس الا بهذا القدر القلیل الصغیر النزر الیسیر اذ لو زاد

قائلها - وہ ربیا مل مالہا ولو علم وبا نہایۃ لقال مالی ومالها ٭ فان فیها رزیتین کبیرتین الرزیة الاولی سله ان العلم ونحوه مما تذكره النصوص الشرعية والآيات الفرقانية فی حمده عز وجل هل هی صفات کمال لمولینا جل جلاله اولا فان قال نعم کما هو المرجو من کل من اسلم فقل اولا یا سبحٰن الله من یؤمن بالله وآیاته ثم یشرك به مخلوقات فی صفاته ویتجاهر بان الخلق شرکاؤه فیها مع اختصاص الله تعالیٰ بزیادة وعن امثال هذا یغلب علی الظن ان الرسالة ان کان لها اصل فقد حرفتها ایدی الوهابیة اذهم المجترؤن بامثال هذا کما اشرکوا کل صبی ومجنون وحیوان وبهیمة فی علم الغیب مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا اری اصل تلك الشبهة اعنی تشریك الصفة بین الله تعالیٰ وخلقه الا من سلف الوهابية نمرود اذ قال ابراهیم ربی الذی یحی ویمیت قال انا احی وامیت وثانیا ماذکرت لیست قاعدة غیر منخرمة بل یجب اتباع الدلیل لا الجمود علی صورة التفضیل والا لزمك کذلك اشراك الخلق بالله تعالیٰ فی العظمة والعلو والجلال والکبریاء والحکم وغیر ذلك مما اطلق منه افعل علی ربنا تبارك وتعالیٰ فنقول الله اکبر واعظم واعلیٰ واجل واحکم مع ان الله تعالیٰ یقول ولا یشرك فی حکمه احدا وقال تعالیٰ فیما یرویه عنه نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار وثالثا حملت الصفات الالهیة علی المعانی المصدریة وما هی الا من الامور الانتزاعیة الحادثة الفانیة وصفاته تعالیٰ عن ذلك متعالیة وان قال لا فقد قرران النصوص الدینیة والآیات القرآنیة

ے. بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے روز آخر تک کی تمام
گذشتہ و آیندہ باتوں کا علم ثابت کرتے ہیں تو یہ وہابی ان پر شرک وکفر کا
حکم لگاتے ہیں اور یہ کہ انھوں نے علم الہی سے علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برابر

ئی اگر کوئی اصل تھی تو اس کی تحریف کردی وہابیہ کے ہاتھوں نے کیونکہ وہی جرأت کرنے
والے ہیں اس جیسی باتوں کی جیسا کہ شریک کردیا ہے بچے اور پاگل اور حیوان و بہائم کو علم
غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اور میں نہیں دیکھتا اصل اس شبہ کی یعنی
شریک کرنا مخلوق کو اللہ کی صفت میں مگر وہابیہ کے اگلے پیشوا نمرود سے جب کہ ابراہیم
علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا وہ رب ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو نمرود نے کہا میں
(بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ثانیا جو رسالہ نے ذکر کیا وہ ٹوٹنے والا ضابطہ نہیں بلکہ
واجب اتباع دلیل ہے نہ کہ تفصیل کی صورت پر جم جانا ورنہ یونہی خدا کا شریک
بنانا ہوگا مخلوق کو عظمت و بلندی و بزرگی وحکم وغیرہ
ان اشعار میں جن کا اطلاق ... ہمارے رب تبارک وتعالیٰ پر ہوا۔ مثلاً ہم
... اللہ اکبر ... اور ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
ولا یشرک فی حکمہ احدا" اور حدیث قدسی میں ہے" الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری الخ"
(کبر)یائی میری چادر اور عظمت میرا تہبند ہے تو جو مجھ سے منازعت کرے ان دونوں میں سے
(کسی) ایک میں، اسے میں آگ میں پھینکوں گا ثالثا رسالہ نے محمول کیا صفات الہی کو معانی
(م)صدریہ پر اور معانی مصدریہ امور اعتباریہ تابع انتزاع منتزع فانی ونو پیدا ہیں اور
(ص)فات الہی اس سے برتر ہیں اور اگر نا کہے تو بلاشبہ اس نے مقرر کیا یہ کہ نصوص دینیہ
(او)ر آیات قرآنیہ جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد علم اور اس کے مثل سے کرتی ہیں تو اس کی تعریف
(صف)ات کمالیہ الٰہیہ سے نہیں کرتیں یوں ہی ہیں کہ حمد کرتی ہیں کسی مبتذل چیز سے جو حاصل ہے ہر اچھے
(بر)ے شریف کمین مومن کافر کو اس پر کوئی مسلمان جرأت نہ کرے گا بلکہ کہے گا کہ حمد کرتی ہیں
(عظ)مت والی بلند مرتبہ صفات سے جو اپنی ذات میں برتر ہیں نو پید عوارض اور ان کی نشانیوں
(سے) دوسری مصیبت یہ کہ اراد احاطہ سے کبھی راضی نہ ہوا چہ جائیکہ ذاتیہ کیونکہ دلوں کو
(ک)یفیت بتا کر فہم معانی کتاب وسنت میں ساقط الاعتبار کردیا اور دونوں کو ...
(قو)ت سے خارج کردینے والا نصوص کا اور اکثر نصوص کو ناقابل وثوق ٹھہرانے کی جانب

عليه عندهم فالزائد لا يساوى الناقص فلم يحكموا بالمساواة
لكنهم يحكمون ؛ فبعلم الله يتهمكون ؛ وبالنقص عليه
يتحكمون ؛ قاتلهم الله انى يؤفكون ؛ نسأل الله النجاة
من الفتون ؛

حيث تحمد الله تعالى بالعلم ونحوه فإن نحمده بصفة كمالية لله عزوجل
انما نحمده بشئ مبتذل حاصل لكل حسن وقبيح وشريف ووضيع ومؤمن
وكافر هذا لا يجترئ به مسلم بل نحمده بصفات جليلة رفيعة فى ذاتها
متعالية عن اعراض المحدثات وسماتها

٦ الرد على زعم آخر اشد واكبر

الرزية الثانية حيث لم يرض ارادة
الاحاطة ايضا فضلا عن الذاتية جاعلا لهما تفلسفا قاطعا عن الاعتبار
فى فهم معانى الكتاب والسنة مخرجين لها عن ظواهرها مفضيين
الى عدم الوثوق بكثير من النصوص موقعين للمسلمين فى حيرة عظيمة
ناقضين عرى الدين الوثيقة وقرران ليس المراد فيها الا مطلق الادراك
الشامل للخالق والمخلوق فقد ترك الايات تتناقض لما علمت ان القرآن
العظيم انى فى علم المغيبات بكلا طرفى النفى والاثبات والمراد عنده فيهما
هو مطلق الادراك فترارد النفى والاثبات على معنى واحد وتمكن مخلب
التناقض فى آيات الرحمن واى مصيبة اعظم من هذا وكذلك كل من
نابذ الحق فان الباطل لا ينصره الا الباطل نسأل الله العافية ـ

٦ الرد على زعم ثالث وقع فى فا: المعول

بلية اخرى امر وادهى وقع فى الرسالة المفتراة (ص ٢٣) ان المعلومات
كلها بالنسبة اليه تعالى من عالم الشهادة **اقول** هذه زلة شديدة وحقه
ان يقول الموجودات كلها لان معلوماته تعالى تعم المعدومات التى لم
تكتس الوجود ولا تكتسيه ابدا بل والمحالات باسرها كما نصوا عليه
فى كتب العقائد ولو كان المحال من عالم الشهادة

Marfat.com

کر دیا۔ یہ حکم لگانے والے خود ہی خبط و غلطی میں پڑے ہیں اور آپ ہی شرک و کفر کے گڑھے میں گرے ہیں۔ اس لئے کہ جب انھوں نے اس گھڑے ہوئے حد باندھے ہوئے گنتی کے علم کے ثابت کرنے میں علم الٰہی سے مساوات ٹھہرا دی تو وہ گواہی دے چکے کہ اللہ تعالیٰ کا علم بس اسی قدر ہے کم چھوٹا قلیل تھوڑا کیونکہ علم الٰہی ان کے نزدیک اس مقدار سے زیادہ ہوتا تو زیادہ کم کے کیسے برابر ہو جاتا تو وہ مساوات کا حکم نہ کرتے لیکن وہ اس کا حکم لگا رہے ہیں تو اللہ ہی کے علم سے ٹھٹھا کر رہے ہیں اور زبردستی اسے ناقص بتا رہے ہیں خدا انھیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ فتنہ سے بچائے۔

چلانے والا مسلمان کو حیرت عظیمہ میں ڈالنے والا دین کی متحکم

رسی کو توڑ دینے والا بتایا اور ٹھہرایا کہ مطلق ادراک ہی آیات میں مراد ہے جو خالق و مخلوق دونوں کو شامل ہے تو اس نے آیاتِ کریمہ کو ایک دوسرے کا نقیض بنا کر چھوڑ دیا کہ تمھیں معلوم ہو چکا ہے کہ قرآن عظیم میں نفی و ثبوت علم غیب دونوں کی آیات موجود ہیں اور اس کے نزدیک مراد مطلق ادراک ہے تو نفی و اثبات دونوں کی آیات کا ایک ہی معنی پر توارد ہوا تو شاہین تناقض کا خونخوار پنجہ آیات رحمٰن پر خوب جم گیا اس سے بڑی کون سی مصیبت ہے اور ہر تارک حق ایسا ہی ہے کہ یقیناً باطل مرد باطل ہی کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے ایک دوسری نہایت تلخ سخت بلا یہ کہ افترا پرداز رسالہ کے ص۲۳ میں ہے کہ کل معلومات بہ نسبت اللہ عزوجل کے عالم شہادت ہیں میں کہتا ہوں یہ شدید لغزش ہے اور حق یہ تھا کہ کل موجودات کہتا کیونکہ معلومات الٰہی ان معدومات کو کہ جنھوں نے جامۂ ہستی نہ پہنا اور نہ کبھی تا ابد پہنیں بلکہ تمام تر محالات کو بھی عام ہیں اس کی تصریح کتب عقائد میں ہے اور محال اگر عالم شہادت سے ہوتا بہ نسبت باری تعالیٰ کے تو ضرور مشہود و شاہد موجود ہوتا اور اس سے زائد بدتر کون سی شناعت ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شریک اور اپنی موت اور اپنے عجز و جہل وغیرہ ذالک کا مشاہدہ فرماتا ہے اور اس کے ماسوا بہت سے

النظر الثالث

اللهم غفرانری الظلمات عمت وطمت ∴ وکلمة النکال علی کثیر من الناس تمت ∴ فبما قررناه ان العلم الذاتی والمطلق المحیط التفصیلی مختص باللہ تعالیٰ وما للعباد الا مطلق العطائی وانه حاصل لکل مؤمن فضلا عن الانبیاء الکرام ∴ علیهم الصلوٰة والسلام ∴ ... لما صح الایمان ∴ کما مر البیان ∴

بـ سبة انیه تعالیٰ لما رشاهد امشهود ا

موجودا وای شناعة اشنع من هذا فان فیه انه تعالیٰ یشاهد شریکه ومرته وعجزه وجهله الی غیر ذلك من المصائب تعالیٰ عنها علوا کبیرا وقد نص العلماء ان الرؤیة تتوقف علی الوجود وان المعدوم غیر مرئی للّٰه تعالی وانما اختلفوا انه تعالیٰ هل یری الموجود حین یوجد او یری فی القدم کل ما یخرج الی الابد من العدم مع الاجماع علی ان المحال لا تتعلق به رؤیة ذی الجلال کما بیناه فی سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۳۰۷ فتنبه فلعل هذه الزلات مثل ما حکت[۱۲] الرسالة فی حق بعض الائمة انه قد کان یعتقد مذهب اهل السنة لکنه سها فی هذه المسالة نسأل اللّٰه العفو والعافیة ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم . ... حفظه ربه تعالیٰ حرره

نظر سوم

الٰہی تیری ہی بخشش ہم دیکھتے ہیں کہ تاریکیاں چھا گئیں اور حد سے بڑھ گئیں اور بہت سے لوگوں پر گمراہی کا قول پورا ہوا یہ تقریر جو ہم نے بیان کی کہ علم ذاتی اور علم مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور بندوں کے لئے نہیں مگر مطلق علم عطائی اور یہ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ چہ جائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے کہ یہ علم نہ ہو تو ایمان ہی ٹھیک نہیں جیسا کہ اوپر بیان گذرا عجب کہ اس تقریر سے کسی وہمی کو وہم گذرے یوں کہ ہم میں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہ رہا پھر اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کیا ذکر ہے کہ جیسا علم حضور اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے ویسا ہم کو بھی حاصل ہوا اور جس قسم کا ہم کو نہیں ان کو بھی نہیں تو ہم برابر ہو لئے۔ اور یہ اگرچہ ایسی بات ہے کہ عالم درکنار کسی عاقل کے کبھی کہنے کی نہیں مگر وہابیہ سے دور

مصائب میں جن سے اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے وہ بات نہ منزہ و اعلیٰ ہے اور علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ رویت وجود پر موقوف ہے ا معدوم اللہ تعالیٰ کے لئے مرئی نہیں اور اختلاف صرف اس میں ہے کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ موجود کو بوقت وجود دیکھتا ہے یا ازل میں ہر اس چیز کو جو نیستی سے ہستی میں آئے گی دیکھتا ہے لہذا اس پر اتفاق ہے کہ محال سے متعلق نہیں ہوگی ذریت ذوالجلال ہم نے اسے رسالہ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح میں خوب روشن طور پر بیان کر دیا ہے تو آگاہ رہو۔ تو شاید یہ لغزشیں ان جیسی ہیں جس کی رسالہ نے بعض ائمہ کے بارے میں صراحت حکایت کی کہ بدشبہ وہ مذہباً سنی تھے لیکن اس مسئلہ میں سہو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہم خواہاں عفو و عافیت ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

[illegible] ص ۵

نظر سوم مصنفہ [illegible] حفظ الایمان [illegible]

عسى ان يتوهم متوهم ان لم يبق اذن فرق بيننا وبين نبينا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما ظنك بسائر الانبياء عليهم الصلاة والسلام فان الذى حصل له ولهم قد حصل لنا وما هو منتف عنا فهو منتف عنهم ايضا فقد استوينا وهذا وان كان لا يصدر عن عاقل ؛ فضلا عن فاضل ؛ عن الوهابية غير بعيد ذلك بانهم قوم لا يعقلون وليس منهم رجل رشيد ؛ مالى اقدر وقد وقع اما سمعت ذلك المتقشف المتصلف ؛ المتشيخ المتصوف ؛ المنصور المتكبر ؛ منهم فى زماننا من الهنود ؛ الطغام العنود ؛ صنف رُسيّلة لا تبلغ اربعة اوراق ؛ تكاد تتفطر منها السبع الطباق ؛ سماها حفظ الايمان ؛ وما هى الا خفض الايمان صرح فيها بهذا القول ؛ ولم يخش وبال يوم الاول ؛ از قال ما ترجمته ان صح الحكم على ذات النبى المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا البعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فاي خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبى ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اه ولم يدر البعيد العنيد ان مطلق العلم العطائى بالمغيبات خاص اصالة بحضرات الانبياء الكرام عليهم افضل الصلاة والسلام لقول ربهم جل وعلا علم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضیٰ من رسول وقوله عز مجده وما كان الله ليطلعكم على الغيب

Marfat.com

نہیں یہ اس لئے کہ وہ ایک بے عقل قوم ہے اور ان میں کوئی شخص راہ پر نہیں
مجھے کیا ہوا کہ فرض کرتا ہوں حالانکہ واقع ہولیا کیا تم نے نہ سنا کہ آج کل وہابیوں
میں کا وہ کھرا ڈھیٹ شیخ و صوفی بننے والا اونچے بیٹھنے کا مدعی مغرور۔
جو کمینے ہٹ دھرم ہندیوں میں سے ہے اس نے ایک رسلیا تصنیف کی جو چار
ورق کی بھی نہیں۔ جس سے قریب ہے کہ ساتوں آسمان پھٹ پڑیں اس نے
اس کا نام حفظ الایمان رکھا اور وہ نہیں مگر خفض الایمان (یعنی ایمان کی پست
خوار کرنے والی) اس میں اس قول کی تصریح کردی اور روز قیامت کے وبال
سے نہ ڈرا اس کی عبارت یہ ہے :۔ "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم
غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب
سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی
کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم
کے لئے بھی حاصل ہے .... اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک
فرد بھی خارج نہیں تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے اھ"

اور ہٹ دھرم مردود نے نہ جانا کہ غیبوں کا مطلق علم عطائی اصالۃً
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے ان کے رب جل و علا کے اس
قول سے کہ "اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ
رسولوں کو" اور اس کے اس ارشاد سے کہ "خدا اس لئے نہیں کہ تم کو اپنے غیب
پر مطلع کر دے، ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چن لیتا ہے" تو ان کے
غیر کو جو علم حاصل ہوگا وہ انھیں کے فیض و مدد اور فائدہ عطا فرمانے اور راہ
دکھانے سے ملے گا تو برابری کیسی۔ علاوہ بریں علوم انبیاء میں سے ان کے غیر نے نہیں جانا
مگر تھوڑا قلیل کہ انبیاء کے علوم غیب کے جو سمندر چھلک رہے ہیں ان کے سامنے

Marfat.com

ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء فما يحصل لغيرهم انما يحصل بافاضتهم وامدادهم ؛ وافادتهم وارشادهم ؛ فانى التساوى على ان غيرهم لا يعلم من علومهم الا نزرا يسيرا لا يعدل شيئاً بجنب مالهم من بحار متدفقة من العلوم الغيبية فانهم عليهم الصلاة والسلام يعلمون بل يرون و يشاهدون جميع ماكان وما يكون من اول يوم الى اليوم الاخر قال الله تعالیٰ وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السمٰوات والارض وللطبرانى فى كبيره ونعيم ابن حماد فى كتاب الفتن والى نعيم فى الحلية عن عبد الله بن عمر الفاروق رضى الله تعالیٰ عنهما عن النبى صلے الله تعالیٰ عليه وسلم قال ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذه جليانا من الله تعالیٰ جلاه لنبيه كما جلاه للنبيين من قبله صلّے الله تعالیٰ عليه وسلم وعليهم اجمعين فالبعيد شقق بين الكل والبعض واذ قد انتفى الاول وُرِى الثانى شاملا للكل حكم باستواء علوم رسول الله صلے الله تعالیٰ عليه وسلم الذى وسع العٰلمين علما وحلما وعلمه الله مالم يكن يعلم وكان فضل الله عليه عظيما فعلم علوم الاولين والاٰخرين وعلم ماكان وما يكون وعلّم ما فى السمٰوات والارض وعلم ما بين الشرق والغرب وتجلّى له كل شئ وعرف ونزلّ عليه القرآن تبيانا لكل شئ وفصّل الله له كل شئ تفصيلا مع علم زيد وعمرو بل كل صبى ومجنون بل كل حيوان وبهيمة ولم يدر

Marfat.com

کسی لئتی شمار میں نہیں اس لئے کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و مایکون کو جانتے بلکہ دیکھ رہے اور مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اور اسی طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ساری سلطنت آسمانوں اور زمین کی۔ طبرانی نے معجم کبیر اور نعیم بن حماد نے کتاب الفتن اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو یہ ایک روشنی ہے اللہ کی طرف سے۔ جو اللہ نے اپنے نبی کے لئے چمکائی۔ جس طرح اگلے انبیاء کے لئے چمکائی تھی۔

تو مردود نے کل اور بعض دو شقیں رکھیں ورجب کہ پہلی شق موجود نہیں اور ان سے دوسری شق کسب کے لئے شامل خیال کیا تو حکم لگا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا علم و حلم سارے جہان کو وسیع ہے اور اللہ نے انھیں سکھا دیا جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل ان پر بہت بڑا ہے تو انھوں نے سب اگلوں پچھلوں کا علم جان لیا اور جو کچھ ہو گذرا ہے اور آنے والا ہے سب ان کے علم میں آگیا۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب انھیں معلوم ہو گیا اور مشرق سے مغرب تک جو کچھ ہے سب سے خبردار ہو گئے اور ہر چیز ان پر روشن ہو گئی۔ اور انھوں نے پہچان لی اور ان پر قرآن اُترا ہر چیز کا روشن بیان اور اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے ہر چیز خوب مفصل بیان فرمادی۔ مردود نے اُن کو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کے علم سے برابر کردیا اور بدبخت نے نہ جانا کہ بعض میں تو بڑی چوڑی وسعت ہے جو ایک چھوٹی سی بوند کی خوار بے مقدار سے کرلاکھوں کروروں چھلکتے سمندروں تک کو شامل ہے۔ جن کا گہراؤ نہ جانا

الشقی ان البعض له عرض عریض شامل من قطیرة صغیرة ضئیلة ذلیلة الی الوف الوف بحار زواخر لایدری قعرها ولا لها حد ولا انتهاء وما الکل الامن علومه تعالی لایحیطون بشئ من علمه الا بما شاء فان کان مجرد صدق لفظ البعض کافیا فی التساوی والتماثل ونفی الخصوصیة کما زعم الطرید البعید فلیحکم بتساوی قدرة الله تعالی لقدرة[۱] زید وعمرو بل کل صبی ومجنون بل کل حیوان وبهیمة فان الحیوانات جمیعا تقدر علی

---

[۱] نحن معشر اهل السنة والجماعة نثبت القدرة الحادثه بعطاء المولی سبحنه وتعالی وان کانت کاسبة لاخالقة ونفیها مطلقا انما هو مذهب جهم بن صفوان الضال کما فی المواقف وشرحه وقد قال تعالی ر وغدوا علی حرد قادرین ای اصبحوا جمعین علی المنع مع کونهم قادرین علی النفع قال العلامة ابو السعود فی تفسیره ارشاد العقل السلیم المعنی انهم ارادوا ان یتنکدوا علی المساکین یحرموهم وهم قادرون علی نفعهم الخ وقال تعالی لئلا یعلم اهل الکتاب الا یقدرون علی شئ من فضل الله قال فی التفسیر الکبیر القول الثانی ان لفظة لاغیر زائدة فالضمیر فی الا یقدرون الی الرسول صلی الله تعالی علیه وسلم واصحابه والتقدیر لئلا یعلم اهل الکتاب ان النبی والمومنین لایقدرون علی شئ من فضل الله واذا لم یعلموا انهم لایقدرون فقد علموا انهم یقدرون علیه واعلم ان هذا القول اولی اهـ مختصرا **فان قیل** ان القدرة الالهیة ازلیة ابدیة واجبة مؤثرة ولاکذلك قدرة العبد قلت هذه امور غیر الکلیة والبعضیة وانما الکلام فیهما فالبحث هل یعتقد لعلم محمد صلی الله علیه وسلم مزیة ما علی علم المجنون والبهیمة فی صفات وکیفیات ؛ واحاطة وافادات ؛ وجلالة وقع وجزالة نفع واولیة فی الایجاد ؛ وتوسط فی الامداد ؛ الی غیر ذلك من فروق عظیمة جسیمة ؛ کبیرة

جائے اور نہ ان کا کوئی کنارہ نہ انتہا تو یہ سب کا سب نہیں مگر اللہ کے علموں میں سے بعض اور وہ اس کے علموں سے احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے تو اگر فقط لفظ بعض کا صادق آنا برابری اور مماثلت اور نفی خصوصیت کے لئے کافی ہو جیسا اس مردود مطرود نے گمان کیا تو یہ بھی حکم لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت زید و عمر بلکہ ہر بچہ و پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کی قدرت کے برابر ہے[1]

---

[1] ہم گروہ اہل سنت خدا کی دین سے تو پیدا قدرت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ کام کرنے والی ہے نہ پیدا کرنے والی اور اس کی بالکل نفی جہم بن صفوان گمراہ کا مذہب ہے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے اور بلا تشبیہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا " وغدوا علی حرد قادرین "یعنی انھوں نے سویرے کو دینے کی ٹھان لی باوجودیکہ انھیں دینے اور نفع پہنچانے کی قدرت تھی علامہ ابوالسعود نے اپنی تفسیر ارشاد العقل السلیم میں کہا کہ معنی یہ ہیں کہ انھوں نے چاہا کہ سختی کریں مساکین پر اور انھیں محروم کردیں، حالانکہ وہ انھیں نفع پہنچانے پر قادر تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا" تاکہ نہ جانیں اہل کتاب۔ نبی اور ان کے صحابہ کو کسی شے پر قدرت نہیں اللہ کے فضل سے"۔ تفسیر کبیر میں کہا کہ دوسرا قول یہ ہے کہ لا زائد نہیں تو ضمیر الا یقدرون جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ہے اور تقدیر اس طرح ہے۔ تاکہ نہ جانیں اہل کتاب کہ نبی اور مسلمان قدرت نہیں رکھتے کسی چیز پر فضل الٰہی سے اور انھوں نے جب ان کا قادر ہونا نہ جانا تو ان کا قادر ہونا جانا او جان لو کہ یہی قول بہتر ہے اھ بطور اختصار اگر کہا جائے کہ قدرت الٰہیہ ازلی ابدی واجب اور تاثیر والی ہے اور عبد کی قدرت ایسی نہیں تو میں کہوں گا یہ امور کلیت و جزئیت کے ماسوا ہیں اور کلام انھیں میں ہے تو کیا وہ دنکار معتقد ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی کچھ بھی زیادتی کا علم مجنون اور چوپائے پر صفات و کیفیات میں محیط و مفید ہونے میں جلالت و تحت کثرت منفعت میں ابتداء ایجاد وسیلہ و امداد میں اور ان کے سوا بڑے بڑے عظیم۔ بہت بہت بزرگ و جسیم امتیازات جلیلہ سوا اس بعضیت کے کہ مشترک نزد امر دود مطرود ہیں یا نہیں۔ بلکہ ان کے علم کو اصلا کوئی فضل کسی طرح پاگلوں اور چوپاؤں کے علم پر نہیں۔ دوسری شق پر اس کا کفر خوب کھل کر ظاہر ہوگیا کہ وہ دنکار ہوا مردود خود اپنے لئے اس کا مقر ہے کہ اس کے علم کے لئے فضیلتیں ہیں۔ گدھے بیل اور کتے سوئر کے علم پر اور پہلی شق پر اس نے خصوصیت کی نفی اور مماثلت کے حکم کی بنا صرف بعضیت میں شرکت پر رکھی باوجود اسی یقین کے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے لئے ان کے علم پر

مطلب: بندہ کی قدرت

Marfat.com

بعض الافعال والحركات وان لم تكن قدرتها موثرة

جليلة ؛ كثيرة جزيلة ؛ سوى البعضية المشتركة عنده ام لا بل علمه لا يفضل عنده الا فی شئ ما علی علم المجانين والبهائم علی الثانی ظهر کفره ظهورا بيّنا فان الطريد البعيد يعترف لنفسه ايضا ان لعلمه مزايا علی علم الثور والحمير والکلب والخنزير وعلی الاول اذ قد بنی نفی الخصوصية والحکم بالتماثل علی مجرد الاشتراك فی البعضية مع اذعانه ان لعلومه صلی الله تعالی عليه وسلم مزايا علی علم هؤلاء من جهات آخری لاتحاط کثرا فالتنقص بالقدرة الالهية
تام ولا يجدی ذکر الفروق بتلك المزايا
الخارجة عن الکلية والبعضية فاعرف وافهم والله سبحانه وتعالی اعلم
١٢ منه حفظه ربه مدنيه۔

ے ای فی الخلق ولا يجاد باجماع اهل السنة والجماعة ؛ حفظهم الله تعالی عن کل شناعة ؛ واختلفوا انها هل لها اثر ما فی شئ زائد علی الوجود کنسب واضافات واعتبارات يسميها البعض حالا والباقون لاينکرون ان هناك امورا اعتبارية لها قسط من الواقعية ليست مجرد اختراع وهم کانياب اغوال دان نازعوا فی القول بالاحوال واثبات واسطة بين الوجود والعدم فالخلف لفظی کما صرح به المحققون فجمهور الاشاعرة نفوه مطلقا وماعندهم من الفعل للقدرة الحادثة الامعية وللعبد منه الامحلية والحنفية حسبوه لا يکفی لنفی الجبر فاثبتوا لها تاثيرا فی القصد وهو امر اضافی قطعا ليس من الموجود عينا فلا يکون استناده خلقا وتکوينا فانه افاضة الوجود لا افاضة موجود ولاعبرة بقدم زلت وتاثيرها فی الاضافات قد ارتضاه بعض کبراء الاشعرية ايضا کامام السنة القاضی ابی بکر الباقلانی ولا اعلم علی خلافه نصا ولا اجماعا وقد بينت کل ذلك فی رسالتی تجبير الجبر بقصم الجبر واما انا فلست ممن يخوض فی هذا وانما ايمانی ولله الحمد ما ثبت بالقرآن ؛ واجمع عليه الفريقان ؛ وشهدت به البداهة وادی اليه البرهان ؛ ان لاجبر ولا تفويض ولکن امر بين امرين والفرق بين حرکتی البطشة والرعشة والصعود والهبوط ؛

Marfat.com

کہ تمام حیوانات کسی نہ کسی فعل وحرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگرچہ ان کی قدرت پیدا کرنے والی[1] نہیں ۔ تو بعض صادق آیا اور اللہ تعالیٰ اس سے برتر تب نہ بنی

دوسری جہات سے بکثرت بے حد فضیلتیں ہیں تو قدرت الٰہی سے نقص پورا ہے اور بیان کرنا فرقوں کا ان زیادتیوں سے جو کلیت وجعضیت سے خارج ہیں کچھ نفع بخش نہیں تو جان لو سمجھ لو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

[1] یعنی پیدا کرنے اور عدم سے وجود میں لانے میں باتفاق اہل سنت وجماعت (اللہ انھیں ثابت سے محفوظ رکھے) اور اختلاف اس میں ہے کہ کیا اس کا کچھ بھی اثر کسی شئے زائد علی الوجود میں ہے ۔ مثل نسبت واضافت واعتبارات بعض اس کا حال نام رکھتے ہیں اور باقی اس کے منکر نہیں کہ امور اعتباریہ میں جن کے لئے واقعیت کا ایک حصہ ہے محض وہمی اختراع نہیں محض دندان غول بیابانی کی طرح اور اگر انھیں تو ل احوال اور وجود و عدم میں واسطہ ثابت کرنے میں نزاع ہے تو خلاف لفظی ہے جیسا کہ محققین نے اس کی تصریح کی تو جمہور اشاعرہ نے اس کو مطلقاً نہ مانا اور ان کے نزدیک نہیں ہے فعل سے قدرت حادثہ کے لئے مگر معیت اور بندہ کے لئے نہیں مگر محلیت ہونا اور احناف نے خیال کیا کہ یہ کافی نہیں انکار جبر کے لئے تو انھوں نے ثابت کی اس کے لئے تاثیر قصد میں اور قصد یقیناً امر اضافی ہے موجود عینی نہیں تو اس کی جانب استناد تخلیق و تکوین نہیں کہ وہ وجود کا افاضہ نہ موجود کا افاضہ اور لغزش قدم کا کچھ اعتبار نہیں اور اس کی تاثیر اضافتوں میں اسے بعض اکابر اشاعرہ نے بھی پسند کیا جیسے امام اہلسنت قاضی ابوبکر باقلانی اور اس کے خلاف میرے علم میں نہ کوئی نص نہ اجماع اور میں نے یہ سب بیان کیا ہے اپنے رسالہ "تجیر الجبر بقصم الجبر[۲۹]" میں لیکن میں ان میں سے نہیں جو اس میں خوض کریں اور اللہ کے لئے حمد ہے کہ میرا وہی ایمان ہے جو قرآن سے ثابت ہوا اور جس پر دونوں فریق نے اجماع کیا اور ہدایت عقل نے اس پر گواہی دی اور دلیل قطعی اس طرف سے چلی کہ نہ مجبوری ہے نہ سپردگی ، لیکن کام دونوں کے بین بین ہے

اور گرفت اور رعشہ چڑھنے اترنے اور کودنے گر پڑنے کی حرکتوں میں فرق کا شاہد ہے ضمیر انسان ناواقف نہیں اس سے کوئی بچہ نہ حیوان اور بندہ کے لئے آفرینش میں بالکل کوئی حصہ نہیں جو کچھ اپنے میں قدرت وارادہ واختیار محسوس کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے سے ہے نہیں ان کے لئے کوئی اختیار نہ قدرت یا ارادہ جو ان کا اپنا ہو اور تم کیا جاہو مگر

Marfat.com

فصدق البعض والله تعالی متعال عن القدرة علی نفسه الکریمة

بالوثوب والسقوط: مما یشهد به الوجدان
ولا یجهله صبی ولا حیوان: ولیس للعبد من الخلق شئ جملة واحدة وما
یحس فی نفسه من قدرة وارادة واختیار فانما خلقها الله تعالیٰ فیه ماکان
لهم الخیرة ولا قدرة اوارادة لیستبدون بها وما تشاؤن الا ان یشاء الله
ما شاء الله کان ولو اجتمع علی دفعه الثقلون: ومالم یشاء لم یکن ولو اجتهد
لایقاعه الاولون والاخرون: والله خلقکم وما تعملون: یثیب من
شاء والثواب فضله: ویعذب من شاء والعذاب عدله: وما ظلمهم الله
ولکن کانوا هم الظالمین: جزاء بما کانو یکسبون: فالتکلیف حق والجزاء
حق والحکم عدل والاعتراض کفر والاستبداد ضلال والتحجر جنون
والجنون فنون: ولا حجة لاحد علی الله مهما فعل ولله الحجة البالغة
لا یسئل عما یفعل وهم یسألون: فهذا ایماننا ولانزید علیه وان سُئلنا
عمّا وراءه قلنا لاندری ولا کلفنا به ولانخوض بحرا لانقدر علی سباحته:
نسأل الله الثبات علی دین الحق وسذاجته: والحمد لله
رب العلمین

۱۲ منه حفظه ربه
جدیده

Marfat.com

ذات کریم اور صفات قدیم پر قدرت رکھے ورنہ تحت قدرت ہوگا تو ممکن،
ہو جائے گا تو خدا نہ ہوگا اور اس کی صفتیں مخلوق و نو پیدا ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ
جو قدرت سے موجود ہوا۔ وہ پیدا کرنے سے موجود ہوتا ہے اور جو پیدا کرنے سے
موجود ہوتا ہے وہ پہلے ناپید ہوتا ہے تو یہاں بھی بعض کا لفظ صادق آیا کہ
تمام اشیاء کا احاطہ یہاں بھی نہیں تو برابری اور ساری برائیاں لازم آگئیں اور
میں تجھے ایک مثال بیان کروں۔ ایک بادشاہ جبار تمام و کمال دنیا کا مالک
ہوا اور ہر چھوٹا بڑا خزانہ سب اسی کے ملک میں تھا اور اس کے کچھ نواب
سردار تھے۔ جنھیں ایک ایک ضلع کے خزانے پر اس نے مسلط کیا تاکہ محتاجوں
کی اعانت کریں اور مسکینوں کو خیرات دیں اور سب پر ایک نائب اعظم کو سردار کیا

وہ اللہ چاہے اور وہی ہوا جو اللہ نے چاہا اگرچہ اس کے دفع پر ایکا کرے سارا جہاں اور جو وہ
نہ چاہے نہ ہو اگرچہ اس کے ہونے کی بلیغ کوشش کریں سارے اگلے جن و انسان اللہ
ہی نے تمھیں پیدا کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اسی نے خلق فرمایا۔ ثواب دیتا ہے جسے چاہے
اور ثواب اس کا فضل ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے اور عذاب اس کا عدل
ہے اور نہ تھا اللہ کہ ان پر ظلم فرماتا لیکن وہ خود آپ ہی ظالم ہیں بدلہ اس کا جو وہ
کمایا کرتے۔ تو تکلیف حق ہے اور جزا و سزا حق اور حکم انصاف اور اعتراض اسلام کے
خلاف کفر و اشگاف اور استقلال ماننا گمراہی اور مجبور جاننا پاگل پن اور جنون کی بہت قسمیں
بہت سے فن۔ اور کسی کے لئے کوئی حجت اللہ پر نہیں کہ کیا کیا اور اللہ ہی کے لئے حجت البالغہ اس سے
کوئی کام نہیں پوچھا جائے گا کہ کیا کیا اور بندوں ہی سے پوچھ ہوگی یہ ہے ہمارا ایمان اور اس پر ہم کچھ زیادہ
نہ کریں گے اور جو ہم سے پوچھا جائے گا اس کے ماسوا تو ہم کہدیں گے کہ ہم نہیں جانتے نہ ہم کو اس کی تکلیف دی
گئی۔ نہ ہم گھسیں ایسے سمندر میں جس میں تیرنے کی ہم میں قدرت نہیں اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں
تم کو حق پر ثابت قدم رکھنے کا۔ والحمد للہ رب العالمین ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ۔

Marfat.com

وصفاته القديمة والالكان مقدوراً فكان ممكنا فلم يكن الها وكانت
صفاته مخلوقات حوادث اذ كل موجود بالقدرة موجود بالخلق
وكل موجود بالخلق مسبوق بالعدم فصدق ههنا ايضا لفظ البعض
لانتفاء الاحاطة بجميع الاشياء فلزم التساوى ؛ مع جميع المساوى
وساضرب لك مثلا ملك جبار ملك الدنيا بحذافيرها ؛ وملك الخزائن
بنقيرها وقطميرها ؛ وله نواب وامراء سلطهم على خزائن قطر
قطر ليعينوا المحتاجين ؛ ويتصدقوا على المساكين ؛ وامرّ عليهم
جميعا خليفة اعظم ؛ ليس فوقه الا الملك الاكرم وجعل خزائنه
جميعا طوع يديه ؛ وامرا الكل مفوضا اليه ؛ الا خاصة نفسه
فهو يقسم على النواب والامراء ؛ وهم على من تحتهم درجة فدرجة
حتى تصل القسمة الى الفقراء فيصيب كلا نصيبه ؛ وفيهم شقى
طريد خبيث بعيد ؛ ينازع الملك ونوابه فلا يذعن لهم ولا
يعظمهم ؛ ولا يرى فضلا عليه لهم ؛ وما عنده قوت يومه
فقير بائس مسكين مفلس ؛ لم يصل اليه من قسمة الامراء الا فلس
واحد ؛ مطموس كاسد ؛ وهو يقول انا والخليفة الاكبر
كلانا سواء فى المال والملك لانه ان اريد ملك الكل فليس
الخليفة ايضا وان اريد ملك البعض فاى خصوصية فيه
للخليفة فانى ايضا املك البعض اليس فى ملكى هذا الفلس الا سود
الكاسد فهذا الشقى الكفور ؛ العائل المتكبر المغرور لا شكر
عطاء الخليفة ولا عظم منصب الخلافة ولا فرق بين الفلس
الكاسد والخزائن العامرة المالئة وجه الارض من الشرق
والغرب بل ولا قدر الملك الجبار حق قدره ؛ واستخف بعظم شان

Marfat.com

جس سے اوپر سب سے زیادہ عزت والے بادشاہ کے سوا کوئی نہیں تو بادشاہ نے اپنے تمام خزانے اس کے ہاتھ اختیار میں دیدیئے اور خاص اپنی ذات کے سوا سب کے معاملات اسے سپرد کردیئے تو وہ نائب اعظم سب نوابوں اور سرداروں پر تقسیم کرتا ہے اور وہ درجہ بدرجہ اپنے ماتحتوں پر بانٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ تقسیم فقیروں تک پہنچتی ہے تو ہر ایک کو اس کا نصیب ملتا ہے اور ان محتاجوں میں ایک بدبخت مطرود گندہ مردود ہے جو بادشاہ اور اس کے نوابوں سے جھگڑتا ہے تو نہ ان کی عقیدت رکھے اور نہ ان کی تعظیم کرے نہ انھیں اپنے سے کچھ بڑھ کر سمجھے اور وہ نان شبینہ کا محتاج ہے، فقیر آفت زدہ مسکین مفلس اسے امیروں کی تقسیم سے صرف ایک پیسہ پہنچا مات کھوٹا اور وہ کہتا ہے کہ میں اور نائب اعظم دونوں مال و ملک میں برابر ہیں اس لئے اگر تمام اموال کی ملک مراد لی جائے تو وہ خلیفہ کو بھی حاصل نہیں اور اگر بعض کی ملک مراد ہے تو اس میں خلیفہ کی خصوصیت کیا ہے کہ بعض کا میں بھی مالک ہوں کیا یہ کالا کھوٹا پیسہ میری ملک میں نہیں تو اس بدبخت بڑے ناشکرے محتاج مغرور بہکنے والے نے نہ تو عطائے خلیفہ کا حق مانا اور نہ منصب خلافت کی تعظیم کی اور ایک کھوٹے پیسے اور معمور خزانوں میں جو شرق سے غرب تک زمین کو بھرے ہوئے ہیں کچھ فرق نہ کیا۔ اور اس بادشاہ جبار ہی کی قدر جیسی چاہیے نہ پہچانی اور اس کی خلافت درجہ کی عظمت نہ پہچانی تو بڑے وبال والے عذاب اور سخت مار اور لمبی سزا کا مستحق ہوا۔ تو بادشاہ تو اللہ عزوجل ہے اور اس کے خلیفہ اعظم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نواب و امیر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور ہم فقیر ہیں ان سے بھیک مانگنے والے اور وہ گالی دینے والا مردود وہ کنگال ہے راندہ گیا۔ ہٹ دھرم جھگڑالو جس کے شر سے ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ باللہ العلی العظیم۔

اے مسلمان اللہ تیری حمایت کرے کیا تجھے یہ گمان ہے کہ وہ ذلیل کمینہ اس بڑے

Marfat.com

خلافته ورة ؛ فاستحق العذاب الوبيل والعقاب الشديد ؛
والنكال المديد ؛ فالملك هوالله سبحٰنه وتعالیٰ وخليفته
الاكبر محمد صلّے الله تعالیٰ عليه وسلم والنواب والامراء الانبياء
والاولياء عليهم الصلاة والسلام ونحن الفقراء المتكففون منهم
وآلساب البعيد ؛ هو ذلك العائل الطريد ؛ العنود اللدود
المريد ؛ نسأل الله العفو والعافية ولاحول ولاقوة الابالله
العلى العظيم يا مسلم حماك الله اتظن ان الاخرا للئيم جاهل
ذلك الفرق العظيم حاش لله بل داربه ولانكار فضل رسول الله
صلّى الله تعالیٰ عليه وسلم دارئ له فان شئت ان ترى حقيقة
ذلك فأته وخاطبه بقولك يامساوى الكلب والخنزير ؛
فى العلم والتوقير ؛ ستراه يحترق غيظا ؛ ويكاد يموت
غنظا ؛ فسله هل احطت بكل شئ علما كمثل الله سبحانه
وتعالےٰ فان قال نعم فقد كفروان قال لا
فقل له اى خصوصية لك فى العلم فان العلم ببعض الاشياء
حاصل لك ولكل كلب خنزير ؛ فما لك تسمى عالما دون نظرائك
الكلاب والخنازير ؛ وهكذا حال التوقير ؛ فليس لك كل الوقار
ولم تخل الكلاب والخنازير عن بعضه لان الكفار اذلّ واوضع
قدرا منها قال تعالیٰ اولئك هم شر البرية فعند ذلك يؤمن
بالفرق بين القليل والكثير فضلا عن فرق الاصالة والتطفل
والعطاء والتكفف فان الكلب لم يتعلم منه والخنزير لم يتطفل ،

Marfat.com

فرق کو جانتا نہیں حاش للہ بلکہ خوب جانتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت سے انکار کرنے کے لئے اسے دفع کررہا ہے اگر تو اس کی حقیقت دیکھنا چاہے تو اس کے پاس جا اور اس سے یوں خطاب کر کہ اے علم وحکمت میں کتے اور سور کے برابر ابھی تو اسے دیکھ لے گا کہ غیظ میں جل جائے گا۔ اور غصہ میں مرنے کے قریب ہوجائے گا تو اب اس سے پوچھ کیا تیرا علم اللہ تعالیٰ کی طرح ہر شے کو محیط ہے اگر کہے ہاں جب تو آپ ہی کافر ہے اور اگر کہے نہیں تو اس سے کہہ کہ علم میں تیری خصوصیت کیا ہے؟ کہ بعض کا علم تو ہر کتے اور سؤر کو حاصل ہے تو کیا سبب کہ تجھے عالم کہا جاتا ہے نہ تیرے ان مانندوں کتوں اور سوروں کو اور عزت کا بھی یہی حال ہے کہ جمیع عزت تو تیرے لئے ہے نہیں اور کتے اور سور بھی اس کے بعض سے خالی نہیں اس لئے کہ کافران سے زیادہ ذلیل وخوار تر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سارے جہان سے بدتر ہیں اس وقت کم وبیش کے ایمان پر فرق لائے گا۔ چہ جائے اصلی اور طفیلی اور بخشنے اور بھیک مانگنے کا فرق اس لئے کہ کتے نے اس سے علم حاصل نہ کیا اور سور اس کا طفیلی نہیں بخلاف تمام جہان کے علم والوں کے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] امام عبدالوہاب کی یواقیت والجواہر فی العقائد الاکابر کے مبحث ۳۳ میں ہے اگر تم نے کہا کیا کوئی وہاں ایسا بشر ہے جو بلاواسطہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں کچھ علم پائے تو جواب وہ ہے کہ فرمایا شیخ نے باب ۱۹ میں کوئی نہیں کہ دنیا میں کچھ علم حاصل کرے اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت سے نہ ہو خواہ انبیا، یا علما ان کی بعثت سے اگلے یا پچھلے اھ

میں کہوں گا سوال کے قول میں البشر اور فی الدنیا کا مفہوم مخالف نہیں کیونکہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑے نائب خدا اور علی الاطلاق ہر شے کے بانٹنے والے ہیں۔ تو نہیں ملتی ساری کائنات میں سے کسی کو کوئی دنیا وآخرت کی نعمت، مگر ان کے دستِ مبارک سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے کہ اس کی تصریح فرمائی اکابر نے اور ہم نے ان کی وہ سب تصریحات اپنی کتاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ میں نقل کیں ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

Marfat.com

علیه بخلاف علماء العالم فانما وصل الیهم ما وصل من العلوم بامداد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما قال تعالیٰ لتبین للناس ما نزل الیهم وقد سمعت قول البوصیری فی البردة ؎

وکلهم من رسول الله ملتمس الی اخر البیتین الموردین فی الخطبة والحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

النظر الرابع

الوهابیة خذلهم اللّٰہ تعالیٰ اذا عجزوا وایسوا جعلوا یطلبون لهم الخلاص ÷ ولات حین مناص ÷ فقالوا نعم اطلع اللّٰہ تعالیٰ محمدا صلی اللّٰہ علیه وسلم علی بعض المغیبات فی بعض الاوقات علی جهة الاعجاز بید انه لا یعلم الا ما علم قالوا وانتم ایضا لا تقولون الا بهذا فارتفع الشقاق ÷ وحصل الوفاق ÷ وهم

ـه فی الیواقیت والجواهر فی عقائد الاکابر للامام الشعرانی فی المبحث الثالث والثلثین فان قلت هل ثم احد من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطة محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فالجواب کما قاله الشیخ فی الباب الاحد وتسعین ولیس احد ینال علما فی الدنیا الا وهو من باطنیة محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم سواء الانبیاء والعلماء المتقدمون علی مبعثه والمتأخرون عنه واطال فی ذلک کما تقدم بسطه فی المبحث قبله اھ قلت ولا مفهوم لقول السوال من البشر ولا لقوله فی الدنیا فانه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم هو الخلیفة الاکبر والقاسم المطلق فلا تصل لاحد من الخلق دنیا واخری نعمة الا علی یده صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کما نص علیه الاکابر وسردنا نصوصهم فی کتابنا سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری ١٢٩٧ اھ منه حفظه ربه

کی امداد سے ملا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تاکہ تم لوگوں سے بیان کردو جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور قصیدہ بردہ شریف میں امام بوصیری کا ارشاد سن چکے ہو

"رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا"

دونوں شعروں کے اخیر تک جو خطبہ میں لائے گئے۔ والحمد للہ رب العلمین

نظر چہارم

خدا کے مخذول وہابیہ جب عاجز و نا امید ہوتے ہیں تو اپنے لئے بچاؤ ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ بچاؤ کا وقت کہاں تو یوں کہتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض وقت بعض غیبوں کا علم معجزہ کے طور پر دیا مگر ہے یہ کہ وہ اتنا ہی جانتے ہیں جتنا سکھائے گئے کہتے ہیں کہ تم بھی تو اسی کے قائل ہو تو اختلاف اٹھ گیا اور اتفاق حاصل ہوا۔ وہ اپنی باتوں سے یہ چاہتے ہیں کہ جاہل کو دھوکا دیں اور غافل کو شکار کریں لیکن وہ جس نے ان کی باتیں دیکھیں اور ان کی گالیاں سنیں اس پر پوشیدہ نہیں کہ سب بہوؤں میں بُری بہو وہ ہے جو جھانکے اور دبک جائے۔ کیا دلی کے وہابی نے نہ کہا؟ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہ جانتے تھے یہاں تک خود اپنے خاتمہ کا حال اس ذلیل کو چھوڑ اور اس جیسے نیچے والے کو دھکا دے کیا ان کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں نہ کہا جو کسی نبی کے لئے غیب کی بات جاننے کا دعویٰ کرے اگرچہ ایک پیڑ کے پتوں کی گنتی اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا چاہے یوں مانے کہ وہ اپنی ذات سے جانتے ہیں یا خدا کے بتائے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ کیا ان کے بڑے گنگوہی نے اپنی براہین میں کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار پیچھے کا حال نہ جانتے تھے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

انما یریدون ان یکیدوا الجاھل ؛ ویصیدوا الغافل ؛ اما الذی رائی کلماتھم ؛ وسمع سبّاتھم ؛ فلا یخفی علیہ ان شر الکنائن الخباۃ الطلعۃ - اما قال وھابی دھلی ان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلم شیأ حتی حال خاتمۃ نفسہ دع ذلک المھین ؛ ودع امثالہ من الاسفلین ؛ اما قال امامھم الدھلوی فی تقویۃ الایمان ان من ادعی لنبی علم المغیبات ولو علم عدد اوراق شجرۃ فقد اشرک باللہ سوآء قال انہ یعلمہ بنفسہ او بعطاء اللہ تعالیٰ علی کل وجہ یثبت الشرک اما قال کبیرھم الکنکوھی فی براھینہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یعلم ما وراء جدار وجعلہ قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتراء علیہ ونسب روایتہ بکمال الوقاحۃ الی الشیخ المحقق المحدث الدھلوی مع ان الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ انما اوردہ اشکالا واجاب بانہ لم یثبت[1] ولم تصح الروایۃ بہ کما نص علیہ فی مدارج النبوۃ فانّی ھذا مما نطق بہ القرآن العظیم ؛ ونصت علیہ صحاح احادیث النبی الکریم ؛ علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم ؛ و امتلأت بہ زبر الاولین ؛ واسفار الاخرین ؛ من ائمۃ الدین انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم علوم الاولین والاخرین و علم جمیع ما کان وما یکون وتجلی لہ کل شئ وعرف آما

---

[1] وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی لا اصل لہ اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القری لم یعرف لہ سند اھ من حسام الحرمین للمصنف حفظہ اللہ تعالیٰ۔

مطلب:- الوھابیۃ اغبی من المشرکین

Marfat.com

وسلم پر افترا کر کے اسے خود حضور کا قول ٹھہرا دیا اور بکمال بے حیائی اس کا روایت کرنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف نسبت کیا۔ حالانکہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو اس کو اشکال کے طور پر ذکر کیا اور اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حدیث ثابت[1] نہیں اور اس کی روایت صحیح نہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں تصریح فرمائی تو کہاں یہ قول اور کہاں وہ جس پر قرآن عظیم ناطق ہے اور جس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں نص فرما رہی ہیں اور ائمہ دین سے اگلوں کی کتابیں اور پچھلوں کی تصنیفیں اس سے مملو ہیں یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب اگلوں پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گذشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں اور ہر چیز ان کے لئے روشن ہو گئی اور انھوں نے پہچان لی۔ رہا ان کا کہنا کہ وہ نہیں جانتے مگر جتنا بتائے گئے یہ حق بات ہے جس سے انھوں نے باطل کا ارادہ کیا اور ایسا ہی ان کا کہنا کہ بعض مغیبات اور بعض اوقات اس لئے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا احاطہ کر لیا کہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے اور عنقریب ہم تم سے بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھانا بذریعہ قرآن عظیم ہوا اور قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اترا اور ہر وقت نہیں اترتا تھا تو اوقات اور معلومات دونوں میں بعض ہونا صادق ہوا۔ مگر ہے یہ کہ وہابیہ اس بعض سے قلیل و حقیر و اندک مراد لیتے ہیں یوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کمینہ نفسوں پر قیاس کرتے ہیں جیسی کہ یہ مشرکین کی قدیم زمانہ سے عادت ہے جب کہ وہ رسولوں سے کہا کرتے "تم تو نہیں ہو

---

[1] یوں ہی امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القریٰ میں فرمایا کہ اس کے لئے کوئی سند معلوم نہیں۔ منقول از حسام الحرمین مؤلف مصنف غفرلہ ۱۲

Marfat.com

قولهم لا يعلم الا ما علم فكلمة حق اريد بها باطل وكذا قولهم بعض المغيبات وبعض الاوقات فانا لا ندعى انه صلى الله تعالى عليه وسلم قد احاط بجميع معلومات الله سبحانه وتعالى فانه محال للمخلوق كما قدمنا وسنلقى عليك ان تعليم الله تعالى له صلى الله تعالى عليه وسلم كان بالقرآن والقرآن نزل نجما نجما ولم يكن ينزل كل وقت فصدق البعض فی الاوقات وفی المعلومات جميعا ولكنهم انما يريدون به القليل والنزر اليسير قياسا له صلى الله تعالى عليه وسلم على انفسهم اللئيمة: كما هی للمشركين من قديم الزمان شيمة اذ قالوا للرسل ما انتم الا بشر مثلنا بل هؤلاء اغبى واغوى منهم لان المشركين انما زعموا المثلية لقولهم وما انزل الرحمٰن من شئ فاذا نفوا الانزال والارسال لم تبق عندهم الا البشرية المشتركة بزعمهم اما هؤلاء فقائلون بالرسالة ومع ذلك ينزلون الرسل منزل انفسهم فسبحٰن مقلب القلوب والابصار ومنشؤ هذا المرض فيهم انهم يستكثرون علم ما كان وما يكون بالمعنى الذی ذكرنا ولا يقع فی تقدير عقولهم السخيفة صحته لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضلا عن غيره من الانبياء الكرام والاولياء العظام: عليهم الصلٰوة والسلام: وما استكثروه الا لانهم ما قدروا الله حق قدره: ولم يعلموا سعة قدرته وامره: ووزنوا الرسل بميزان احلامهم: فكذبوا بما لم يحيطوا بعلمه فی اوهامهم: اما نحن معاشر اهل الحق فقد علمنا ولله الحمد

مطلب. الوهابية اغبی من المشركين

Marfat.com

مگر ہم جیسے آدمی" بلکہ وہابیہ ان مشرکوں سے بھی بڑھ کر کودن وگمراہ ہیں اس لئے کہ
مشرک جو رسولوں کو اپنے جیسا بتاتے تھے وہ ان کے اس قول کے بنا پر تھا کہ رحمن نے
کچھ نہیں اتارا تو جب وہ نزول کتاب وحصول رسالت کا انکار کر چکے تو اب نہ رہی
مگر بشریت جو ان کے زعم میں مشترک تھی اور یہ تو رسالت کے قائل ہیں اور پھر... بھی
رسولوں کو اپنے مرتبہ میں رکھتے ہیں تو پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیتا ہے
اور یہ بیماری انھیں یوں پیدا ہوئی کہ ماکان ومایکون جس معنی پر ہم ذکر کر آئے ہیں
انھیں بہت لگتا ہے اور ان کی بودی عقلوں کے اندازے میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کا صحیح ہونا نہیں آتا چہ جائے دیگر انبیائے کرام
اور اولیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ انھیں اسی لئے بہت لگا کہ انھوں نے
اللہ ہی کی قدر جیسی چاہیے نہ پہچانی اس کے حکم وقدرت کی وسعت نہ جانی اور رسول
کو اپنی عقل کی ترازو میں تولا تو جس بات کا علم ان کے وہم میں نہ آیا اسے جھٹلا بیٹھے اور ہم
گروہ اہل حق بحمد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ روز اول سے جو کچھ ہو گذرا اور روز آخر تک
جو کچھ آئے گا اس سب کی تفصیل جو ہم نے ذکر کی وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے علوم کے حضور نہیں مگر ایک تھوڑی چیز اور اس پر دلیل رب عزوجل کا
ارشاد ہے کہ اس نے بتا دیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے
اقول اس آیہ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر
منت رکھی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اللہ نے انھیں بتا دیا اور اس احسان جتانے
کو ایسی بات سے ختم فرمایا[1] جو اس عظیم منت کی عظمت اور اس بڑی نعمت کی بڑائی پر

(مطلب: یہ نہیں کہ علم ماکان ومایکون ... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کل علم ہے ...)

---

[1] اس احسان الٰہی کا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہی اس منت عظیمہ کی عظمت کا کافی ثبوت ہے کہ فی الحقیقت کوئی بادشاہ اپنے بڑے امرائے سلطنت پر احسان نہیں جتاتا مگر بڑی عظمت وجلالت چیز سے تو کیا ذکر شہنشاہ کے منت جتانے اور احسان رکھنے کا اس پر جو اس کا بڑے سے بڑا امیر اور نہایت عظمت والا نائب السلطنت ہو تو پھر اس کا کیا کہنا جبکہ اپنے امتنان کو ایسی شے سے ختم کرے جو اس کے باعظمت ہونے میں نص صریح ہو وللہ الحمد ۱۲ منہ حفظہ

ان هذا الذی ذکرنا من تفاصیل کل ما کان من اول یوم وما
یکون الی اخر الایام لیس بجنب علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الا شیئا قلیلا والدلیل علیہ قولہ عزوجل و علمک
ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما **اقول** امتن اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ فی ہذہ الاٰیۃ علیٰ حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بتعلیمہ ما لم یعلم وختم الامتنان[1] بما دل علیٰ عظم تلک المنۃ
العظمیٰ ؛ وفخامۃ ہذہ النعمۃ الکبریٰ ؛ فقال وکان
فضل اللہ علیک عظیما ومعلوم ان ما کان وما یکون بالمعنی
المذکور المثبت کلہ فردا فردا تفصیلا تاما فی اللوح المحفوظ لیس
الا الدنیا فان الاخرۃ بعد الیوم الاخر ووراء ہما ذات اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ وصفاتہ التی لا یسعہا لوح ولا قلم وقد قال اللہ تعالیٰ
فی الدنیا قل متاع الدنیا قلیل فانّی یقع ما استقلہ اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ مما استعظمہ وکبر شانہ مع ان علمہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قد تعدی الی ما بعد الیوم الاخر من الحشر والنشر
والحساب والکتاب ؛ وتفاصیل ما ہنالک من الثواب
والعقاب ؛ الی نزول الناس منازلہم من الجنۃ والنار الی ما
بعد ذلک مما شاء اللہ تعالیٰ اعلامہ وقد علم صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] الامتنان الالٰہی بہ علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کان کافیا لاثبات عظمۃ ہذہ المنۃ فان الملک لا یمتن علی کبراء
امراء دولتہ الا بشیٔ عظیم جلیل فکیف بامتنان ملک الملوک علی من
جعلہ اکبر امیر واعظم خلیفۃ فکیف اذ اختتم امتنانہ بما ینص
علی کرنہ شیأ عظیما وللہ الحمد اھ منہ حفظہ ربہ

مطلب۔ لیس علم جمیع ما کان وما یکون الا بعضا من علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دلالت کرتی ہے کہ فرمایا اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ماکان وما یکون بہ معنی مذکور جس کا ہر ہر فرد بہ تفصیل تام لوح محفوظ میں ثبت ہے یہ نہیں مگر دنیا اس لئے کہ آخرت تو قیامت کے بعد آئے گی اور دنیا و آخرت دونوں سے باہر اللہ عزوجل کی ذات وصفات ہیں جو نہ لوح محفوظ میں آسکیں نہ قلم میں اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں فرمایا کہ "تم کہدو کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے" تو وہ جسے اللہ تعالیٰ قلیل بتا رہا ہے اس چیز سے کیا نسبت رکھے۔ جسے اللہ نے عظیم بتایا اور اس کی شان کی بڑائی کی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم روز آخر سے بعد کی اشیاء تک بڑھا۔ جیسا حشر و نشر و حساب و کتاب اور وہاں جو ثواب وعقاب ہے۔ اس کی تفصیلیں یہاں تک کہ لوگ جنت و دوزخ میں اپنے اپنے ٹھکانے پہنچیں اور اس کے بعد کی اور باتیں جتنی خدا تعالیٰ نے بتانی چاہیں اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی ذات وصفات سے اتنا پہچانا۔ جس کی قدر خدا ہی جانے۔ جس نے یہ بخششیں اپنے مصطفٰے کو عطا کیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ثابت ہوا کہ تمام گذشتہ و آئندہ کا علم جو لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سے نہیں مگر ایک ٹکڑا نہ کہ وہ ان کے حق بہت ٹھہرے۔ اور انہیں حاصل نہ ہو۔ اسی لئے[1] امام اجل بوصیری کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے نفع دے

---

[1] اور ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد لکھنوی قدس سرہ نے حاشیہ شرح میر زاہد رسالہ قطبیہ کہ بیان تصور و تصدیق میں ہے۔ اس کے خطبہ میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں فرمایا جس کی عبارت یہ ہے اور انہیں بعض وہ علوم سکھائے جن پر قلم اعلیٰ حاوی نہ ہوا اور لوح اوفی ان کا احاطہ نہ کرسکی۔ زمانے نے روز ازل سے نہ اس جیسا پیدا کیا نہ ابد تک ویسا پیدا ہو تو نہیں ہے سارے آسمانوں اور زمین میں اس کا کوئی جوڑ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ مدینہ

Marfat.com

عليه وسلم من ذاته عز وجل وصفاته مالا يحصى قدره الا الله المانح تلك العطايا لمصطفاه ؛ صلى الله تعالى عليه وسلم فاذن ليس علم ما كان وما يكون المثبت فى اللوح المحفوظ الا بعضا من علوم حبيبنا صلى الله تعالى عليه وسلم فضلا ان يتكثر عليه؛ فلا يحصل لديه ؛ ولهذا[له] قال الامام الاجل الابوصيرى نفعنا الله تعالى ببركاته ؛ فان من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم ؛ فاتى بمن التبعيض ؛ والقى حبال الغيظ والغنظ على كل قلب مريض ؛ قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور قال العلامة على القارى فى الزبدة شرح البردة تحت البيت المذكور توضيحه ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فيه من النقوش القدسية والصور الغيبة وبعلم القلم ما اثبت فيه كما شاء والاضافة لادنى ملابسة وكون علمهما من علومه صلى الله تعالى عليه وسلم ان علومه تتنوع الى الكليات والجزئيات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات

له وقال المولى ملك العلماء بحر العلوم ابو العياش عبد العلى محمد اللكنوى قدس سره فى خطبة حواشيه على شرح السيد زاهد للرسالة القطبية فى التصور والتصديق بمدح نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم بما نصه وعلمه علوما بعضها[عه] ما احتوى عليه القلم الاعلى وما[عه] استطاع على احاطتها اللوح الاوفى لم يلد الدهر مثله من الازل ولم يولد الى الابد فليس له فى السموات والارض كفوا احد ام ١٢ منه حفظه ربه سبحنه مدنيه

عه بتضمين معنى قدر ١٢ عه موصولة عطفا على الخير وهوما احتوى او نافية عطفا على الجملة صفة اخر لعلوما وهذا اولى لنا نيث الضمير ١٢ عه بتضمين معنى قدر ١٢

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں ؎
تمہارے وجود سے دنیا اور اس کی سوت ایک حصہ ہے ٭ تمہارے علم سے لوح وقلم کے علم ایک ٹکڑا

تو امام تمن کا لفظ لائے جو بعض پر دلالت کرتا ہے اور ہر بیمار دل پر غم وغصہ کے پہاڑ ڈھائے۔ ان سے کہو کہ اپنے غصہ میں مر جاؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے سینہ کی بات۔ علامہ علی قاری زبدہ شرح بردہ میں شعر مذکور کے تحت میں فرماتے ہیں اس مطلب کا ایضاح یہ ہے کہ علم لوح سے مراد وہ قدسی نقش اور غیبی صورتیں ہیں جو اس میں ثبت کی گئیں اور علم قلم سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھا اور یہ اضافت ادنیٰ علاقے کے سبب ہے اور لوح وقلم کے علوم علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حصہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں میں بہت اقسام ہیں۔ کلیات وجزئیات وحقائق ودقائق اور عوارف ومعارف کہ ذات وصفات الٰہیہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکتوب علوم سے نہیں مگر ایک سطر اور علم حضور کے سمندروں سے ایک نہر پھر باایں ہمہ ان کا علم حضور والا ہی کی برکت سے ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہٰی۔ اب کھل گیا حق اور دفع ہوئے جھوٹ اور یہاں ٹوٹ گئیں کمریں باطل والے والحمد للہ رب العالمین۔

۱؎ بہ تضمین معنے قدر ۱۲ منہ ۲؎ ما موصولہ ہے اور ما احتوی خبر ہے عطف ہے یا نافیہ ہے جملہ پر عطف ہو کر دوسری صفت علوم کا ہے یہی بہتر ہے تانیث ضمیر کے باعث ۱۲ = منہ غفرلہ

Marfat.com

والصفات وعلمهما انما يكون سطرا من سطور علمه وبحرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من برکة وجوده صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اھ فالان حصحص الحق وزالت المیون وخسر هنالك المبطلون ؛ والحمد للہ رب العٰلمین ؛

النظر الخامس

فان قلت رحمك اللہ بما ارشدت واشرت الیه ؛ فهمت الامر کما هو علیه ؛ وعلمت ان لا مجال ههنا للشرك ولا للضلال اذ لا نقول بمساواة علم اللہ تعالیٰ ولا بحصوله بالاستقلال ؛ ولا نثبت بعطاء اللہ تعالیٰ ایضا الا البعض ؛ لکن بون بیّن بین البعض والبعض کالفرق بین السماء والارض ؛ بل اعظم واکثر ؛ واللہ اکبر فبعض الوهابیة[1] بعض لبغض وتوهین ؛ وبعضنا بعض عز وتمکین لا یقدر قدره الا اللہ تعالیٰ ومن اعطاه ؛ والآن احب ان اسمع

---

[1] (فبعض الوهابیة) ای البعض الذی تقول به الوهابیة خذلهم اللہ تعالیٰ هو (البعض) قلة وذلة صادر عن (بغض) منهم لفضائل حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم (و) مؤدا لی (توهین) لشانه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و (بعضنا) الذی نحن نقول به بحمد اللہ تعالیٰ هو (بعض) عظمة ای البعض الاعظم الاجل الذی لا یقدر قدره الا اللہ تعالیٰ ثم من حباه لان جمیع ما کان وما یکون لیس الا قطرة من ذلك البعض العظیم الصادر عن جل وعز لحبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی الحضرة الالٰهیة (و) اعلی (تمکین) منه تعالیٰ له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی المقامات العلیة ١٢ منه حفظه ربه مکیه

Marfat.com

نظر پنجم

نظر پنجم (دیگر) کے احادیث و اقوال اور آیات سے دلائل کے بیان میں۔

اگر تو کہے کہ اللہ تجھ پر رحمت فرمائے جو تو نے ارشاد و اشارہ کئے میں نے اس سے مسئلہ کو قرار واقعی سمجھ لیا اور میں نے جان لیا کہ یہاں نہ شرک کی گنجائش ہے نہ گمراہی کی اس لئے کہ نہ تو ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم سے برابری مانتے ہیں نہ غیر خدا کے لئے خود بخود حاصل ہو جاتے ہیں اور خدا کے دیئے سے بھی بعض ہی ثابت کرتے ہیں مگر بعض اور بعض میں روشن فرق ہے جیسا آسمان و زمین میں بلکہ اس سے بھی بڑا اور زیادہ اور اللہ بہت بڑا و ہابیہ[1] کا بعض تو عداوت و تحقیر کا بعض ہے اور ہمارا بعض عزت و تمکین کا بعض ہے اس کی قدر کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ جس کو اس نے عطا کیا اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سلف و خلف سے اس پر کچھ دلیلیں سنوں جیسا کہ گذری ہوئی تقریروں میں تو نے اس کا مجھے مشتاق بنا دیا میں کہوں گا اے برادر اللہ ہم پر اور تجھ پر رحم فرمائے میں نے تجھے ان باتوں کی طرف ایما کر دیا جو اہل عقل کو بس ہیں اور اگر تو چھلکتے دریا اور چمکتے چاند چاہے تو میری کتاب "مالی الحبیب بعلوم الغیب"[۱۳۱۸] اور "اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون"[۱۳۱۸] دیکھ اور تیری آنکھوں کے سامنے موجود ہے میرا رسالہ "انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ"[۱۳۱۸] او

---

[1] بعض و ہابیہ یعنی وہ بعض کہ وہابیہ (اللہ انہیں رسوا کرے) نے بکا وہ بعض کی اور ذلت کا ہے (بعض اس کے رکھنے کے باعث ہمارے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضائل کے ان کا صادر ہو اپہنچانے والا توہین شان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اور ہمارا بعض یعنی وہ بعض جسے ہم کہتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ وہ بعض عظمت ہے بڑی عظمت بڑی جلالت والا وہ بعض ہے کہ جس کی قدر کا اندازہ نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اور پھر وہ جس کو اس نے عطا کیا ہو کیونکہ ما کان و ما یکون (جو ہوا اور جو ہوگا) صرف ایک بوند ہے اعظم بعض کی جو صادر ہوا نہایت جلالت والی عزت سے ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ الٰہی میں اور اونچے سے اونچا مقام اللہ تعالیٰ نے عطا فرمانے سے انہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مقامات بلند و بالا میں ۱۲ منہ غفرلہ کیہ۔

Marfat.com

شيئا من دلائل القرآن والحديث ؛ واقوال ائمة القديم والحديث
كما شوقتنى اليه ؛ فيما مررت عليه ؛
قلت يا اخى رحمنا ورحمك الله تدا وما ات لك الى ما فيه
كفاية ؛ لاولى الدراية ؛ وان شئت بحارا تتدفق ؛ واقمارا تتالق
فعليك بكتابى مالى الجيب[١٣] بعلوم الغيب وكتابى اللؤلؤ المكنون
فى علم البشير ما كان وما يكون[١٨] وبمرأى منك رسالتى انباؤ المصطفى
بحال سر واخفى وان ابيت ؛ الا قصاء ما تمنيت ؛ فحسبك حديث
البخارى عن امير المومنين عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنه قال
قام فينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن
بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم وحديث
مسلم عن عمرو بن اخطب الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه فى خطبته
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الفجر الى الغروب وفيه فاخبرنا
بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا وحديث الصحيحين
عن حذيفة رضى الله تعالىٰ عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم مقاما ما ترك شيأ يكون فى مقامه ذلك الى قيام
الساعة الا حدث به وحديث الترمذى عن معاذ بن جبل رضى الله
تعالىٰ عنه وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرأيته
عز وجل وضع كفه بين كتفى فوجدت بردا انامله بين ثديى
فتجلى لى كل شئ وعرفت صححه البخارى والترمذى وابن
خزيمة والائمة بعدهم وحديثه عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ
عنهما وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعلمت ما فى السموات
والارض وفى اخرى فعلمت ما بين المشرق والمغرب وحديث

Marfat.com

اگر تو اپنی تمنا پوری ہوئے بغیر نہ مانے تو تجھے کافی ہے صحیح بخاری کی حدیث امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے فرمایا "ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے یہاں تک کہ جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جائیں گے سب احوال کی ہمیں خبر دیدی" اور صحیح مسلم کی حدیث عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صبح سے غروب تک خطبہ فرمانا مذکور ہے اس میں یہ لفظ ہیں "تو جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے اس سب کی ہمیں خبر دیدی۔ ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا" اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا" اور ترمذی کی حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ "میں نے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا" بخاری ترمذی اور ابن خزیمہ اور ان کے بعد کے ائمہ نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی نیز ترمذی کی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے "میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب جان لیا" اور دوسری روایت میں ہے جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا اور مسند امام احمد اور طبقات ابن سعد اور معجم کبیر طبرانی کی حدیث بہ سند صحیح ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابویعلی اور ابن منیع اور طبرانی کی حدیث ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ "رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر

Marfat.com

مسند الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وطبقات ابن سعد و كبيرا لطبرانی بسند صحیح عن ابی ذر الغفاری وحدیث ابی یعلی وابن منیع والطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما وفی الصحیحین فی حدیث الکسوف ما من شئ لم اکن اُریتہ[1] الا رایتہ فی مقامی ھذا او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد ذکرنا لك حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ الی غیر ذلك مما کثر عددہ ؛ ویطول سردہ ؛ وحسبك من اقوال الائمۃ السادۃ ؛ والعلماء القادۃ ؛ قول البردۃ المذکور و من علومك علم اللوح والقلم مع توضیحہ من العلامۃ القاری فی شرح المشکوۃ للشیخ المحقق عبد الحق تحت قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فعلمت ما فی السموات والارض عبارۃ عن حصول جمیع العلوم الجزئیۃ والکلیۃ والاحاطۃ بھا وفی نسیم

---

[1] قال الامام القسطلانی فی کتاب العلم من الارشاد ای مما تصح رؤیتہ عقلا کرؤیۃ الباری تعالیٰ ویلیق عرفا مما یتعلق بامر الدین وغیرہ اھ وکانہ رحمہ اللہ تعالیٰ یشیر الی استثناء نحو العورات اقول لکن التخصیص العرفی بما یلیق بالرؤیۃ العرفیۃ وما العرف الا فی العرفیۃ اما الکشفیۃ فھذا خلیل اللہ ابراھیم لما اراہ ربہ ملکوت السموات والارض رجلا یزنی ثم آخر یزنی ثم ثالثا یزنی رواہ عبد بن حمید وابو الشیخ والبیھقی فی الشعب عن عطاء وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن المنذر

چھوڑا کہ سوا ہیں کوئی پرندہ پر مارنے والا نہیں جس کا علم حضورؐ نے ہم سے ذکر نہ فرمایا ہو" اور صحیحین سورج گرہن کی حدیث میں ہے: "جو کوئی چیز میرے دیکھنے میں ؎ نہ آئی تھی وہ سب میں نے اپنے اس مقام میں دیکھ لی"

یا حدیث کے جس طرح لفظ ہوں اور ہم یہ حدیث تم سے پہلے ذکر کر چکے بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھا لیا تو ہیں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو اور ان کے سوا اور حدیثیں جن کا شمار کثیر ہے اور ان کے بیان کا سلسلہ طویل اور سرداروں اور اماموں اور پیشوا عالموں کے اقوال سے تجھے کافی ہے قصیدہ بردہ شریف کا وہ قول ے

"تمھارے علم سے لوح و قلم کے علم ایک ٹکڑا"

مع اس توضیح کے جو علامہ علی قاری سے گزری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب میں نے جان لیا۔ فرماتے ہیں یہ ارشاد عبارت ہے تمام علوم کلی اور جزئی کے حاصل ہونے اور ان کو احاطہ فرما لینے سے اور علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض میں

؎ امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کتاب العلم میں فرمایا یعنی اس شے میں سے جس کی رویت عقلاً صحیح ہے۔ جیسے رویت باری تعالیٰ اور لائق ہے عرفاً یعنی وہ جس کا تعلق امر دین وغیرہ سے ہو اھ اور گویا کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ فرماتے ہیں استثنائے عورات کی طرف اقول لیکن تخصیص عرفی بالیق کے ساتھ لایق رویت عرفیہ ہے اور عرف تو عرفیہ ہی میں ہے رہی کشفیہ تو یہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں جب انھیں ان کے رب نے دکھاتے آسمان و زمین کے ملک تو انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔
پھر دوسرے پھر تیسرے کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔ اسے روایت کیا عبد بن حمید اور ابوالشیخ اور بیہقی نے شعب الایمان میں عطا سے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ و ابن المنذر و ابوالشیخ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے سات شخص یکے بعد دیگرے ایک خطرے منہ کالا کرتے دیکھے اسے روایت کیا عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے علامہ قسطلانی نے دوبارہ کسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال میں فرمایا و فرمایا کہ کوئی شے ہا اشیاء سے ایسی نہیں کہ یقیناً جسے میں نے نہ دیکھا تھا مگر میں نے قطعاً اسے دیکھ لیا بروئیت چشم اھ تو یہ لفظ کا اس کے عموم پر جاری کرنا ہے اور یہی صحیح اور کدورت سے صاف ہے ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

؎ ہیں نے یہاں سے زیادہ کیا کہ فقیر نے یہ کتاب مکہ معظمہ میں دو دن کے

الرياض شرح شفاء الامام القاضی عیاض للعلامة الخفاجی و
شرح المواهب المدنیه والمنح المحمدیة للعلامة الزرقانی
صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم من حال کل طائر یطیر بجناحیه
فی الجو هذا تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارة واجمالا
اخری قال الامام احمد القسطلانی فی المواهب ولا شك ان اللہ
تعالیٰ قد اطلعه علی ازید من ذلك والقی علیه علوم الاولین و
الاخرین وقال الامام البوصیری وسع العلمین علما وحلما
قال الامام ابن حجر المکی فی شرحه افضل القری لقراء ام القری لان
اللہ تعالیٰ اطلعه علی العالم فعلم علم الاولین والاخرین وما
کان ویکون وفی نسیم الریاض انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم
عرضت علیه الخلائق من لدن اٰدم علیه الصلوٰة والسلام الی
قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم اٰدم الاسماء وقال

تحت حدیث ابی ذر وابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی اخبار ہ
(بقیه حاشیه ص   وابو الشیخ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنه
(فی روایة اذ رأی سبعة علی الفاحشة واحدا بعد واحد رواه عبد بن حمید
وابن ابی حاتم عن شهر بن حوشب وقد قال القسطلانی فی الکسوف باب
صلوٰة النساء مع الرجال وقال ما من شئ من الاشیاء کنت لم اره الا قد
رأیته رؤیا عین اه فهذا اجراء للکلمة علی عمومهما وهو الصحیح الذی یمیل الیه
واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منه حفظه ربه عبده

له زدته لان الفقیر صنف هذا الکتاب بمکة المکرمة
فی نحو ثمان ساعات من یومین ما خلا النظر
السادس المزید بعد ذلك ولم یکن عندی الکتب کما ذکرته فی الخطبة فوقع
لی التردد فی اللفظة قبل الا اهو رأیته او أُریته فذکرت احدهما و
قلت او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم لما رجعت الی بلدی واتفقت

Marfat.com

اور علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ شرح حدیث ابوذر اور ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس میں ذکر تھا کہ زمین آسمان کے درمیان جو پرندہ پر مارتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حال سے خبر دیدی فرماتے ہیں یہ اس بات کی تمثیل ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شئے بیان فرمادی کبھی مفصل اور کبھی مجمل۔ امام احمد قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے زیادہ پر اطلاع بخشی اور حضور پر تمام اگلوں پچھلوں کے علم القا فرمائے اور امام بوصیری فرماتے ہیں ؎

"محیط جملہ عالم علم و حلم مصطفائی ہے"۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سارے جہان کا علم دیا تو حضور نے تمام اگلوں پچھلوں کا علم اور جو کچھ ہو گزرا ہے اور ہونے والا ہے سب جان لیا اور نسیم الریاض میں ہے کہ تمام مخلوقات آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قیام قیامت تک سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں تو حضور نے ان سب کو پہچان لیا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے گئے اور امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں فرمایا۔ پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور ان کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ

آٹھ گھنٹے میں تصنیف کی علاوہ نظر سادس کے کہ بعد کو زائد کی گئی اور اس وقت میرے پاس کوئی کتاب نہ تھی جیسا کہ میں نے خطبہ میں تحریر کیا تو مجھے اس لفظ میں جو الا سے پہلے ہے تردد واقع ہوا زیادہ راتبہ ہے یا رتبہ تو ان میں سے میں نے ایک ذکر کردیا اور کہہ دیا جیسے انھوں نے فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جب میں اپنے وطن واپس آیا اور مطالعہ کتب کا اتفاق ٹھہرا تو میں نے صحیح مسلم میں دونوں جگہ پہلا لفظ بزیادتی لفظ قد پایا یعنی الا قد رأیتہ اور صحیح بخاری میں متفرق الفاظ سے اور انھیں میں سے ہے جو کتاب میں تحریر ہوا ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ

لے اس کا شروع یہ ہے کہ ذکر کیا علامہ عراقی نے شرح مہذب میں کہ ان پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی۔ الخ ۱۲ منہ غفرلہ حدیدہ

Marfat.com

القاضی ثم القاری ثم المناوی فی التیسیر شرح الجامع الصغیر للامام السیوطی رحمہم اللہ تعالیٰ النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاہد وقال الامام ابن الحاج المکی فی المدخل والامام القسطلانی فی المواہب قد قال علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ لافرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ اھ وقد قال تعالیٰ یایہا النبی انا ارسلناک شاہدا وقال القاری فی شرح الشفاء فی توجیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند الدخول فی بیوت خالیۃ لا احد فیہا لان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اہل الاسلام وفی مدارج النبوۃ للشیخ المحقق عبد الحق البخاری الدہلوی کل ما فی الدنیا من زمن آدم الی النفخۃ الاولیٰ کشفہ اللہ تعالیٰ علی نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی علم جمیع الاحوال من الاول الی الآخر وفیہا ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم بجمیع الاشیاء من الشیونات والاحکام الالٰہیہ

مراجعۃ الکتب وجدتہ فی صحیح مسلم باللفظ الاول فی الموضعین مع زیادۃ قد ای الا قد رأیتہ وفی صحیح البخاری بالفاظ شتی منہا المثبت فی الکتاب ۱۲ منہ حفظہ جدیدہ

لہ اولہ ذکر العراقی فی شرح المہذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخ ۱۲ منہ حفظہ جدیدہ

Marfat.com

ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسا سامنے ہو رہا ہے اور امام ابن حاج مکی نے مدخل اور امام قسطلانی نے مواہب میں فرمایا کہ بے شک ہمارے علمائے رحمہم اللہ تعالے فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ حضور اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضورؐ پر ایسا روشن جس میں کچھ پوشیدگی نہیں انتہی اور بے شک رب العزت تبارک وتعالی نے فرمایا اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا حاضر وناظر۔ شفار شریف میں جو یہ مسئلہ لکھا کہ جب خالی گھروں میں جاؤ جن میں کوئی نہ ہو تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام عرض کرو، علامہ علی قاری اس کی شرح میں اس مسئلہ کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھر میں تشریف فرما ہے اور شیخ عبدالحق بخاری دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں دنیا میں آدم علیہ السلام سے لے کر صور پھکنے تک جو کچھ ہے سب اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ظاہر کر دیا یہاں تک کہ اوّل سے آخر تک تمام احوال نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جان لئے نیز اسی میں ہے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام اور احکام اور صفات اور اسماء اور افعال و آثار تمام علوم ظاہر و باطن واول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور حضورؐ اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے ان پر سب سے افضل درود اور سب سے تمام و کامل تر سلام انتہی

اقول یہ آیت عام ہے جس میں سے کسی شے کی تخصیص نہیں تو اگر تو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سوا تمام جہان میں جس کی طرف نظر کرے تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر علم والے سے بلند و بالا علم والے ہیں اور جب تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف نظر کرے تو اللہ وہ علم والا ہے جس سے اوپر کوئی علم والا نہیں اور ذی علم کا اطلاق اللہ سبحانہ وتعالی پر نہیں ہو سکتا کہ تنکیر بعضیت پر دلالت کرتی ہے تو تخصیص کی کچھ حاجت نہیں اور نشاہ

ئہ پر میں نے کہا تھا جو میرے ایمان نے میرے رب کے ساتھ مجھے سکھایا۔ پھر میں نے علامہ

وصفات الحق والاسماء والافعال والاثار احاط بجميع علوم الظاهر والباطن والاول والاخر وصار مصداق فوق كل ذى علم عليه من الصلوات افضلها ومن التحيات اتمها واكملها اھ اقول والاية عام غير مخصوص منه شئ فاذا نظرت الى غيره صلى الله تعالى عليه وسلم من العلمين فنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم هو العليم فوق كل ذى علم واذا نظرت اليه صلى الله تعالى عليه وسلم فالله هو العليم لا عليم فوقه ولا يصح اطلاق ذى علم على الله سبحنه وتعالى لدلالة التنكير على التبعيض فلا حاجة الى التخصيص وفى فيوض الحرمين للشاه ولى الله الدهلوى فاض على من جنابه المقدس صلى الله تعالى عليه وسلم كيفية ترقى العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلى له كل شئ كما اخبر عن هذا المشهد فى قصة المعراج المنامى اھ واما الايات فقد مر بعضها ونبذ من جهة الاحتجاج بها وانا اقول وبالله التوفيق هذا

مطلب۔ اقامة المصنف البرهان القاطع من القران العظيم

له قلته بما علمنى ربى ثم رأيت فى كتاب الاسماء والصفات للامام البيهقى قال وذكر الاستاذ ابو نصر البغدادى رحمه تعالى انا لا نقول ان الله تعالى ذو علم على التنكير وانما نقول انه ذو العلم على التعريف كما نقول انه ذو الجلال والاكرام على التعريف ولا نقول ذو جلال واكرام على التنكير اھ وقد بسطت الكلام على هذا وانه اين يمنع من التنكير واين لا يمنع مثل ذو مغفرة وذو رحمة وغيرهما وانه يقال ذو فضل على الناس ولا يقال ذو فضل مع بيان الوجوه فى رسالتى فى اسماء الله الحسنى ۱۲ منه حفظه ربه تعالى جد يده

ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں۔ مجھ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک سے اس کا فیضان ہوا کہ بندہ کیونکر اپنے مقام سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصہ معراج خواب میں اس مقام سے خبر دی ہے انتہیٰ۔ رہیں آیتیں اس میں سے کچھ گزریں اور ان سے استدلال کا قدرے طریقہ مذکور ہوا اور میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

یہ ہے ہمارے رب کا کلام فیصلہ کی بات اور عدالت والا احکم فرماتا ہے اور اس کا فرمان حق ہے ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان اور فرماتا ہے قرآن بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی تو قرآن عظیم گواہ ہے اور اس کی گواہی کس قدر اعظم ہے کہ وہ ہر چیز کا بتیان ہے اور تبیان اس روشن اور واضح بیان[1] کو کہتے ہیں جو اصلا پوشید گی باقی نہ رکھے کہ زیادت لفظ زیادت معنی پر دلیل ہوتی ہے اور بیان کے لئے

بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں دیکھا انھوں نے فرمایا استاد ابو النصر بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا بلا شبہ ہم اللہ تعالیٰ کو تنکیر کے ساتھ ذو علم نہ کہیں گے ذو العلم ہی کہیں گے الف لام تعریف کے ساتھ جیسے کہ ہم ذو الجلال والاکرام نکرہ نہ کہیں گے اھ اور میں نے اس پر بسط کے ساتھ کلام کیا اور یہ کہ کہاں تنکیر ممنوع ہے اور کہاں ممنوع نہیں جیسے ذو مغفرۃ اور ذو رحمۃ اور ان کے ماسوا اور یہ کہ ذو فضل علی الناس کہا جائے گا اور ذو فضل نہ کہا جائے گا مع بیان وجوہ اپنے رسالہ میں کہ اسماء حسنیٰ کے ذکر میں ہے ۱۲ منہ غفر لہ جدیدہ

[1] بعض معاصرین نے کہا کہ مراد بیان واضح سے ذکر کئے ہوئے قضایا کی بہتاتیت ہے تو مراد مبالغہ ہے باعتبار کمیت کے نہ باعتبار کیفیت اور کہا کہ اس کی نظیر ان کا قول ہے کہ فلاں اپنے غلام کے لئے ظالم ہے اور اپنے غلاموں کے لئے ظلام ہے اور اسی پر محمول کیا۔ بعض نے آیہ کریمہ وما ربک بظلام للعبید کو اقول میری جان کی قسم یہ تو دلیل نہیں شدید تحویل ہے قرآن عظیم کے معنی الٹ پلٹ کر دینا اور ظلام للعبید پر قیاس مردود بعید کیونکہ تبیان کی اضافت ہر ہر فرد کی جانب ہے اگرچہ وہ احکام دینی ہی میں سے ہوں،

Marfat.com

كلام ربنا عز وجل قولا فصلا وحكما عدلا قائلا وقوله الحق ونزلنا عليك الكتٰب تبيانا لكل شئ وقال تعالیٰ ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شئ وقال تعالیٰ ما فرطنا فی الکتب من شئ فالقران العظیم شهید وما اعظمه من شهید انه تبیان لکل شئ والتبیان البیان[1] الواضح الجلی الذی لا یبقی خفاء فان زیادة المبانی دلیل زیادة المعانی والبیان لابد له من مبین وهو الله سبحٰنه وتعالیٰ ومبین له وهو الذی نزل علیه القران سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والشئ عند اهل السنة کل موجود فدخل فیه جمیع الموجودات من الفرش الی العرش ومن الشرق الی الغرب من الذوات والحالات والحرکات والسکنات واللمحات واللحظات والخطرات والارادات الی غیر ذلک ومن جملتها کتابة اللوح المحفوظ

---

[1] زعم بعض العصریین ان المراد بالبیان الواضح ابلیغ کثرة القضایا المبینة فیه فالمبالغة باعتبار الکم لا باعتبار الکیف قال ونظیر هذا قولهم فلان ظالم لعبده وظلام لعبیده وعلی ذلک حمل بعضهم قوله تعالیٰ وما ربک بظلام للعبید اقول لعمرک هذا لهو التحویل الشدید والقیاس علی ظلام العبید سحیق بعید فان التبیان مضاف الی کل فرد فرد ولو من الاحکام الدینیة علی زعم التخصیص فلا یکتسب الکثرة من کثرة المتعلقات کما اکتسب الظلم فی ظلام لعبیده من تعلقه بکثیرین فما نحن فیه لیس کقولهم ظلام لعبیده بل کأن یقال ظلام لکل منهم ولا مساغ فیه لما زعم کما لا یخفیٰ ثم اذا تعلقت المبالغة فی البیان بکل فرد فرد لم یفد الفرق بالکم والکیف وان کل شئ او کل حکم دینی اذا تعلق به بیانات

ایک تو بیان کرنے والا چاہیئے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اور دوسرا وہ جس کے لئے بیان کیا جائے اور وہ وہ ہیں جن پر قرآن اترا ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہلِ سنّت کے نزدیک شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو اس میں جملہ موجودات داخل ہوگئے۔ فرش سے عرش تک اور شرق سے غرب تک ذاتیں اور حالتیں اور حرکات اور سکنات اور پلک کی جنبشیں اور نگاہیں اور دلوں کے خطرے اور ارادے اور ان کے سوا جو کچھ ہے اور انھیں موجودات میں سے لوح محفوظ کی تحریر ہے۔

بربنائے زعم تخصیص تو وہ کثرت حاصل نہ کرے گا متعلقات کی کثرت سے جیسے ظلم نے ظلام للعبید میں حاصل کرلی کثیرین کے تعلق سے تو ماخن فیہ ظلام للعبید جیسا نہیں بلکہ یوں کہئے جانے کی مثل ہے۔ کہ ظلام لکل منہم اور اس میں اس مزعوم کی گنجائش نہیں جیسا کہ مخفی نہیں پھر جب بیان میں مبالغہ کا تعلق فرداً فرداً ہر ایک سے ہوا تو کم وکیف کا فرق مفید نہ ہوا اور کیسے ہو حالانکہ ہر شے یا ہر حکم دینی جب اس سے بیانات کثیرہ کا تعلق ہو تو لازم کردے گا

اس کے لئے نہایت ایضاح کو اور یہی مقصود ہے۔

پھر علاوہ بریں ایک اور بات تھی، جس کی طرف اس کا ذہن رسا نہ ہوا ورنہ اسے ہرگز پسند کرتا وہ یہ کہ اس صورت عیاذاً باللہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ پر افترا کی طرف رجوع کرجائے گا، کہ اس نے قرآنِ عظیم میں بار بار اس لئے بیان کیا۔ تاکہ بیان کو کثرت کی عارضی ہوجائے۔ اور یہ آنکھوں دیکھے صریح غلط۔ پھر یہ مراد باطل ہونے کے ساتھ اصلاً کسی روایت میں نہیں، اور نہیں ہے اعتبار اس ذلت کا جو قریب میں پیدا ہوئی تو یوں حکم کرنا کہ اللہ کی یہی مراد ہے وہی تفسیر بالرائے اور وہی ہر حکم سے ممنوع ہے اللہ تعالیٰ پر اس کی شہادت ہے کہ اس نے اس لفظ سے یہی مراد لئے۔ باوجودیکہ بطلان پر دلیل قائم ہے۔ کجا دلیل ظنی کا بھی اس کی صحت پر قائم نہ ہونا بجائے قیام دلیل قطعی کے تو اسے چاہیئے کہ اسی مصداق قول امام ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ سے سخت ترتمائے لیکن ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے سب بنوں کے لئے بخشش وعافیت کا ۱۲ امنہ غفرلہ

دیکھو ان کا رسالہ صہ ۵

فلا بد ان یکون القران الکریم بیانا واضحا وتفصیلا تاما لکل ذلك ولنسأل عن هذا ایضا الفرقان الحکیم ان اللوح ماذا کتب فیه قال تعالیٰ "کل صغیر وکبیر مستطر" وقال تعالیٰ "وکل شئ احصینٰه فی امام مبین" وقال تعالیٰ "ولا حبة فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین" وقد بین صحاح الاحادیث ان اللوح مکتوب فیه کل کائن من اول یوم الی الیوم الاخر بل الی دخول اهل الدارین منازلهم وهو المراد بما جاء فی حدیث من لفظة الی الابد فان الابد یطلق ویراد به الامد المدید فیما یأتی کما فی البیضاوی والا فتفاصیل ما لا یتناهی لا یتحمله ما تناهی کما لا یخفی وهذا

کثیرة اوجبت له ایضاحا بالغا وهو المقصود ثم علاوة علیه شئ اخر لم یتفطن له والا لما ارتضاه وهو انه یدل علی هذا والعیاذ بالله الی فریة علی الله تعالیٰ انه بین فی القران کل حکم فرا راکی تعرض لبیان کل حکم الکثرة الکمیة وهو واضح البطلان بشهادة العیان ثم هذا المراد مع بطلانه لیس من الماثور فی شئ ولا عبرة بذلة حدثت قریبا فالحکم بان مراد الله تعالیٰ کذا هو التفسیر بالرائے وهو المنهی عنه لکونه شهادة علی الله تعالیٰ انه عنی باللفظ هذا مع قیام الدلیل علی بطلانه فضلا عن عدم قیام دلیل ظنی علی صحته خلفة عن قیام دلیل قطعی به فلیجعله اشد من اشد من مصداق قول الامام الماتریدی رحمه الله تعالیٰ ولکن نسأل الله جمیعا العفو والعافیة اھ منه سلمه الله تعالیٰ مدنیه۔ ۱؎ انظر رسالته مره ۵

۲؎ انظر هذا التصریح الجلی وانص منه ما قدمت فی النظر الاول ان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وما کان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا ثم انکان عندك عجب فاعجب ممن دندنوا علیه بوجهین احدهما ان القران باعتبار

Marfat.com

تو ضرور ہے کہ قرآن عظیم میں ان تمام چیزوں کا بیان روشن اور تفصیل کامل ہو اور یہ بھی ہم اسی حکمت والے قرآن سے پوچھیں کہ لوح میں کیا کیا لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے ایک روشن پیشوا میں گن دی ہے اور فرماتا ہے زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر و خشک مگر ایک روشن کتاب میں ہے اور بے شک صحیح حدیثیں بیان فرما رہی ہیں کہ روز اول سے آخر تک جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا سب لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ جنت و دوزخ والے اپنے اپنے ٹھکانے میں جائیں اور وہ جو ایک حدیث میں فرمایا کہ ابد تک کا سب حال اس میں لکھا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے اس لیے کہ کبھی ابد بولتے ہیں اور اس سے آئندہ کی مدت طویل مراد لیتے ہیں جیسا کہ بیضاوی میں ہے ورنہ غیر متناہی چیز کی تفصیلیں[ع] متناہی چیز نہیں اٹھا سکتی

رد خاتم العمول

[ع] دیکھو یہ صریح تصریح اور اس سے صحیح تر وہ کہ نظر اول میں گذر چکی۔ عرش و فرش دو گھیرنے والی حدیں ہیں اور پہلے دن سے پچھلے دن تک دو دوسری حدیں ہیں اور جو گھرا ہو وہ گھیرنے والوں میں وہ متناہی ہوگا تو اگر تجھے تعجب ہو تو تعجب ان پر کر جنھوں نے اس پر دو وجہ سے یورش کی ایک[ضد] یہ کہ قرآن باعتبار الفاظ متناہی ہے ہو نہیں سکتا کہ غیر متناہی کو محیط ہو الخ اور تم خود دیکھ رہے ہو کہ یہ رد ہے ایک وہم کا، جس کا انھوں نے تخیل کیا، بلکہ اپنی گھڑی ہوئی خود ساختہ تصویر کا، دوسرے زعم کیا کہ قرآن مجید اگر غیر متناہی بالفعل پر تفصیلاً نص نہ فرماتا تو فرد دیگر

اس میں غیوب خمسہ یقینی طور پر داخل نہ ہوتے الخ اور تمھیں معلوم ہے کہ ہمارا مقصود ما کان و ما یکون کا احاطہ ہے جو تحریر ہے لوح محفوظ میں ہے وہ متناہی چیز ہے اور آیات نے دلالت کی، دیر محیط ہونے بیان اور تفصیل کے واسطے ہر موجود کے نوعیت نزول اور وہ قطعاً اسی میں سے ہے تو کس لیے اس کا شمول غیر متناہی بالفعل کے شمول پر موقوف ہوگا وہ اپنے آپ بھی غیر متناہی ہے، آیات کی دلالت اشیاء مبہمہ غیر معینہ پر ہے۔ غیر متناہی میں سے تو علم ان کے دخول کا نہ ہوگا۔ جب تک غیر متناہی کا تفصیل وار بیان نہ ہووے اور اپنی جا

رد خاتم العمول

Marfat.com

هو المعبر عنه بما كان وما يكون وقد بين فى علم الاصول ان النكرة فى حيز النفى تعم فلا يجوز ان يكون الله تعالى

الف ض متناه لا يجوز ان يحيط بغير المتناهى الخ وهذا كما ترى رد على وهم تصوره بل خلقوه وصوروه والثانى زعمه ان لو لم ينص القران المجيد على غير المتناهى بالفعل تفصيلا لم يدخل فى ذلك على وجه اليقين المغيبات الخمس الخ وقد علمت ان مقصودنا

احاطة ما كان وما يكون المثبت فى اللوح المحفوظ وهو شئ متناه والآيات دلت على احاطة البيان والتفصيل لكل موجود وقت النزول وهو منه قطعا فلما ذا يتوقف شموله على شمول الغير المتناهى بالفعل اهو غير متناه بنفسه ام الآيات دلت على اشياء مبهمة غير معينة من بين غير متناه فلا يعلم دخولها ما لم يمر البيان على جميع غير المتناهى تفصيلا ولعمرى مثل هذا لم يكن يحتاج الى البيان ولكن قلة التدبر نسأل الله العافية ... حفظه ربه تعالى حديده الرد على غ ... الشمول في

له ا قول الخلاف لم يخف علينا ولكن اذا جاء نهر الله بطل نهر معقل ومن شدة قصور النظر ادعاء الاتفاق على التخصيص فذلك قول من حفظ شيأ وغابت عنه اشياء قال الامام الجليل السمين فى تفسيره ثم العلامة الجمل فى الفتوحات الالهية تحت قوله تعالى ما فرطنا فى الكتب من شئ مانصه اختلفوا فى الكتاب ما المراد به فقيل اللوح المحفوظ وعلى هذا فالعموم ظاهر لان الله تعالى اثبت ما كان وما يكون فيه وقيل القرآن وعلى هذا فهل العموم باق. منهم من قال نعم وان جميع الاشياء مثبت فى القرآن اما بالتصريح واما بالايماء ومنهم من قال انه يراد به الخصوص والمعنى من شئ يحتاج اليه المكلفون اه ولفظ الخازن وقيل ان المراد بالكتاب القران يعنى ان القران مشتمل على جميع الاحوال اه وقال الله تعالى تفصيل الكتاب لاريب فيه قال فى الجلالين تفصيل الكتب تبيين ما كتبه الله تعالى من الاحكام وغيرها قال فى الجمل قوله

Marfat.com

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور اسی کو ما کان و ما یکون کہتے ہیں۔ اور بے شک علم اصول میں بیان کر دیا گیا کہ نکرہ مقام نفی میں عام ہوتا ہے تو حائز نہیں کہ

کی قسم یہ محتاج بیان نہ تھا، لیکن کم فہمی سے اللہ کی پناہ ۱۲ منہ حفظہ غفرلہ جدیدہ در غایۃ المول لے اقول خلاف ہم پر مخفی نہیں لیکن جب اللہ کی نہر آئی تو نہر معقل باطل ہوگئی اور سخت قصور نظر ادعائے اتفاق ہے تخصیص پر تو یہ اس کی بات ہے جس نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی اس سے غائب ہوگئیں۔ امام جلیل القدر سمین نے اپنی تفسیر میں پھر علامہ جمل نے فتوحات الٰہیہ میں زیر آیہ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیءٍ ۔ فرمایا جس کی عبارت یہ ہے کتاب سے مراد میں مفسرین مختلف ہوئے کسی نے لوح محفوظ کہا اور اس قول پر عموم ظاہر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ما کان وما یکون رجوہوا اور جو ہوگا، سب تحریر فرمایا اور کسی نے قرآن کہا تو کیا اس قول پر عموم باقی ہے بعض نے کہا ہاں اور بلا شبہ جمیع اشیاء قرآن کریم میں مکتوب ہیں یا صراحتًا یا اشارۃً اور بعض نے کہا مراد خصوص ہے اور شے سے مراد مکلفون کو جس کی حاجت ہو اھ اور تفسیر خازن کے لفظ یہ ہیں کہ مراد کتاب سے قرآن ہے یعنی یہ کہ قرآن عظیم جمیع احوال پر حاوی ہے اھ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تفصیل الکتاب لاریب فیہ جلالین میں فرمایا کتاب کی تفصیل بیان روشن ہے اس کا جسے اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔ احکام وغیرہ احکام سے جمل میں کہا قولہ لمبینۃ ما کتبہ اللہ تعالیٰ یعنی لوح محفوظ میں اھ

اور روایت کیا ابن جریر وابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان اور جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا، اس میں سے ہمیں اتنے حصہ کا علم ہوا جس کا بیان فرما دیا پھر یہ آیت تلاوت کی ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیءٍ اور سعید بن منصور نے اپنی سنن اور ابن شیبہ نے اپنی مصنف عبد اللہ بن امام احمد اپنے باپ کی کتاب الزہد کے زوائد میں اور ابن ضریس نے فضائل القرآن اور ابن نصر مروزی نے اپنی کتاب فی کتاب اللہ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں انھیں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا تو چاہے کہ تفتیش کرے قرآن سے کہ اس میں سب اگلے پچھلوں کے علم ہیں اور ان کے ارشاد میں فلیثور میں کیا ہی رد ہے ان اندھوں کا جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن میں

Marfat.com

بہین ماکتبہ اللہ تعالے ای فی اللوح المحفوظ اھ واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم فی تفاسیرھما عن سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان اللہ تعالیٰ انزل ھذا الکتاب تبیانا لکل شئ ولقد علمنا بعضا مما بین لنا فی القرآن ثم تلا و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ واخرج سعید بن منصور فی سننہ وابن ابی شیبہ فی مصنفہ وعبد اللہ ابن الامام احمد فی زوائد کتاب الزھد لابیہ وابن الضریس فی فضائل القرآن وابن نصر المروزی فی کتابہ فی کتاب اللہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال من اراد العلم فلیثور القرآن فان فیہ علم الاولین والآخرین وفی قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلیثور رد بمار دعلی العمیان الذین یقولون ما نری فی القرآن الا احرفا یسیرۃ فی اوراق عدیدۃ انی تحتمل ما کان وما یکون ولعمری ما شبہت قول ھؤلاء الطاعنین الطاغین الا بقول المشرکین قبلھم کیف یسع العلمین الہ واحد وقد بینت ذلک بحمد اللہ تعالی تبعید اللاوھام وتقریبا الی الافھام فی رسالتی "انباؤ الحی ان کلامہ المصون تبیان لکل شئ" ۱۳۲۶ وحسبک ما نقل العلامہ القاری فی المرقات قال قال بعض العلماء لکل آیۃ ستون الف فھم وعن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لوشئت ان اوقر سبعین بعیرا من تفسیر القرآن لفعلت اھ ولفظ العلامۃ ابراھیم البجوزی فی شرح البردۃ فی الاول لکل آیۃ ستون الف فھم عہ وما بقی من فہمہا اکثر ولفظہ فی اثر امیر المومنین لوشئت لا و قرت سبعین بعیرا من تفسیر الفاتحۃ اھ وفی الیواقیت والجواھر لسیدی الامام عبد الوہاب الشعرانی عن الامام الاجل ابی تراب النخشبی این ھؤلاء المنکرون من قول علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوتکلمت لکم فی تفسیر الفاتحۃ لحملت لکم سبعین بعیرا اھ وفی شرح العشماوی لصلاۃ سیدی احمد الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سیدی عمر المحضار لواردت ان املی من تفسیر ما تنسخ من آیۃ

عہ ذکرہ الامام السیوطی فی الثامن والسبعین من الاتقان عن الامام ابن سبع فی شفاء الصدور قال وقد قال بعض العلماء ۱۲ منہ حفظہ حدیدہ

اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیان سے چھوڑ دی ہو اور کل کا لفظ تو عموم پر ہر نص سے زیادہ نص ہے تو روا نہیں کہ بیان روشن اور تفصیل سے کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

تھوڑے سے حروف ہی چند اوراق میں دیکھتے ہیں وہ کہاں ماکان وما یکون کے حامل ہونے کے قابل ہے اور اپنی جان کی قسم ان حد سے گذر جانے والے معترضوں کا کہنا ویسا ہی ہے جیسے ان سے پیشتر مشرکین کا کہنا کیف یسع العلمین الہ واحد کیسے وسعت رکھے گا۔ سارے جہانوں کی ایک خدا، اور بحمد اللہ تعالیٰ میں نے اوہام دور کرنے اور بلد سمجھ میں آجانے کے لئے یہ بیان کر دیا ست اپنے رسالہ انبار الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیئ ۱۳۲۶ھ میں مجھے بس ہے۔ وہ جو علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں نقل کیا کہا کہ بعض علماء نے فرمایا ہر آیت کے لئے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے مروی ہے کہ اگر میں چاہوں کہ ستر اونٹ تفسیر قرآن کریم سے بھر دوں، تو ایسا کر دوں اور علامہ ابراہیم بیجوری کے شرح بردہ کے ابتدا میں الفاظ یہ ہیں ہر آیت کے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور جو مفاہیم باقی رہے وہ بہت زائد ہیں اور ان کے الفاظ اثر امیر المومنین میں یہ ہیں کہ اگر میں چاہوں تو تفسیر فاتحہ سے ستر اونٹ بھر دوں؟ اور یواقیت والجواہر مولفہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی میں امام اجل ابوتراب نخشبی سے ہے کہاں ہیں منکرین قول علی بن ابی طالب۔ رضی اللہ عنہ اگر میں تم سے تفسیر فاتحہ بیان کروں تو تمہارے لئے ستر اونٹ بار آور کر دوں اھ اور علامہ عشماوی کی شرح صلاۃ سیدی احمد بیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ہمارے سردار عمر محضار سے مروی اگر میں چاہوں کہ تمہیں زبانی بتا کر لکھا دوں کچھ تفسیر ما ننسخ من آیۃ کی تو لد جائیں ایک لاکھ اونٹ اور اس کی تفسیر ختم نہ ہو تو یقیناً میں ایسا کر دوں اور اسی میں خلیفہ ابوالفضل کے گھرانے کے بعض اولیاء سے ہے کہ ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت میں چالیس کروڑ معانی پائے اور اس کے ہر حرف کے ایک مقام میں جو معانی ہیں وہ ان معانی کے سوا ہیں جو دوسرے مقام میں ہیں اور فرمایا کہ ہمارے سردار علی خواص نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا سورہ فاتحہ کے معنی پر تو مجھے ان سے ایک لاکھ چالیس ہزار نو سو نوے علم منکشف ہوئے' اور زرقانی میں مواہب لدنیہ سے علامہ غزالی نے اپنی کتاب میں دربارہ علم لدنی قول مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ذکر فرمایا اگر لپیٹ دیا جائے میرے

حمل مائۃ الف جمل وما ینفد تفسیرھا لفعلت وفیہ عن بعض الاولیاء من بیت ابی فضل وجدنا تحت کل حرف من القرآن اربعمائۃ الف لک من المعانی وکل حرف منہ لہ معان فی موضع غیر المعانی التی لہ فی موضع اٰخر قال وقال سیدی علی الخواص نفع اللہ بہ ان اللہ تعالٰی اطلعنی علی معانی سورۃ الفاتحۃ فظھرلی منھا مائۃ الف علم واربعون الف علم وتسعمائۃ وتسعون علما اھ وفی آل زرقانی علی المواھب ذکر الغزالی فی کتابہ فی بیان العلم اللدنی قول علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لو طویت لی وسادۃ لقلت فی الباء من بسم اللہ سبعین جملا اھ وفی میزان الشریعۃ الکبرٰی للامام الشعرانی قدس سرہ استخرج اخی افضل الدین من سورۃ الفاتحۃ مأتی الف علم وسبعۃ واربعین الف علم وتسعمائۃ وتسعۃ وتسعین علما ثم ردھا کلھا الی البسملۃ ثم الی الباء ثم الی النقطۃ التی تحت الباء وکان رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول لا یکمل الرجل عندنا فی مقام المعرفۃ بالقرآن حتی یستخرج جمیع احکامہ وجمیع مذاھب المجتھدین فیھا من ای حرف شاء من حروف الھجاء [۱]

[۱] ھکذا ذکرہ الامام السیوطی عن الامام الاجل العارف ابن ابی جمرۃ عن علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ ولفظہ انہ قال لو شئت ان اوقر سبعین بعیرا من ام القرآن لفعلت اھ ونظامہ سقوط لفظ ام من عبارۃ القاری

قال دیوشدہ فی ذلک قول الامام علی رضی اللہ عنہ لو شئت لاوقرت لکم ثمانین بعیرا من علم النقطۃ التی تحت الباء اھ اقول و بامثال ھذہ تظھر حقیقۃ قول سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ رواہ عنہ ابو الفضل المرسی کما فی الاتقان فمن ضیق العطن بل بعض الظن تحویلہ الی ان المعنی لوجد فی القرآن ما یرشدہ الی طریق وجدانہ وھذا الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمہ اللہ تعالٰی قائلا فی النوع الثالث والاربعین من الاتقان قال الجوینی واستخرج بعض الائمۃ من قولہ تعالٰی الٓمّ غلبت الروم ان البیت المقدس یفتحہ المسلمون فی سنۃ ثلث وثمانین وخمسمائۃ ووقع کما قال اھ اقول فتح بیت المقدس ۵۸۳ھ معلوم وفیھا ذکرہ المؤرخون کابن اثیر فی الکامل اما الجوینی فقد تقدم حتفہ علی فتحہ بنحو من مائۃ وخمسین سنۃ فضلا عن الامام الذی حکی عنہ الجوینی ھذا الاستخراج

Marfat.com

نے تکیہ تو میں بسم اللہ کی بے کی تفسیر میں ستر اونٹ بھر دوں اھ اور امام شعرانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے دو لاکھ سینتالیس ہزار نو سو ننانوے علم استخراج کئے پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کر دیا۔ پھر بائے بسم اللہ کی جانب پھر اس نقطہ کی طرف جو بے کے نیچے ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک مقام معرفت قرآن میں مرد کامل نہیں ہوتا تا آنکہ استنباط اور اس کے تمام احکام کا اور مذاہب مجتہدین کا حروف ہجا کے جس حرف سے چاہے کرے اھ فرمایا کہ اس میں ان کی تائید قول سیدنا امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو اسی اونٹ اس نقطہ کے علم سے جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے بھر دوں۔

اقول اور ایسے ہی اقوال سے کھل جاتی ہے حقیقت ارشاد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کہ اگر گم ہو جائیں میرے اونٹ دھنگنا تو میں یقیناً اسے کتاب اللہ سے پالوں۔ ابو الفضل مرسی نے ان سے اسے روایت کیا جیسا کہ تفسیر اتقان میں ہے کہ کوتاہ دستی و کم مایگی ہی نہیں، بلکہ بدظنی سے اس کی تحویل و تبدیل ہے اس جانب کہ معنی یہ ہیں کہ البتہ قرآن میں وہ ہے جو اس کے پانے کی راہ بتائے اور یہ امام جلیل القدر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر اتقان کی تینتالیسویں نوع میں فرمارہے ہیں۔ امام ابو محمد مفسر جوینی نے کہا استنباط کیا، بعض ائمہ نے آیہ کریمہ الم غلبت الروم سے یہ کہ بیت المقدس کو مسلمان ۵۸۳ھ میں فتح کریں گے اور انھوں نے جیسا کہا ویسا ہی ہوا اھ **میں کہتا ہوں** ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کا فتح ہونا معلوم ہے اور مورخین نے اسی سنہ میں اس کا ذکر کیا جیسے تاریخ کامل میں ابن اثیر نے۔ لیکن جوینی کا انتقال اس کی فتح سے ڈیڑھ سو برس کے قریب پیشتر ہے، گویا وہ امام جن سے جوینی نے اس استخراج کی حکایت کی۔ ابن خلکان نے کہا ابو محمد جوینی نے ذی القعدہ ۴۳۸ھ میں وفات پائی۔ علامہ سمعانی نے کتاب الذیل میں ایسا ہی کہا۔ اور انساب میں ۴۳۴ھ میں، بمقام نیسا پور لکھا اھ تو جملہ "ووقع" "کما قال" (جیسا کہا ویسا ہی ہوا) کلام امام سیوطی ہے نہ امام جوینی' اللہ تعالیٰ دونوں کو غریق رحمت فرمائے تو پاکی ہے اسے جس نے اس امت مرحومہ کو عزت و کرامت بخشی اس کے نبی کے صدقہ میں اللہ کا درود ان پر اور ان کی ساری امت پر اور اس کی برکت اور سلام اور اپنی جان کی قسم اگر ان لوگوں سے کہا جائے بتاؤ یہ کیسے نکلا آیہ کریمہ الم غلبت الروم سے تو ضرور بکنے بلکے حیران رہ جائیں اور کچھ جواب نہ دے سکیں تو ہم کیسے حکم لگا دیں جہالت سے جبرالامہ و استاذ امت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جن کے لئے

Marfat.com

قال ابن خلکان ابو محمد الجوینی توفی فی ذی القعدۃ سنۃ ثمان وثلثین کذا
قال السمعانی فی کتاب الذیل وقال فی الانساب سنۃ اربع وثلثین اربعمائۃ
بنیسابور اھ فجملۃ ما وقع کما قال من کلام الامام السیوطی لا الامام الجوینی
رحمہما اللہ تعالٰی فسبحٰن من اکرم ھذہ الامۃ بنبیہا صلی اللہ تعالٰی علیہ
وعلیہا وبارک وسلم ولعمری لو قیل لھؤلاء اخبروا کیف استخرج ھذا من
قولہ تعالٰی الم غلبت الروم لحاروا وما احاروا شیئًا اصلا فکیف نحکم بجھلنا
علی علم حبر الامۃ الذی دعا لہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللھم
علمہ الکتاب وقد اخرج ابن سراقۃ فی کتاب الاعجاز عن الامام
ابی بکر بن المجاھد قال ما من شیئ فی العالم
الا ھو فی کتاب اللہ تعالٰی اھ وفی الطبقات الکبری من ترجمۃ سیدی
ابراھیم الدسوقی رضی اللہ تعالٰی عنہ کان یقول لو فتح الحق تعالٰی عن
قلوبکم اقفال السد لاطلعتم علی ما فی القران من العجائب والحکم والمعانی
والعلوم واستغنیتم عن النظر فی سواہ فان فیہ جمیع ما رقم فی صفحات
الوجود قال تعالٰی ما فرطنا فی الکتب من شیئ اھ واخرج ابن جریر وابن
ابی حاتم فی تفاسیرھما عن عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم مولی امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی قولہ تعالٰی ما فرطنا فی الکتب من شیئ قال لم
نغفل الکتاب ما من شیئ الا ھو فی ذلک الکتاب وروی الدیلمی فی مسند
الفردوس عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم من اراد علم الاولین والاخرین فلیثور القران وقدمناہ عن
ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فبہ بدأنا وبہ ختمنا وقد ظھر لک
بطلان دعوی الاتفاق علی التخصیص اما ان تطلع علی الاختلاف وکما نتلی
علیک قول لا یوافق ھولک خلتہ مائلا علیک تو فعہ بما استطعت فترد بلسانک
کل عموم الی الخصوص وتسلم ان ھذا عموم ثم تقول یجب حملہ علی وجہ
الخصوص وتسلم ان ھذا عموم ثم تقول یجب حملہ علی وجہ الخصوص فھذا حکم
الھوی وظلم بالنصوص ولو ساغ ھذا لما بقی خلاف قط فی العموم والخصوص
کما لا یخفی واللہ الھادی اھ ۱۳ سنہ حفظہ ربہ تعالٰی - مہ بینہ

اور یہ کہ عام افادۂ استغراق میں یقینی ہے اور یہ کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کرنا واجب
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی الٰہی اسے اپنی کتاب کا علم دے اور روایت
کیا ابن سراقہ نے کتاب الاعجاز میں امام ابو بکر ابن مجاہد سے فرمایا۔ نہیں ہے کوئی چیز عالم میں مگر
یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے اھ اور طبقات کبریٰ ذکر حالات سید ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں ہے، فرمایا کرتے اگر حق تعالیٰ تمہارے دلوں کے قفل کھول دے تو تم ضرور مطلع ہو جاؤ اس
پر جو قرآن میں عجائب و حکمتیں اور معانی اور علوم ہیں اور بے پروا ہو جاؤ اس کے ماسوا
میں نظر کرنے سے کہ صفحات ہستی میں جو کچھ مرقوم ہے وہ سب اس میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہم نے کتاب میں کچھ اور اٹھا نہ رکھا اھ اور روایت کی ابن جابر و ابن ابی حاتم نے
اپنی تفاسیر میں عبدالرحمٰن بن زید ابن اسلم امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد شدہ
غلام سے تفسیر آیہ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ میں فرمایا ہم کتاب سے غافل نہ ہوں گے
کوئی شے ایسی نہیں کہ اس کتاب میں نہ ہو اور روایت کی دیلمی نے مسند الفردوس میں انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو علم اولین و آخرین چاہے تو علم قرآن میں تفتیش کرے اور پہلے ہم نے اسے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا تو اسی سے ہم نے ابتدا کی اور اسی پر انتہا اور بلا شبہہ
آپ پر ظاہر ہو گیا دعوئ اتفاق تخصیص کا باطل ہونا، رہا یہ کہ تم اگر مطلع خلاف پر ہو اور
جب کوئی قول تم پر قرأت کیا جائے اور وہ تمہاری خواہش کے موافق نہ ہو اور اسے اپنے
اوپر جھکتا دیکھو تو اسے حتی الوسع تم دفع کرتے ہو اور ہر عموم کو خصوص کی جانب پلٹتے ہو
اور عموم تسلیم کرکے کہہ دیتے ہو کہ اس کا خصوص پر حمل واجب ہے تو یہ ہے، خواہش
نفس کا حکم اور نصوص کے ساتھ ظلم اور جو یہ روا ہو تو عموم و خصوص میں اصلا کوئی
خلاف باقی نہ رہے۔ جیسا کہ مخفی نہیں اور اللہ ہی ہدایت فرمانے والا ہے ۱۲ امنہ مدینہ۔

لے دیکھو ان کا رسالہ ص ۳۱،۸،۷

لے قطعیت کلامی و قطعیت اصولی یعنی اصول فقہ میں فرق ہے، کیا تم
نہیں دیکھتے کہ قطعیت عام اجتہادی ہے تو قطعیت کلامی کے سامنے وہ کچھ
نہیں تو کسی حنفی کا استدلال عموم قرآنی سے اور اس کے مذہب میں اس حکم

Marfat.com

فرط فی کتابه شیئاً وان لفظة الکل من انص النصوص علی العموم فلا یصح ان یبقی من التبیان والتفصیل شیٔ وان العام قطعی فی افادة الاستغراق وان النصوص واجبة الحمل علی ظواهرها مالم یصرف دلیل صحیح وان التخصیص والتاویل: من دون الجاء دلیل: تبدیل وتحویل: والا ارتفع الامان عن الشرع الجلیل وان حدیث الاحاد وان بلغ ما بلغ من درجات الصحة لا یصلح مخصصاً لعموم الکتاب بل یضمحل دونه فکیف بما دونه من قال وقیل وان التخصیص المتراخی نسخ والاخبار لا تقبل النسخ وان التخصیص العقلی لا ینزل العام عن قطعیته وانه لا یجوز التخصیص بظنی متمسکا بخروج هذا عن کلیته فاذن قد استقر عرش التحقیق ولله الحمد — — — — — —

علی علمه نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بما کان ویکون واذ قد علمت ان علمه صلی الله تعالی علیه وسلم مستفاد

ـه اقول نرق بین القطع الکلامی والقطع الاصولی اعنی اصول الفقه الاتری ان قطعیة العام مجتهد فیه فیها فلا تکون من القطع الکلامی فی شیٔ فلیس تمسک حنفی بعموم قرانی والحکم بکونه قطعیا فی مذهبه حکما جازما علی مراد الجلیل والاخر وجاعن حد التاویل کما لا یخفی علی کل عارف نبیل اهـ منه حفظه ربه سرنیه

ـه عارضنی فیه بعض العلماء فی المدینة الکریمة بقوله تعالیٰ فی التوراة وتفصیلا لکل شیٔ فقلت له هل قام دلیل علی التخصیص فی التوراة ام لا علی الثانی فبم الانکار وعلی الاول قیام الدلیل فی الکلیم الجلیل کیف یکون قیاما فی الحبیب الجمیل علیهما الصلاة والسلام بالتبجیل وتخصیص لفظ فی موضع

Marfat.com

ہے۔ جب تک کوئی صحیح دلیل اس کو نہ پھیرے اور یہ کہ جب تک کوئی دلیل مجبور نہ کرے تخصیص ذنادیل بات کا بدلنا اور پھیرنا ہے ورنہ شرع جلیل سے امان اٹھ جائے اور یہ کہ حدیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ صحت پر ہو عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی بلکہ اس کے سامنے مضمحل ہو جائے گی، پھر حدیث کے نیچے اور کسی قیل و قال کی کیا گنتی ہے اور یہ کہ جو تخصیص کلام سے جدا ہو وہ اس کا نسخ ہے اور خبر قابل نسخ نہیں اور یہ کہ تخصیص عقلی عام کو اس کی قطعیت سے نہیں اتارتی اور یہ کہ جو چیز تخصیص عقلی کے سبب عام کے کلیہ سے نکل جائے اسے سند بنا کر کسی ظنی دلیل سے تخصیص نہیں کر سکتے تو اب بحمد اللہ تعالیٰ تحقیق کے عرش نے اس پر قرار پکڑا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ماکان و مایکون کو جانتے ہیں اور جبکہ تمہیں معلوم ہو لیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم قرآن عظیم سے مستفاد ہے اور ہر چیز کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہونا یہ اس کتاب کریم کی صفت ہے نہ کہ اس کی ہر ہر آیت یا ہر ہر سورۃ کی اور قرآن عظیم دفعۃً نہ اترا بلکہ تقریباً تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا جب کوئی آیت یا سورت اترتی نبی صلی اللہ

کا قطعی ہونا نہ مراد الٰہی پر جزماً کوئی حکم لگاتا ہے اور نہ دائرۂ تادیل سے خروج کرتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ذی عقل عالم پر۔

۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

۱؎ بعض علماء مدینہ کریمہ نے بطور معارضہ ارشاد الٰہی وتفصیلا لکل شیء کی کہ در بارۂ توریت مقدس ہے پیش کیا تو میں نے کہا کیا کوئی دلیل توریت میں تخصیص پر قائم ہے یا نہیں شق ثانی پر انکار کی کیا وجہ اور شق اول پر قیام کی دلیل در بارۂ حضرت کلیم جلیل کیونکر ہوگا قیام دلیل۔ در بارۂ محبوب جمیل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مع التکریم والتبجیل اور تخصیص کسی لفظ کی ایک مقام پر لازم نہیں کرتی دوسرے مقام میں بلا دلیل تو سکوت کیا اور کوئی بات نہ کہہ سکے اور میں

Marfat.com

من القران العظيم وكونه تفصيلا لكل شئ وتبيانا لكل شئ صف وصف للكتاب الكريم لا لكل آية آية اوسورة سورة منه والقرآن ما نزل دفعة بل نجما نجما فى نحو ثلاث عشرين سنة فكلما نزلت اية اوسورة زادته صلى الله تعالى عليه وسلم علوما الى علوم الى ان تم نزول القران ٭ فتم لكل شئ التفصيل والتبيان ٭ واتم الله نعمته على حبيبه كما كان وعد به فى القرآن ٭ فقبل ان يتم النزول ان قيل له صلى الله تعالى عليه وسلم فى بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام لم نقصصهم عليك وفى المنافقين لا تعلمهم او توقف صلى الله عليه وسلم فى قصة اوقضية ٭ حتى نزل الوحى واتى بالجلية ٭ فلا هو لتلك الروايات مناف ٭ ولا لاحاطة علمه صلى الله عليه وسلم ناف ٭ كما ليس بخاف ٭ على ذوى الانصاف ٭ فكلما تعلقت به الوهابية لنفى علمه صلى الله عليه وسلم من قصص وروايات ان لم يعلم تاريخه فالتمسك به جهل سفيه وسفاهة جهول ٭ لجواز ان يكون ذلك

بالدليل لم يوجبه فى موضع اخر بلا دليل فسكت ولم يقدر على بنت شفة والان

اقول اخرج ابن ابى حاتم عن مجاهد قال لما القى موسى الالواح بقى الهدى والرحمة وذهب التفصيل واخرج ابوسعيد وابن المنذر عنه ان سعيد بن جبير قال كانت الالواح من زمرد فلما القاها موسى ذهب التفصيل وبقى الهدى والرحمة وقرأ وكتبنا له فى الالواح من كل شئ موعظة وتفصيلا لكل شئ وقرأ ولما سكت عن موسى الغضب اخذ الالواح وفى نسختها هدى ورحمة قال لم يذكر التفصيل ههنا فانقطعت الشبهة اساً ١٢ منه حفظه ربه تبارك وتعالى

مدنيه

تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں پر اور علوم بڑھاتی یہاں تک کہ جب قرآن عظیم کا نزول پورا ہوا ہر چیز کا مفصل روشن بیان پورا ہو گیا اور اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی نعمت تمام کر دی جیسا کہ قرآن عظیم میں اس کا وعدہ فرمایا تھا تو تمامی نزول قرآن سے پہلے اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض انبیا علیہم السلام کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے ان کا ذکر تم سے نہ کیا اور منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ تم انھیں نہیں جانتے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی قصہ یا معاملہ میں توقف فرمایا۔ یہاں تک کہ وحی اتری اور علم لائی تو یہ نہ ان آیتوں کے منافی ہے اور نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احاطہ علم کا نافی جیسا کہ اہل انصاف پر مخفی نہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انکار علم میں جتنی قصّوں اور روایتوں سے وہابی سند لاتے ہیں تو اگر اس قصہ کی تاریخ نہ معلوم ہو جب تو اس سے سند لانا احمق کی جہالت اور جاہل کی حماقت ہے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ تمامی نزول قرآن سے پہلے کا ہو اور اگر معلوم ہو کہ اس کی تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہے تو اس سے سند لانا خاردار درخت کو ہاتھ سے سونتنا ہے بلکہ نرا جنون ہے، جنون رنگ برنگ کا ہوتا ہے اور اگر تاریخ بعد کی ہو اور وہ مدعائے مدلول میں نص نہیں تو مستدل احمق ہے اور دلیل واہی اور میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں اور اسی کی وجہ کریم کے لئے سب سے بڑی حمد ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم گھٹانے میں وہابیہ

اب کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب حضرت موسیٰ نے الواح کو ڈال دیا تو ہدایت و رحمت رہ گئی اور تفصیل اٹھ گئی اور ابو معبد و ابن منذر نے ان سے روایت کی کہ سعید ابن جبیر نے کہا کہ الواح توریت زمرد کی تھیں تو حضرت موسیٰ نے جب انھیں ڈال دیا تفصیل اٹھ گئی اور ہدایت و رحمت باقی رہ گئی اور یہ آیت تلاوت کی وکتبنا له فی الالواح من کل شیئ موعظة وتفصیلا لکل شیئ اور ہم نے الواح میں ہر شے لکھدی نصیحت کے لئے اور تفصیل واسطے ہر شے کے اور یہ

Marfat.com

قبل اكمال النزول ٭ وان علم وتقدم فالاسناد ٭ خرط القتاد ٭
بل محض جنون ٭ والجنون فنون ٭ وان تاخر فان لم يكن
نصاً فی ادعاه ٭ فالمستدل سفیه والاستدلال واه ٭ وانا
احمد ربی ولوجهه الکریم الاکبر ٭ ان کلما تشبثت به الوهابیة
فی تقصیر علم المصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فلا یخرج من
احدی هذه الصور ٭ ولئن سلمنا علی سبیل فرض المحال[1] ان وجد
هنا روایة معلومة التاریخ متاخرة القصة عن تکامل التنزیل
قطعیة الافادة فی نفی حصول العلم ببعض الاشیاء اصلا فیکفینا
جواب جامع ٭ واف نافع ٭ ناف قامع لجمیع القعاقع ٭ شاف
کاف فی کل الوقائع ٭ ان اخبار الاحاد اذا عارضت الایات
وانسد باب التاویلات ٭ لم تغن ولم تسمع ٭ ولم تسمن ولم تنفع
ولئن ذکرت ههنا نصوص الفحول ٭ فی کتب الاصول ٭ فاحسن
وامکن منه ان آتی بشهادة امام وهابیة العصر فی الهند رشید احمد
الکنکوهی اذ قال فی کتابه المقبول لدیه المنسوب الی تلمیذه
خلیل احمد الانبهتی فی نفس هذه المسئلة اعنی مسئلة علمه

---

[1] من جهل الوهابیة التمسك ههنا بحدیث الشفاعة فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیه فان الحمد والثناء علیه تعالیٰ باوصافه الجمیل فیفید الحدیث انه اذ ذاك ینکشف علیه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

من صفاته تعالیٰ ما لا یعلمه الان وهذا لیس محل النزاع فقد اذناك ان علمه صلی اللہ علیه وسلم وصفاته ولن یحیط بشیٔ منها ابدا لاستحالة احاطة المتناهی بما لا یتناهی فیزید صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الی الابد الا باد علوما جدیدة بذاته وصفاته تعالیٰ ولا یبلغ الکنه ولا احاطة ابدا فان الحاصل ابدا متناه والباقی ابدا غیر متناه فلا فیه خلاف لما ادعیناه ولا احاطة بکنه صفات اللہ ولکن من لم

Marfat.com

جتنی چیزوں سے سند لائے ہیں وہ ان صورتوں سے باہر نہیں اور بفرض غلط اگر ہم مان بھی لیں کہ یہاں کوئی ایسی روایت پائی جائے جس کی تاریخ معلوم ہو کہ تمامی نزول قرآن کے بعد ہے وہ یقینی طور پر بتاتی ہو کہ اس وقت تک بعض اشیاء کا اصلا علم حاصل ہی نہ ہوا تو ہمیں کفایت کرتا ہے ایک ہی جواب جامع کامل نافع جو سب بیہودہ گوئیوں کو دور کرتا اور جڑ اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے جو تمام وقائع میں شافی و کافی ہے کہ اخبار احاد جب کہ آیت کے معارض ہوں اور تاویل کی کوئی راہ نہ رہے تو وہ کچھ کام نہ دیں گی اور نہ سنی جائیں گی اور کچھ نفع و فائدہ نہ دیں گی اور اگر میں یہاں کتب اصول میں ائمہ کے نصوص ذکر کروں تو اس سے بہتر اور زیادہ جمتی ہوئی بات یہ ہے کہ اسی کی گواہی پیش کروں جو آج ہندوستان میں وہابیہ کا پیشوا ہے یعنی رشید احمد گنگوہی کہ اس نے اپنی کتاب میں جو اسے مقبول اور اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب ہے خود اس مسئلہ میں کہ نبی صلی اللہ تعالٰے

آیت پڑھی ولما سکت عن موسیٰ الغضب اخذ الالواح وفی نسختہا ھدی ورحمۃ اور جب خاموش ہو گیا موسیٰ کا غصہ لے لیں الواح اور اس کے نسخہ میں ہدایت ورحمت ہے اور کہا کہ یہاں تفصیل کا ذکر نہ کیا پس مرے سے شبہ منقطع ہو گیا ۱۲ منہ غفرلہ مدنیہ

لے وہابیہ کی جہالتوں سے ایک جہالت یہ ہے کہ یہاں حدیث شفاعت "تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے تعلیم فرمائے گا" استدلال کرتے ہیں کہ اس کی حمد وثنا اس کے اوصاف جمیلہ سے ہوگی تو حدیث نے افادہ فرمایا کہ حضور پر اس وقت وہ صفات الٰہی منکشف ہونگی جنھیں وہ اب تک نہیں جانتے تھے اور اسے محل نزاع سے کچھ لگاؤ نہیں کیونکہ ہم تمھیں آگاہ کر چکے کہ حضور کا علم ذات وصفات کو محیط نہیں اور نہ اس میں اصلا کسی چیز کا کبھی احاطہ ہو سکے کہ متناہی کا لامتناہی کو گھیر لینا محال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم جدیدہ تا ابدالآباد ذات وصفات الٰہی کے متعلق زائد ہوتے رہیں گے اور کنہ الٰہی تک کبھی نہ پہنچیں گے اور کبھی محیط نہ ہوں گے کہ حاصل ہمیشہ متناہی دار ہمیشہ نا متناہی تو اس میں نہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہ احاطہ حقیقت الٰہی الٰہی وا وصاف لیکن ناسمجھی سے جو چاہے بکے لاف وگزاف ۱۲ منہ غفرلہ یہ دعویٰ جھوٹی غیر رسالت ہوا اور وہ بھی اس کی تنہا ہے

میں سے رسالہ غایۃ المعمول اختراع و دست ہے یا ان کی عادت کے زور کا تحریف کردہ ہم نے اس کا رد ۱۲ منہ غفرلہ مجیدہ

Marfat.com

تعالیٰ له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بالمغیبات جاعلا لها من
باب العقائد لا باب الفضائل ما ترجمته مسائل العقائد
لیست قیاسیات تثبت بالقیاس بل قطعیات تثبت بالنصوص
القاطعة حتی ان حدیث الاحاد ایضا لا تفید هنا فلا یلتفت
الی اثباتها ما لم تثبت بالقواطع وقال فی ص۵۱ العبرة فی الاعتقادیات
بالقطعیات لا بالصحاح الظنیات وفی ص۸۷ احادیث الأحاد
الصحاح ایضا لا تعتبر کما برهن علیه فی فن الأصول اه فانجلی الحال
وزال عن الحق کل اشکال :: الا فلیجتمع وهابیة کنکوه و دیوبند
ودهلی :: وکل جلف جاف بدوی وجبلی :: ولیاتوا بنص قطعی الدلالة
یقینی الافادة مجزوم الثبوت کآیة القران او حدیث متواتر
یحکم بقطع قاطع وجزم ظاهر ان بعض الوقائع قد خفیت علی
النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم بعد تکمیل التنزیل بحیث انه
لا یعلمها اصلا لا أنه علم وکتم لان عنده من العلوم ما یکتم
او علم وذهل حینا لاشتغال باله بامر اخر اعظم واهم

یفهم فلیفه بما ذکره منه حبد ... ه عه عرض هذا الوهم الرسالة المفتراة
ایضا وهو ایضا من امارات ان عملته ایدی
الوهابیة
اذ حرفته بشیمتها الکذابیة وقد قدمنا الوجه فیها فی حواشی ص۱۱ اهجدیدة

له یشیر الی کلام نفیس جلیل جمیل فصلناه فی اللؤلؤ المکنون احسن
تفصیل وطویناه ههنا لان العجالة لا تحتمل الاطالة والحمد للہ ذی الجلالة
۱۲ منه حفظه ربه مکیه

علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے غیبوں کا علم عطا کیا اسے باب عقائد نہ باب فضائل سے ٹھہرا کر لکھا جس کی عبارت یہ ہے" عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت بھی یہاں نصوص نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابلِ التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا۔ احاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مصرح ہے" تو حال کھل گیا اور حق سے ہر اشکال زائل ہو گیا تو گنگوہ وغیرہ سب وہابیہ دیوبندیہ و دہلویہ در بدر بے ادب نامہذب گنوار اور بیہودہ زبان سب اکھٹے ہو جاؤ اور ایک نص ایسی لاؤ جس کی دلالت قطعی ہو اور افادہ یقینی و ثبوت جزمی جیسے قرآن عظیم کی آیت یا متواتر حدیث جو بیقین قطعی اور جزم روشن سے حکم کرتا ہو کہ تمامی نزول کے بعد کوئی واقعہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا بایں معنی کہ حضور نے اصلاً اسے جانا ہی نہیں نہ یہ کہ حضور نے جانا اور بتایا نہیں کہ حضور کے پاس ایسے علم بھی ہیں جن کے اخفا کا حکم فرمایا گیا یا علم تھا کسی وقت ذہن اقدس سے اتر گیا اس لئے کہ قلب مبارک کسی اہم واعظم میں مشغول تھا۔ ذہن سے اترنا علم کی نفی نہیں کرتا بلکہ پہلے علم ہونے کو چاہتا ہے جیسا کہ کسی سمجھ والے پر مخفی نہیں رہا۔ ہاں ہاں تو ایسی کوئی برہان لاؤ اگر سچے ہو اور اگر نہ لا سکو ہم کہے دیتے ہیں کہ نہ لا سکو گے تو جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو اور زمانہ کے اچنبوں سے ہے کہ گنگوہی مذکور نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت علم ملنا تو باب عقائد سے قرار دیا تاکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما کی حدیثیں رد کرے، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جب علم نبی صلی اللہ تعالیٰ

؎ یہ اشارہ ہے ایک نفیس حسین جلالت والے کلام کی طرف جسے ہم نے مفصل طور پر اللؤلؤ المکنون میں خوب تفسیر سے ذکر کیا اور یہاں مختصر کر دیا کہ عجلت کا رسالہ متحمل طوالت نہیں اور حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے ۱۲ منہ غفرلہ مکیہ

Marfat.com

فان الذهول لا ينفى العلم بل يقتضى سبق العلم كما لا يخفى على ذى
فهم الا فاتوا ببرهان كذا ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا
فاعلموا ان الله لا يهدى كيد الخائنين ومن تعاجيب الدهران
الكنكوهى المذكور جعل حصول فضيلة العلم لرسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم من باب العقائد ليرد احاديث صحاح البخارى
ومسلم وغيرهما كما ذكر ولما اتى على سلب علمه صلى الله تعالى
عليه وسلم جعله من باب الفضائل المقبول فيه الضعاف
حتى تمسك بتلك الرواية الساقطة التى صرحت الائمة
ان لا اصل لها اعنى رواية لا اعلم ما وراء هذا الجدار فيا
للمسلمين هل هذا الا لما فى قلبه من غيظ شديد على فضائل
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلا يرضى لثبوتها باحاديث
الصحيحين ويتشبث لردها بكل ساقط وباطل وممن انحكذا
يكون الاسلام كلا ورب هذا البيت وليكن على ذكر منكم ان
هذا الكتاب البراهين القاطعة المنسوبة الى خليل احمد الانبتهى
الذى شهد العامر البيت الحرام وهو الآن موجود هنا
وقرظ عليه شيخه رشيد احمد الكنكوهى وصوب كل حرف حرف
منه قد رد عليه ساداتنا علماء الحرمين المحترمين اكرمهم الله
تعالى ووفقهم لحماية حوزة الدين ؛ ونكاية الضلال
والمضلين ؛ فقال مولانا الشيخ الاجل محمد صالح ابن المرحوم
صديق كمال الحنفى مفتى الحنفيه اذ ذاك فى تقريظه على كتاب
تقديس الوكيل عن توهين الرشيد والخليل المؤلف فى الرد
على هذين والتنكيل ما نصه حكم صاحب البراهين مع المؤيدين

ف: على بعض اكابر هى تفضائل النبى صلى الله عليه وسلم

مطلب: تكفير علماء مكة الرسل احمد مؤ خليل احمد

علیہ وسلم کی نفی پر آیا تو اسے باب فضائل سے ٹھہرادیا۔ جس میں ضعیف حدیثیں بھی مقبول ہیں۔ یہاں تک کہ اس ساقط روایت سے سند لایا۔ جس کی نسبت ائمہ نے تصریح فرمائی کہ محض بے اصل ہے یعنی یہ روایت کہ مجھے اس دیوار پیچھے کا بھی حال معلوم نہیں تو فرمایا اے مسلمانوں اس کا سبب کچھ اور بھی ہے سوا اس کے کہ اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل پر سخت غیظ ہے تو ان کے ثبوت کے لیے صحیحین کی حدیثیں نہیں مانتا اور ان کے رد کے لئے ہر ساقط اور باطل اور جھوٹ کا دامن پکڑتا ہے، کیا اسلام ایسا ہی ہوتا ہے ہرگز نہیں قسم اس گھر کے مالک کی اور یہ تمھیں یاد رہے کہ یہ کتاب براہین قاطعہ، جو خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب جو اس سال حج کعبہ کو آیا اور ابھی یہاں موجود ہے اور اس پر اس کے استاد رشید احمد گنگوہی نے تقریظ لکھی اور اس کے ایک ایک حرف کو صحیح بتایا۔ ہمارے سردار علما حرمین شریفین اس کا رد فرما چکے ہیں اللہ تعالے ان کا اعزاز کرے اور انھیں توفیق بخشے کہ احاطہ دین کی حمایت کریں اور گمراہی وگمراہان کو زخم پہنچائیں تو حضرت مولانا اجل محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی نے کہ اس وقت مفتی حنفیہ کے عہدہ پر تھے کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل کی تقریظ میں جو انھیں دونوں پر رد وسزا ہی میں تصنیف ہوئی فرمایا براہین قاطعہ والا اور اس کے جتنے تائید و تقریظ کرنے والے ہیں بالیقین سب کا وہی حکم ہے جو زندیقوں کا اور ہمارے سردار شیخ علماء مکہ مفتی شافعیہ مولانا اجل محمد سعید بصیل نے فرمایا براہین قاطعہ والا اور اس کے جتنے موید ہیں شیطانوں سے کمال مشابہ ہیں اور گمراہ بے دین ہیں اگر یقینا کافر نہ بھی ہوں اور اس وقت کے مفتی مالکیہ جناب فاضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین نے براہین قاطعہ کے رد کرنے والے کی مدح فرمائی اور اس کے مصنف کو فتنہ میں پڑا ہوا بتایا اور مفتی حنبلیہ مولانا

Marfat.com

والمقرظين حكم المنزندقين بيقين وقال سيّدنا شيخ علماء
الحرم مفتى الشافعيه مولانا الأجل محمد سعيد با بصيل
ما نصه اما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم اشبه بالشياطين
واهل الزيغ والزندقة ان لم يكونوا كفارا بيقين اما مفتى
المالكية اذ ذاك الشيخ الفاضل محمد عابد ابن المرحوم الشيخ
حسين فمدح رادالبراهين وسمى صاحبها بالمفتن وقال
مفتى الحنابلة مولانا خلف بن ابراهيم ما اجاب به صاحب
التعقبات على صاحب البراهين والمؤيدين له فهو الحق لامحيص
عنه وقال مولانا الأجل عثمن بن عبد السلام الداغستانى
مفتى الحنفية بالمدينة المنورة ما نصه اطلعت على هذا
الرد المتين على صاحب البراهين التى دلت على سراب نقيحة
برهنت على سخافة عقل ملفق كلماتها الفظيعة فلعمرى انه
لحيق الغوص فى لجج الضلال مستحق الخزى من ذى الملكوت
ذالجلال اه وقال السيد الجليل محمد على ابن السيد ظاهر الوترى
الحنفى المدنى ما نصه ما نقله الشيخ الرادعن صاحب البراهين
وعن المؤيدين له الفسقة فانه كفر صراح وزندقة اه كيف
لا وهذه البراهين المنسوبة الى خليل احمد المكتوبة
بامر استاذه الكنگوهى وتلقينه قد نسب فيها ربنا تبارك
وتعالى الى امكان الكذب انظروا ص٣ ونبينا صلّى الله تعالىٰ
عليه وسلم الى نقصان علمه من علم اللعين ابليس انظروا
ص٤٧ وجعل مجلس ميلاده صلى الله تعالى عليه وسلم والقيام

Marfat.com

خلف بن ابراہیم نے فرمایا براہین قاطعہ والے اور اس کے مویدین پر اعتراضات کرنے والے نے جو جواب دیا وہ حق ہے جس سے عدول کی گنجایش نہیں اور مدینہ منورہ کے مفتی حنفیہ مولانا اجل عثمن بن عبدالسلام داغستانی نے فرمایا براہین قاطعہ والے پر جو یہ مضبوط رد ہے میں نے مطالعہ کیا وہ براہین جو چٹیل شکوک میدان میں پانی کا دھوکا دکھا رہی ہے اور اپنی بھونڈی باتوں کے جوڑنے والے کی بد عقلی پر برہان قائم کرتی ہے تو مجھے اپنی جان کی قسم کہ وہ براہین والا گمراہی کے کنڈوں میں بہت گہرا پیرا ہوا ہے اللہ مالک ملکوت صاحب جلال کی طرف سے رسوائی کا مستحق ہے انتہیٰ سید جلیل محمد علی ابن سید ظاہر وتری حنفی مدنی نے فرمایا حضرت رد کنندہ نے براہین قاطعہ والے اور اس کے فاسق مویدوں سے جو کچھ نقل فرمایا وہ کھلا کفر اور بے دینی ہے انتہی اور کیونکر نہ ہو حالانکہ اس براہین میں کہ خلیل احمد کی طرف منسوب ہے اور اس کے استاد گنگوہی کے کہنے اور بتانے سے لکھی گئی۔ اس میں ہمارے رب تبارک و تعالیٰ کو اس کا کذب کی طرف نسبت کیا ہے۔ دیکھو اس کا صفحہ ۳ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ نسبت کیا کہ ان کا علم ابلیس لعین کے علم سے کم ہے دیکھو اس کا ص ۴۷ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میلاد اور ذکر ولادت کے وقت قیام کو اس کا نظیر و مانند بتایا جو ہند کے مشرک اپنے معبود کنھیا کے لئے کرتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش کا دن آتا ہے ایک عورت کو ایسا بنا کر لاتے ہیں گویا وہ پورے دنوں پیٹ سے ہے پھر وہ اس حالت کی اٹکل کرتی ہے جو صورت کہ جننے کے وقت ہوتی ہے تو خوب کراہتی ہے اور وقتاً فوقتاً کروٹیں بدلتی ہے۔ پھر اس کے نیچے سے ایک بچہ کی مورت نکالتے ہیں اور ناچتے، کودتے، تالیاں پیٹتے باجے بجاتے ہیں اور اس کے سوا

Marfat.com

عند ذکر ولادته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمثلاً و تنظیرا
لما تفعل مشرکوا الھند لالھھم الباطل المسمی کنھیا انه اذا جاء
یوم ولادته یاتون بامرأة کانھا حامل ثم ھی تحاکی
حالة المرأة عند الوضع تتأن اینا؛ وتلتوی حینا فحینا؛ ثم
یستخرجون من تحتھا صورة ولد ویرقصون ویلعبون؛ ویصفقون
ویزمرون؛ الی غیر ذلک من ملاعبھم الخبیثة فشبه مجلس
میلاد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھذا قال بل ھؤلاء
ازید من اولئک المشرکین لانھم انما یفعلون فی تاریخ
معین وھؤلاء لا قید عندھم اذا شاؤا صنعوا ھذہ الخرافات
انظروا ص۱۴۸ ولما احتج اھل السنة علیه بعلماء الحرمین الکریمین
انھم یعقدون مجلس المیلاد الکریم؛ وکتبوا مرارا فتاوی
کثیرة فی استحباب ھذا العمل الفخیم؛ جعل یھجوھم وینقصھم
فی الایمان والامانة؛ ویفضل علیھم وھابیة بلدته دیوبند
فی الدین والدیانة؛ فقال فی ص۱۷ و ۱۸ ترجمہ حال علماء دیوبند
منبصران لباسھم وھیأتھم مطابق للشرع یصلون بالجماعات
علی الوجه الحسن ولا یقصرون فی الامر بالمعروف مھما قدروا ولا
یراعون فی کتابة الفتاوی غنیا ولا فقیرا یجیبون بالحق وان
نبھوا علی خطا قبلوا بشرط الصحة ھذہ الاوصاف کلھا واضحة
فیھم من شاء فلیختبرھم وھذا ھو آیة قبولھم عند اللہ تعالیٰ
اما علماء مکة المعظمة فمن نظرھم مع عقل وعلم فقد قتلھم
خبرا ومن لم یذھب الیھا نھو یبیان الثقات یعلم کمن یری ان
اکثر علماء مکة لا کلھم لاین فیھم متقین ایضا لباسھم خلاف

ان کے گندے کھیل تو اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسِ میلاد کو اس سوانگ سے تشبیہ دی کہا بلکہ یہ مجلسِ میلاد کرنے والے ان مشرکوں سے بڑھ کر ہیں کہ وہ تو ایک تاریخ معین پر کرتے ہیں اور ان لوگوں کے نزدیک یہ کوئی قید نہیں۔ جب چاہتے ہیں یہ خرافات کرتے ہیں دیکھو اس کا صـ۱۴۱ اور جب کہ اہلِ سنت نے اس کے سامنے علماء حرمین شریفین سے استفتا کیا کہ وہ مجلسِ میلاد مبارک کرتے ہیں اور انھوں نے بارہا اس عظمت والے کام کے استحباب میں بکثرت فتاوے لکھے تو اس نے ان کی ہجو اور ایمان و امانت میں ان کی تنقیص شروع کردی اور اپنے شہر دیوبند کے وہابیہ کو دین و دیانت میں ان سے افضل بتانے لگا تو صـ۱۷-۱۸ پر کہا۔ علماء دیوبند کا حال جو کچھ ہے وہ سب روشن ہے اور کچھ دور نہیں جس مسلمان منصف کا دل چاہے بچشم خود دیکھ لے ظاہر لباس و ہئیت موافق شرع کے رکھتے ہیں اور نماز کو بجماعت بخوبی ادا کرتے ہیں امر بالمعروف میں بشرط قدرت کوتاہی نہیں کرتے اور تحریر فتوی میں رعایت غنی فقیر کی نہیں حق جواب دیتے ہیں اور جو ان کو کوئی متنبہ کسی خطا پر کردیوے تو بشرطِ صحت کے قبول سے دریغ نہیں۔ بسر و چشم معترف ہوتے ہیں یہ سب اوصاف واضح ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لیوے امتحان کرلیوے اور یہی قبولیت عند اللہ تعالیٰ کا نشان ہے اور علماء مکہ معظمہ کا حال جس نے عقل و علم کے ساتھ دیکھا وہ خوب جانتا ہے۔ جو نہیں گیا وہ ثقات کے بیان سے مثل مشاہدہ کے جانتا ہے اور اکثر وہاں کے علماء نہ کہ سب کیونکہ وہاں متقی بھی ہیں اس حالت میں ہیں کہ لباس ان کا خلاف شرع اسبال آستین زیر دامن کا چغہ و قمیض میں کرتے ہیں۔ ریش اکثروں کی قبضہ سے کم نمازمیں بے احتیاطی امر بالمعروف کا باوصف قدرت کے نام و نشان نہیں اکثر انگوٹھی چھلے غیر مشروع ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں

Marfat.com

الشرع يسبلون الاكمام والأذيال ولحية اكثرهم اقل من قبضة ولا يجتاطون فى الصلاة وليس عندهم مع قدرتهم الامر بالمعروف اسيمرولا ترى اكثرهم الخواتيم والفتخات المحرمة تقطع الصفوف شائع فيهم سلم لهم شيئا من الفلوس يكتبوا لك الفتوى بما تهوى وان اطلعهم احد على عصيانهم ذاهبوا لضربه وهذا شيخ علماء مكة يريد مولانا السيد احمد زينى دحلان قدس سره العزيز لا يخفى على احد ما عامل مع شيخ هندنا المولوى رحمت الله وكتب ايمان ابى طالب على خلاف صحاح الاحاديث باخذ دراهم رشوة من رافضى لبغداد وعلى هذا الى اين اكتب فان فيه طولا و يلحقنى جباء ايضا ان اكتب هجو علماء الحرمين لكن كتبت ضرورة قال ومفاسدهم هذه توجب لهم البعد والخسران زيد واشد الى ان قال صنـ٢ـ انى سألت عالما اعمى يقص فى مسجد مكة بعد العصر عن مجلس الميلاد فقال بدعة وحرام فارتضى ذلك القاص الاعمى لاجل تحريمه مجلس الذكر الشريف فاستحب العمى على الهدى ؛ نسأل الله الحفظ عن الردى ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ابدا ؛ آمين

النظر السادس

عسى ان يقول بعض من لا معرفة له بمعانى النصوص وموارد العموم والخصوص انكم اذا اثبتم لنبيكم صلى الله تعالى

Marfat.com

قطع صفوف شائع ہے فتویٰ نویسی میں کچھ دے کر جو چاہو لکھوا لو۔

اگر ان کے عصیان سے کوئی مطلع کر دیوے تو مارنے کو موجود ہو جاویں اور خود شیخ العلماء مولانا سید احمد زینی دحلان قدس سرہ نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمت اللہ کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں در بغدادی رافضی سے کچھ روپیہ لے کر ابو طالب کو مومن لکھ دیا، خلاف روایات صحاح احادیث کے اور علی ہذا کہاں تک لکھوں کہ طول ہے اور شرم بھی آتی ہے کہ ہجو علماء حرمین کی لکھوں مگر بناچاری لکھنا پڑا۔ کہا اور مفاسد وہاں کے علماء کے زیادہ تر موجب بُعد خسران کے ہیں وہاں کی معصیت اشد ہے یہاں تک کہ صـــ پر کہا، اس بندۂ عاجز نے ایک نابینا سے جو مسجد مکہ میں بعد نماز عصر وعظ کہتے ہیں حال مجلس مولود کا پوچھا تو انھوں نے فرمایا بدعت، حرام تو اندھے واعظ کو پسند کیا اس لئے کہ اس نے مجلس ذکر میلاد کو حرام بتایا تو ہدایت پر اندھے پن کو پسند کیا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ہلاکت سے بچائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے آل اصحاب پر ہمیشہ درود بھیجے۔ آمین!

نظر ششم

عجب نہیں، بعض وہ شخص جسے نصوص کے معانی اور عموم و خصوص کے مواقع کی پہچان نہیں، یوں کہنے لگے کہ جب تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم ثابت کیا تو اس میں وہ پانچ چیزیں بھی داخل ہوگئیں جنھیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا پھر ان کا خدا سے مخصوص ہونا کدھر گیا۔ اقول اے شخص تو کتنی جلد بھول گیا، کیا ہم نے تجھے الفا نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ خاص ہے کہ اپنی ذات سے علم ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو رہا مطلق علم عطائی خود اللہ عزوجل ثابت کرنے اور ارشاد

علم غیب بیان میں پانچ کو کہ نہیں جانتا ان کو مگر اللہ

Marfat.com

عليه وسلم علم جميع ماكان وما يكون من اول يوم الى
اخر الايام فقد دخلت فيه خمس لايعلمهن الا الله فاين
ذهب اختصاصها بالله تعالى اقول يا هذا ما اسرع ما نسيت
ما القينا عليك ان الاختصاص بربنا تبارك وتعالى انما هو
بمعنى الاستقلال ؛ والاحاطة بجميع علوم ذى الجلال ؛ اما
مطلق العلم العطائى فثابت لعباده ؛ باثباته تعالى وارشاده ؛
اما علمت ان علم ماكان وما يكون لم نثبته لهذا النبى الكريم
عليه وعلى اله افضل الصلاة والتسليم ؛ من عند انفسنا بل الله
اثبت والقران اثبت بعدهم والصحابة اثبتوا والائمة
اثبتوا كما تلونا ؛ وروينا ؛ ونقلنا وحكينا ؛ فانى تصرفون
مالكم كيف تحكمون ؛ اتردون ايات الله بعضها ببعض وانتم
تتلون الكتاب افلا تعقلون ؛ اما وعيتم ما اسمعنا كم ان الله
تعالى نفى نفيا لامرد له ؛ واثبت اثباتا لامحيد عنه ؛ وجب الجمع
وتدخلى بوجوه السمع ؛ فكأنكم تصغون ولا تسمعون ؛ و
تنظرون ولا تبصرون ؛ فان قلت قد عد الله تعالى هذه الخمس
وخصها بالذكر فلابد لها من مزية على غيرها فى الاختصاص
بالله تعالى فالاعلام يجرى فيما وراءها لا فيها والا لبطلت خصوصية
اختصاصها لكونها اذن كسائر الغيوب فى الانكشاف
بالاعلام قلت اولا مهلا اياك والعجل ؛ فان العجل ياتى
بالزلل ؛ ان بغيت المحاورة ؛ على سنن المناظرة ؛ فمن اين
لك ادعاء الخصوصية فى الاختصاص فان الاية هكذا ان الله

فرمانے سے اس کے بندوں کے لئے ثابت ہے کیا تو نے نہ جانا کہ ما کان وما یکون کا علم اس نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلاۃ والتسلیم کے لئے ہم نے اپنی طرف سے ثابت نہ کیا بلکہ اللہ نے ثابت کیا اور قرآن نے ثابت کیا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثابت کیا اور صحابہ نے ثابت کیا اور ان کے بعد کے ائمہ نے ثابت کیا جیساکہ قرآن مجید کی آیتیں اور حدیثیں اور صحابہ کے اقوال اور علماء کی عبارتیں ذکر کر آئے تو کہاں پھرے جاتے ہو اور تمھیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔ کیا اللہ کی آیتوں میں بعض سے بعض کو رد کرتے ہو حالانکہ تم قرآن پڑھتے ہو کیا تمھیں عقل نہیں کیا تمھارے کان تک نہ پہنچا وہ جو ہم نے تمھیں سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نفی کی جو ٹل نہیں سکتی اور اس طرح ثابت فرما دیا جس سے عدولی ممکن نہیں تو دونوں میں تطبیق دینا واجب ہوا اور وجوہ تطبیق سے کانوں کو زیور پہنا چکے تو گویا تم کان لگاتے ہو اور سنتے نہیں اور آنکھ اٹھاتے ہو اور دیکھتے نہیں اب اگر تو کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کو گنا اور خاص ان کا ذکر کیا تو ضرور ہے کہ ان کو اپنے غیر یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے میں کوئی زیادتی ہو تو اللہ کا بتانا اور غیبوں میں جاری ہوتا ہے نہ ان میں ورنہ ان کے خاص ہونے کی خصوصیت باطل ہو جائے گی کہ اب یہ بھی مثل اور غیبوں کے ہو گئیں کہ نبی سے معلوم ہو جاتی ہیں **اقول** اولاً ٹھہر جلدی سے بچ کہ جلدی لغزش لاتی ہے تو روش مناظرہ پر گفتگو چاہیے

لہ جس نے نہ سمجھا مبر اکہنا بطریقہ مناظرہ وہ جو چاہے غوغہ کرے کہ وہ اس کا کلام ہے جو خونتہ تک نہ پہنچا پھر بڑی جرأت ہے اس کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ سے حصر سمجھا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمھیں اسکی کب خبر دی اور یہ حکم لگا دینا حضور پر بڑا تحکم اور عظیم خطا ہے بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفاتیح الغیب کو انھیں پانچ سے تفسیر فرمایا اور اس آیہ کریمہ نے کلمہ "لا یعلمہا الا ہو" سے اسکی تصریح کر دی تو یہیں سے حصر آگیا تو پھر عجب یہ کہ اس نے کہا کہ یہ دوسری آیہ کریمہ ہی حصر پر دلالت کرتی ہے حدیث "لا یعلمہن الا اللہ" کے ملانے کے ساتھ تو اللہ کے لئے پاکی ہے اس شخص سے کہ اکتفا نہ کرے قول الٰہی لا یعلمہا الا ہو پر جب تک نہ ملائے اس کے ساتھ قول نبی کریم

Marfat.com

عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما
تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بأی ارض
تموت ان الله علیم خبیر فانی دلالتها علی اختصاص الخمس
جمیعا فضلا عن خصوصیة الاختصاص الاتری ان فی بعضها
لیس بشیٔ مما یدل علی الحصر والقصر کقوله تعالیٰ ینزل الغیث
وقوله تعالیٰ یعلم ما فی الارحام ولانسلم ان مجرد الذکر فی
مقام الحمد یوجب الأختصاص مطلقا فقد مدح الله سبحانه
وتعالیٰ نفسه بالسمع والبصر والعلم ووصف بها عباده ایضا
جعل لکم السمع والأبصار والأفئدة ومن ذلک قول موسیٰ
علی نبینا الکریم وعلیه الصلوٰة والسلام لا یضل ربی
والانبیاء ایضا منزهون عن الضلال یا قوم لیس بی ضلالة
وقال تعالیٰ ان الله لا یظلم مثقال ذرة والانبیاء ایضا مبرؤن
عن الظلم قال لاینال عهدی الظلمین ثانیا سلمنا الدلالة

ـه من لم یتامل قولی علی سنن المناظرة فلیدندن بما شاء فانه کلام
من لم یصل الی العنقود ثم من الجرأة ادعاء ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
فهم الحصر من هذه الآیة ومتی اخبرک النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم بهذا
فالحکم به علیه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم تحکم جسیم وخطاء عظیم بل هو صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم فسر مفاتیح الغیب بهذه الخمس وقد صرحت تلک الکریمة
بقوله عزوجل لا یعلمها الا هو فمن هنا اتی الحصر ثم من العجب زعم ان هذه
الکریمة الاخری انما تدل علی الحصر مع ضمیمة حدیث لا یعلمهن الا الله سبحٰن الله
ممن لا یکتفی بقوله تعالیٰ لا یعلمها الا هو ما لم یضم الیه قوله صلے الله تعالیٰ
علیه وسلم لا یعلمهن الا الله ثم من الفریة علی انی ادعیت عدم دلالة
الکریمة الاخری علی الحصر وهذه رسالتی بین عینیک لا ذکر فیها ههنا لهذه الکریمة
انما تکلمت علی دلالة الکریمة الاولی وذلک ایضا علی سنن المناظرة کما تری

Marfat.com

تو یہ دعویٰ تو نے کہاں سے نکال لیا کہ خاص ہونے میں ان کی کوئی خصوصیت ہے آیت تو اس طرح ہے بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ ہے جاننے والا بتانے والا تو اس آیت میں اس کا بیان کہاں ہے کہ یہ پانچوں سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ خاص ہونے میں اور زیادہ خصوصیت کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان پانچ سے بعض میں تو کوئی چیز ایسی ہے ہی نہیں جو حصر و تخصیص پر دلالت کرے جیسے یہ ارشاد کہ پانی اتارتا ہے اور یہ ارشاد کہ پیٹ کی چیزیں جانتا ہے اور ہم نہیں مانتے کہ صرف مقام حمد میں ذکر کرنا مطلقاً اختصاص کا موجب ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سمع و بصر علم سے اپنی ذات کی مدح فرمائی اور ان سے اپنے بندوں کا بھی وصف کیا کہ فرماتا ہے اس نے تمھارے لئے بنائے کان اور آنکھیں اور دل اور اسی باب سے ہے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ میرا رب بہکتا نہیں اور انبیا بھی بہکنے سے پاک ہیں اے قوم مجھ میں کچھ گمراہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی ظلم سے منزہ ہیں۔ اللہ نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ثانیاً ہم نے اختصاص مانا مگر پانچ کو ان میں کیسی خصوصیت کیا ہے کہ اللہ کے بتانے کو بھی ان کی طرف راہ نہ رہے کہ یہ اگر ہو تو مفہوم اللقب سے استدلال کے قبیل سے ہوگا (یعنی بعض اشیاء کا نام لے کر جو حکم بیان کیا جائے وہ اس پر دلالت کرے کہ وہ حکم ان کے غیر میں نہیں) اور وہ باطل ہے اصول میں اس کے بطلان پر دلائل قائم ہو چکے اس لئے کہ آیت میں تو پانچ کا لفظ بھی نہیں جسے مفہوم ادب کی طرف پھیرو (یعنی کچھ گنتی گنا کر جو حکم بیان کیا جائے وہ دلالت کرے کہ اس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلمھن الا ھو کو پھر مجھ پر بہتان ہے کہ میں نے دعویٰ کیا دوسری آیہ کریمہ کے عدم دلالت کا حذف پر حالانکہ یہ میرا رسالہ تمھاری آنکھوں کے سامنے ہے اس آیہ کریمہ کا یہاں اس میں کوئی ذکر نہیں صرف پہلی آیت پر میں نے کلام کیا ہے اور وہ بھی مناظرانہ رنگ پر جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

على الاختصاص فاى خصوصية للخمس فيه بحيث لا يبقى للاعلام الالٰهى اليها سبيل ؛ فانه ان كان استدلال بنحو مفهوم اللقب وهو باطل مبرهن على بطلانه فى الاصول ؛ فان الآية ليس فيه لفظ الخمس ايضا حتى يرجع الى مفهوم العدد والحديث وان ذكر فيه هذا اللفظ فمع قطع النظر عما قدمنا ان خبر الآحاد ؛ يصلح للاعتماد ؛ فى باب الاعتقاد ؛ لا نسلم ان العدد فى امثال المقام ينفى ما زاد ؛ اما سمعت قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى مع انه صلى الله تعالى عليه وسلم خص بعطايا كثيرة لا تعد ولا تحصى والحديث جاء من وجه اخر بلفظ فضلت على الانبياء بست ۱ فالخمس تنفى الست فيتناقضان ثم هما فى سرد الخصال متخالفان فعد فى كل منهما

---

۱ ثم رأيت فى ارشاد السارى شرح صحيح البخارى من تفسير سورة الرعد ما نصه ذكر خمسا وان كان الغيب لا يتناهى لان العدد لا ينفى الزيادة او لانهم كانوا يعتقدون معرفتها اھ ونقله فى الانعام كانوا يدعون علمها وفى عمدة القارى من الايمان قيل ما وجه الانحصار فى هذه الخمس مع ان الامور التى لا يعلمها الا الله كثيرة واجيب بانه اما لانهم كانوا سألوا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم عن هذه الخمس فنزلت الآية جوابا لهم واما لانها عائدة الى هذه الخمس فافهم اھ اقول لا معنى لعود ما وراءها اليها فان كنه ذاته وصفاته تعالى لا يعلمه الا هو ولا يرجع الى شئ من الخمس وكانه الى هذا يشير بقوله فافهم وكذلك فى قول القسطلانى كانوا يعتقدون معرفتها ويدعون علمها نظر ظاهر بالنظر الى الساعة فانهم لم يكونوا يؤمنون بها فضلا عن ادعاء معرفتها والجواب الثانى ما القاه الله تعالى على عبده الضعيف كما سياتى اھ منه مد ظله

مطلب الذى عند نفى تعلق الاستدلال بالحصر لا يوجب الاختصاص مطلقا مطلب العدد لا ينفى الزائد

ے زائد کے لئے یہ حکم نہیں) اور حدیث میں اگر پانچ کا لفظ آیا ہے تو اس سے قطع نظر کرکے جو پر ہم بیان کر آئے کہ حدیث آحاد دربارۂ اعتقاد نا مفید اعتماد ہم نہیں مانتے کہ ایسی جگہ عدد زیادہ کی نفی کرتا ہو کیا تو نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد نہ سنا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوتیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنے کثیر عطاؤں سے خاص کئے گئے ہیں جن کی گنتی اور شمار نہ ہو سکے اور حدیث دوسری طریق سے یوں آئی کہ میں انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا تو پانچ چھ کی نفی کرے گا تو دونوں حدیثوں میں تناقض ہو جائے گا پھر ان فضائل کے شمار کرنے میں وہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں تو ہر ایک میں وہ بات گنی گئی ہے جو دوسری میں نہ شمار ہوئی تو اگر یہ مانیں کہ عدد سے حصر سمجھا جاتا ہے تو صحیح حدیثیں کہ ائمہ کے نزدیک سب مقبول ہیں متعدد جگہ ایک دوسرے کی نفی کریں گی اور بندہ ضعیف نے جتنی حدیثیں اس روش پر چلیں ان کو اپنے رسالہ البحث الفاحص

ے پھر میں نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کی تفسیر سورۂ رعد میں دیکھا جس کی عبارت یہ ہے پانچ کو ذکر فرمایا اگرچہ غیب غیر متناہی ہے یہ اس لئے عدد نفی زیادت نہیں کرتا

یا اس لئے کہ کفار ان کے جاننے کا اعتقاد کرتے تھے اور ان کے الفاظ سورۂ انعام میں یہ ہیں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ان کے علم کا اور عمدۃ القاری باب الایمان میں ہے کہا گیا ان پانچ میں انحصار کی وجہ کیا ہے باآنکہ وہ امور جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بہت ہیں جواب دیا گیا یا اس لئے کہ کفار رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان پانچ کے متعلق سوال کرتے تھے تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یا اس لئے کہ یقیناً وہ تمام امور انھیں پانچ کی طرف راجع ہیں تو سوچو اھ میں کہتا ہوں ان پانچ کے ماسوا سب انکی طرف عود کرنا اسے کوئی معنی نہیں کیونکہ لاشبہہ کنہ ذات وصفات حق تعالیٰ کو نہیں جانتا مگر وہی وہ ان پانچ میں سے کسی طرف رجوع نہیں کرتی اور گویا کہ انھوں نے اسی کی طرف اشارہ کیا اپنے قول فافہم سے تو سوچو یوں ہی علامہ قسطلانی کے قول میں کہ کفار ان پانچ کی معرفت کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان کا کہنا کہ ان کے جاننے کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے کھلی نظر ہے قیامت کی طرف نظر کرتے ہوئے کیونکہ درحقیقت انھیں اس پر ایمان نہ تھا کیونکہ وہ قطعاً اس پر ایمان ہی نہ رکھتے تھے چہ جائیکہ اس کی معرفت کا ادعا۔ جواب شافی وہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے اس ضعیف بندہ کو القا فرمایا جو عنقریب آتا ہے اھ منہ مدینہ

Marfat.com

مالم يجد فی الأخر فعلی تقدیر افادة العدد الحصر یلزم تنافی الاحادیث الصحیحة المقبولة کلها عند الائمة بوجوه شتی والعبد الضعیف قد جمع الاحادیث الماشیة علی هذا النسق فی رسالة سمیتها البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص فوجدها عادة من اثنین الی عشر وکل یذکر ما لیس فی صاحبه وقد نافت الخصائص المذکورة فیها علی ثلثین فاین الخمس واین الست ومن تتبع باب ثلث وباب اربع وباب خمس ونظائرها من الجامع الصغیر ومن ذیله ومن جمع الجوامع أیقن ان العدد لا یقضی بالحصر فی شئ من امثال هذا المقام ولعلك تقول هذا کله واضح ولکن لابد لتخصیصهن بالذکر من نکتة **اقول** وبالله التوفیق نعم نکتة وایة نکتة بدیعة جلیلة بدیعة جمیلة: ومن لطفها انها تقضی علی الوهابیة بعکس ما فهمته افهامهم الذلیلة: فاسمع لما الهم الله سبحانه وتعالی اعلم ان فی الغیوب کثرة عظیمة سوی هذه الخمس

لـه قوله اعلم الخ هذا من الاسرار الربانیه والحکم الالهیة والفیوضات الرحمانیة والاختصاصات الوهبیة ان رزق الله مؤلف هذا الکتاب الجلیل حکمة ذکر الخمس من دون ما فوتها من الغیبات واطلعه الله تعالی علی ما تختص من نکت الجلیلات ولله در ابن مالك اذ یقول فی طالعة تسهیلة واذا کانت العلوم عطایا الهیة ومنحا ربانیة فغیر غرابة ان یدخر للمتاخرین ما صعب فهمه علی کثیر من المتقدمین ام وحسب الواقف علی مثل هذه التحقیقات ان یتلو قوله تعالی ما یفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وقوله جل شانه وعز سلطانه

مطلب:۔ نکتة تخصیص ذکر الخمس

Marfat.com

عن طرق احادیث الخصائص میں جمع کیا تو انھیں پایا کہ دو سے دس تک گنتی ہے اور ہر ایک میں وہ بات مذکور ہے جو دوسری میں نہیں اور خصائص جو ان میں مذکور ہوئے تیس سے بھی بڑھ گئے تو کہاں پانچ اور کہاں چھ اور جو شخص جامع صغیر اور اس کے ذیل اور جمع الجوامع سے ثلث اور ربع اور خمس کے باب تفتیش کرے وہ یقین کرے گا کہ ایسی جگہ عدد کہیں حصر کا حکم نہیں کرتی اور شاید تو کہے کہ یہ سب تو ظاہر بات ہے مگر آخر خاص ان پانچ کے ذکر فرمانے میں کوئی نکتہ تو ہونا چاہیے اقول وباللہ التوفیق ہاں نکتہ ہے اور کیسا نکتہ بلند و بالا جلالت لو طرز خوش نما اور اس میں ایک لطف یہ ہے کہ وہابیہ جو اپنی ذلیل فہموں سے سمجھے یہ ان پر اس کے عکس کا حکم لگاتا ہے تو کان لگا کر سُن وہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے القا فرمایا جانئے کہ ان پانچ کے سوا غیب اور بہت کثرت سے ہیں یہاں تک کہ ان پانچ کے جملہ افراد سب مل کر بھی اور غیبوں کے ہزارویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے تو اللہ تعالیٰ غیب کا غیب ہے اور وہ ہر چیز پر شاہد ہے اور اس کی ہر صفت غیب ہے اور برزخ غیب ہے اور بہشت غیب ہے اور دوزخ غیب ہے اور حساب غیب ہے اور نامۂ اعمال غیب ہے اور قیامت کے میدان میں

ـــه تولا اعلم الخ یہ ربانی راز اور الٰہی حکمت اور ربانی فیوض اور وہبی خصوصیت کہ اللہ تعالےٰ نے نصیب کی اس جلالت والی کتاب کے مؤلف کو حکمت ذکر خمس کے ماسوا اس کے کہ اس سے بڑھ چڑھ کر ہیں غیوب سے اور مطلع فرمایا خاص خاص جلالت والے نکتوں پر اور اللہ کے لئے ہے خوبی ابن مالک کو کہ وہ کہتے ہیں اپنی طالعہ تسہیل میں اور جب کہ علوم الٰہی بخشش اور ربانی عطیہ ہیں تو کچھ نئی بات نہیں یہ کہ اللہ اٹھا رکھے متاخر کے لئے وہ کہ جس کا سمجھنا بہت سے متقدمین کے لئے دشوار ہوا اھ اور ان تحقیقوں پر واقف ہونے والے کو یہ آیت تلاوت کرنا چاہیے "وہ کشود کہ اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت سے فرمائے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں - نیز یہ آیت ←

Marfat.com

حتى ان مجموع افراد الخمس بجذ افيرها لا تبلغ جزء من عشر عشير معشاره ما سواها فالله تعالى غيب الغيب وهو على كل شئ شهيد وكل صفة من صفاته غيب والبرزخ غيب والجنة غيب والنار غيب والكتاب غيب والحشر غيب والنشر غيب والملائكة غيب وجنود ربك سواهم غيب الى غيوب لا يمكن لنا احصاء اجناسها فضلا عن افرادها ومعلوم ان كلها اوجلها اشد غيبة من اكثر الخمس وما ذكر الله تعالى فى هذه الآية منها شيأ وانما اتى بهذه فلم يحصها لزيادة تغلغلها فى الكمون والبطون بل ان الزمان كان زمان الكهان وكان الكفرة يدعون علوم الغيب بالرمل وبالتنجيم وبالقيافة وبالعيافة وبالزجر وبالطير وبالأزلام ؛ وبغير ذلك من هوساتهم المغشاة بالظلام ؛ وما كانوا يبحثون عما ذكرنا من علم الذات والصفات والمعاد والاملاك ؛ ولا لأدراكها طريق اصلا فى تلك الفنون الداعية الى الهلاك ؛ وانما كانوا يقولون عن الأمطار متى تكون اين تكون ؛ وعن الاجنة هل هى بنات ام بنون ؛ وعن المكاسب والمتاجر ؛ والرابح فيها والخاسر ؛ وعن قفول المسافر الى بيته ؛ اوموته

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم

اھ كتبه الفقير حمدان الجزائرى - مد نبيه حمد انيسه

هذا ثانى الحواشى التى تفضل بها على كتابى سعادة علامة المغرب مولينا حمدان حمد فعاله الحنان آمين والحمد لله رب العلمين اھ منه حفظه ربه تعالى

Marfat.com

جمع کیا جانا غیب ہے قبروں سے اٹھانا غیب ہے اور فرشتے غیب ہیں اور ان کے سوا تیرے رب کے لشکر غیب ہیں اور ان کے سوا اور غیب ہیں کہ جن کی جنسیں تک ہم نہیں گنا سکتے نہ کہ فردیں اور معلوم ہیں کہ یہ سب کے سب یا ان میں اکثر غیب ہونے میں ان پانچ سے بڑھ کر ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں ان میں سے کچھ ذکر نہیں فرمایا صرف یہی پانچ ذکر فرمائے تو انھیں اس علئے نہ گنایا کہ یہ غیبت وخفا کے اندر زیادہ داخل ہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ زمانہ کاہنوں کا تھا اور کافر علم غیب کا ادعا رکھتے تھے رمل سے، نجوم سے، قیافہ سے، عیافہ سے، زجر طیر سے اور بالسنوں سے اور ان کے سوا اپنی اور ہوسوں سے جو اندھیریوں سے ڈھانپی ہوئی تھیں اور وہ ان چیزوں سے جو ہم نے ذکر کیں مثلاً ذات و صفات الٰہی اور آخرت اور فرشتے کچھ بحث نہ رکھتے تھے اور نہ ان چیزوں کے جاننے کی ان بربادی کی طرف بلانے والے فنون میں کوئی راہ تھی وہ تو یہی بات بکا کرتے تھے کہ مینہ کب ہوگا کہاں ہوگا اور پیٹ کا بچہ لڑکی ہے یا لڑکا اور کسب اور تجارتوں کے حال اور یہ کہ ان میں کسے فائدہ ہوگا اور کسے نقصان اور یہ کہ مسافر اپنے گھر پلٹے گا یا وہیں پردیس میں مرجائے گا تو یہ چار چیزیں خاص ذکر کی گئیں بایں معنی کہ یہ چیزیں جن کا علم کا تم اپنے باطل فنون سے ادعا کرتے ہو ان کا علم تو اسی بادشاہ جلیل کے پاس ہے بے اس کے بتائے اس کی طرف کوئی راہ نہیں اور ان چار کے ساتھ علم قیامت کو بھی شامل فرمالیا کہ یہ بھی انھیں باتوں کے جنس سے تھی جن سے بحث کرتے تھے یعنی موت

یہ ہے اللہ کا فضل عطا فرماتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اھ

اسے تحریر کیا فقیر حمدان جزائری نے مدینہ حمدانیہ

یہ دوسرا وہ حاشیہ ہے جس سے میری کتاب پر کرم فرمایا علامہ مغرب مولانا حمدان نے کی تفضیلت

بخت رحمن ان کے کاموں کو سراہے الٰہی ایسا ہی کر اور ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لیے ہیں

اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ!

ثم فی غربته ؛ فخصت هذه الاربع بالذکر بمعنی ان التی
تدعون علمها بفنونکم الاباطیل ؛ فان علمها عند الملک
الجلیل ؛ لیس الیها من دون اعلامه تعالیٰ سبیل ؛ وضم الیها
علم الساعة لانها من جنس ما یبحثون عنها وهو الموت فهم
کانوا یخبرون عن موت احاد من الناس وا لساعة موت کل
من فی الارض وقد علم من عرف النجوم ان الکواکب علی زعم
ذلک الفن اشد دلالة علی الحوادث العامة من الخاصة وفی
خراب دار وهلاک رجل لیست عندهم ضوابط تقطع بها
بزعمهم ایضا فان انظار الکواکب واتصالاتها واوضاعها
ودلالاتها ربما تتعارض فی الامور الجزئیة بل قلما یوجد
بیت من بیوت زائجة ولادة او تحویل عام فی عمر احد
والکواکب الذی فیه وهو ناظر الیه خالیا عن تعارض القوة
والضعف فان کان له وجه الی الشر فوجه اخر الی الخیر وهم
انما یخمنون ویرجحون ؛ وبما یقع عندهم الغلبة یحکمون ؛

له وقد حکمت المحاسبات ان لو بقیت الدنیا لیقعن القرآن الاعظم بین العلویین بعد خمسمائة وثمان واربعین سنة من تاریخنا هذا الثالث والعشرین من ذی القعدة سنة الف وثمانمائة واحدی وسبعین من الهجرة تریب نصف اللیل فی الدرجة الثالثة من الحمل کل ذلک بالوسطی فلئن بقیت الدنیا لم یبعد ان تقوم الساعة فی المحرم الذی یلیه او الذی قبله من عامه لان حکم القران یبتدئ فی هذین اذا بقی الفصل بینهما حج وینتهی اذا صار بعد القران طح والله تعالیٰ اعلم اه منه حفظه ربه تعالیٰ مد نبیه ثم عنّ لی احتمال ان یکون راس تلک المائة زمن ظهور سیدنا الامام الموعود رضی الله تعالیٰ عنه وترجح ذلک عندی بما رائت للسان الحقائق سید المکاشفین سیدنا الامام الاجل الشیخ الاکبر رضی الله تعالیٰ

Marfat.com

تو اکا دکا آدمیوں کی موت سے بحث کرتے تھے اور قیامت تمام اہلِ زمین کی موت ہے اور بے شک جو فن نجوم جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ اس فن کے زعم پر ستاروں کی دلالت عام حادثوں کی بہ نسبت خاص کے بہت زائد ہے اور کسی ایک گھر کی خرابی یا ایک شخص کے موت کے لئے ان کے پاس کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر وہ اپنے زعم میں بھی یقین کر سکیں اس واسطے کہ ستاروں کی نظریں اور جوگ اور باہمی نسبتیں اور دلالتیں جزئی باتوں میں اکثر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہیں بلکہ کسی کے زائچہ پیدائش یا عمر کے زائچہ سال میں کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جو ستارہ کسی گھر میں ہو یا اس کی طرف دیکھ رہا ہو وہ قوت وضعف کی باہم مزاحمت سے خالی ہو تو اگر ایک طرف سے بدی پر دلالت کرتا ہے تو دوسری جانب سے بھلائی پر اور وہ بس اٹکل دوڑاتے ہیں اور ایک جانب کو ترجیح دیتے ہیں اور جدھر کا پلہ ان کے نزدیک جھکتا ہے اس پر حکم لگا دیتے ہیں مگر عالم میں انقلاب عام کے لئے ان کے یہاں ایک قاعدہ قرار پایا ہوا استمراری ہے اور وہ قران اعظم ہے یعنی دونوں اونچے ستاروں زحل و مشتری کا تینوں بروج آتشی حمل اسد قوس سے کسی کے اول میں جمع ہونا جیسا کہ زمانۂ طوفان نوح علیہ الصلاۃ والسلام میں تھا اور معلوم ہے کہ حساب[1] سے آنے والے قران بھی یوں ہی معلوم ہو سکتے ہیں جیسے گذرے ہوئے اور یہ کہ وہ کتنے برس

---

[1] قد حکمت المحاسبات الخ اور حسابات کی رو سے یقینی ہو کہ اگر دنیا باقی رہی تو علویین کا قران اعظم ضرور واقع ہوگا بعد ۲۸۵۴ھ کے ہماری اس تاریخ سے بنا ریخ ۲۳ ذی القعدہ ۱۳۱۷ھ کو آدھی رات کے قریب حمل کے تیسرے درجہ میں اور یہ سب کچھ اوسط میں ہوگا تو دنیا اگر باقی رہی تو یہ بات دور نہیں کہ قیامت قائم ہو اس محرم میں جو اس ذی قعدہ کے پاس ہے یا اس میں کہ جو اس سے پہلے ہے اسی سال کیونکہ قران کی ابتدا انھیں دنوں میں ہو جب کہ فاصلہ ع کا باقی رہے اور انتہا اس کے بعد قران جب ہوگی کہ ط ہو جائے واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ مدینہ

اما الانقلاب العام فی العالم فله عندهم ضابطة مستقرة مستمرة
وهو القران الاعظم اعنی اجتماع العلویین زحل والمشتری فی
اوائل احد من البروج الثلاثة الناریة الحمل والاسد
والقوس کما کان ذلک فی زمن طوفان نوح علیه الصلاة
والسلام ومعلوم ان الحساب ینبئ عن القرانات الآتیة
کالماضیة وانها بعد کم سنة تکون وکیف تکون وفی ایة
درجة بل دقیقة من ای برج یکون وماجهته وکم بقاؤه
وهل یکون کاسفا ام کاشفا الی غیر ذلک فان النجوم مسخرات
بحساب قدیم ذلک تقدیر العزیز العلیم فوبخوا بذکر الساعة
ان لو کان لعلومکم هذه حقیقة کما تزعمون لکان علمکم
بالساعة اسرع من علمکم بموت فلان لکنکم لا تعلمون
ان انتم الا تخرصون فهذه والله اعلم نکتة تخصیص الذکر

عنه فی کتابه الدر المکنون والجواهر المصئون من قوله ؎

اذا دار الزمان علی حروف ببسم الله فالمهدی قاما
و یخرج بالحطیم عقیب صوم الا فاقراء لا من عندی سلاما

اما ما فی الحدیث ان عمر الدنیا سبعة الاف سنة انا فی آخرها
الفا رواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی دلائل النبوة عن الضحاک بن زمل الجهنی
رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها عزوجل ان یؤخرهم نصف یوم رواہ الامام احمد وابو
داؤد ونعیم بن حماد والحاکم والبیهقی فی البعث وایضاء بسند جید عن سعد بن ابی وقاص
رضی الله تعالیٰ عنه وفیه قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسائة سنة وللبیهقی فی البعث
عن ابی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال الله لا تعجز هذه الامة من نصف یوم اقول لا یبعدان
مترجی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امهال نصف فیمنحه ربه یوما کاملا اوماشاء من زیادة
بینها قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاف من

Marfat.com

کے بعد ہوگا اور کیا ہوگا اور یہ کہ کس برج کے کس درجہ بلکہ کس دقیقہ میں ہوگا اور کس طرف ہوگا اور کتنے دنوں رہے گا اور ایک ستارہ دوسرے کو چھپا لے گا یا کھلا رہے گا اور ان کے سوا اور باتیں اس لئے کہ ستارے تو ایک مضبوط حساب کے باندھے ہوتے ہیں یہ زبردست جاننے والے کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے تو قیامت کے ذکر سے ان پر توبیخ کنی فرمائی گئی کہ تمھارے ان علموں کی اگر کچھ حقیقت ہوتی جیساکہ تمھارا خیال ہے تو کسی ایک شخص کی موت جاننے سے قیامت کا علم تمھیں زیادہ جلد آجاتا مگر تم نہیں جانتے تم نو یوں ہی اٹکل دوڑاتے جاتے ہو تو ان پانچ چیزوں کے خاص ذکر کا

پھر مجھے پیش آیا یہ احتمال کہ اس صدی کا آخر زمانہ ظہور رسیدنا امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو اور یہ میرے نزدیک مرجح ہے کہ میں نے لسان الحقائق سید المکاشفین امام اجل شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب الدر المکنون والجواہر المصئون میں ان کا ارشاد دیکھا جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حروف پر ہوگا تو امام مہدی قائم ہوں گے اور حطیم میں بعد روزہ کے نکلیں گے

تو میری جانب سے انھیں سلام عرض کرنا

لیکن جو حدیث میں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے میں پچھلے ہزار میں ہوں اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ ضحاک ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا حضور کا ارشاد ہے میں بلاشبہہ اسکی امید رکھتا ہوں کہ میری امت محروم نہ ہوگی اپنے رب کے پاس اس سے کہ انھیں آدھے دن کی تاخیر عطا فرمادے اسے روایت کیا امام احمد اور ابو داؤد اور نعیم بن حماد اور حاتم اور بیہقی نے بعث میں اور ضیاء نے بہ سند جید سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی میں ہے کہ سعد سے کہا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے پانچ سو برس اور بعث میں بیہقی کی روایت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہرگز نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے آدھے دن سے میں کہتا ہوں کچھ دور نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدھے دن کی مہلت چاہی ہو اور ان کے رب نے انھیں پورا دن یا جو اضافہ چاہا عنایت فرمایا ہو جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا یہاں تمھیں ہرگز کفایت نہ کریگا کہ تمھاری مدد کرے تمھارا رب تین ہزار اتارے ہوئے ملائکہ سے تو انکے رب عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم صبر اور پرہیزگاری کرو تو مدد کرے گا تمھاری تمھارا رب پانچ ہزار ملائکہ سے تو یقیناً حضور کے لئے اضافہ فرمایا۔ وللہ الحمد اھ منہ جدیدہ

لہ لما اتی الخ جب تخصیص بر آئے تو ضمیر مصدر کی طرف پھیر دی ۱۲ منہ مکیہ

Marfat.com

ولله الحمد علی تسدید الفکر؛ اتقن هذا فانه من فیوض هذا البیت الکریم ؛ وسانح الوقت بعون النبی الرحیم؛ علیه وعلی اله الصلاة والتسلیم؛ **ثالثا** نعم قال النبی صلے الله تعالیٰ علیہ وسلم خمس لا یعلمهن الا الله وقال الله عزوجل قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله فخصص الرسول وعمم الاله وانا بکل مؤمنون فان الخصوص لا ینفی العموم فلا یعلم الخمس الا الله ولا یعلم غیرها من الغیوب التی هی اعلیٰ واشرف وادق والطف منها الا الله **اقول** بل لا یعلم شیأ الا الله بل لا وجود حقیقیا الا الله وقد جعل النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم اصدق کلمة قالها العرب قول لبید الا کل شی ماخلا الله باطل وقد تقرر عندنا ان کلمة لا اله الا الله معناها عند العامة لا معبود الا الله وعند الخاصة لا مقصود الا الله و عند الاخصین لا مشهود الا الله وعند المنتهین لا موجود الا الله والکل حق ومدار الایمان علی الاول ومناط الصلاح الثانی وتمام السلوک بالثالث وملاک الوصول هو الرابع رزقنا الله من جمیعها حظا وافیا بمنه وکرمه امین وقد انشد سوادؔ بن قارب رضی الله تعالیٰ عنہ النبی صلے الله تعالیٰ علیه وسلم

مطلب۔ حصر العلم فی الله و توجیه النفی عن عباد الله وکن الکل ما یصح ان یظهر عبادہ

مطلب۔ لا موجود الا الله

الملائکة منزلین فقال ربه عزوجل بل ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة الاف من الملائکة مسومین فزادہ الفین ولله الحمد

اھ منه حفظه

لہ لما اتی علی الخصوص ارجع الضمیر الیٰ المفرد ۱۲ منه مکیه

Marfat.com

یہ نکتہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور درستی فکر پر اللہ ہی کے لئے حمد ہے اسے منوب مضبوطی سے سمجھ لو کہ یہ اس کرم والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے فیضوں سے ہے اور نبی رحیم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم کی مدد سے اس وقت تازہ ذہن میں آنے والا ثالثاً ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اللہ عزوجل نے فرمایا تم فرمادو کہ آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوا اللہ کے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام حکم فرمایا اور ہم سب پر ایمان لاتے اس لئے کہ خاص عام کی نفی نہیں کرتا تو ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور اس کے سوا اور غیب جو ان سے علو و شرف و دقت و لطافت میں زائد ہیں انھیں بھی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اقول بلکہ کوئی کچھ نہیں جانتا سوا اللہ کے بلکہ حقیقی وجود کسی کے لئے نہیں سوا اللہ کے اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا لبید کے اس قول کو فرمایا سن لو ہر شے بے حقیقت ہے سوا اللہ کے اور ہمارے یہاں قرار پاچکا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے معنی عام لوگوں کے نزدیک تو یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور خواص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مقصود نہیں اور خاص الخاص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا اور جو نہایت کو پہنچ گئے ان کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور یہ سب معنی حق ہیں اور ایمان کا مدار پہلے پر ہے اور صلاح کا مدار دوسرے پر اور سلوک کا تمام تیسرے پر اور وصول الی اللہ کا مدار چوتھے پر اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب معنی میں سے پورا حظ عطا فرمائے اپنے احسان و کرم سے آمین۔

اور بے شک سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بے شک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں اور بے شک آپ اے طیب طاہر آباء واجداد کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ سے قریب ہیں۔ آپ میرے سفارشی بن جائیے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

Marfat.com

فأشهد ان الله لا شيئ غيره | وانك مامون على كل غائب
وانك ادنى المرسلين شفاعة | الى الله يا ابن الأكرمين الأطائب
فكن لى شفيعا يوم لا ذو شفاعة | سواك بمغن عن سواد بن قارب

هكذا روينا فى المسند وان كانت الرواية الاخرى لا رب غيره
أقول فاولا نفى الوجود عن كل شى سوى الله تعالىٰ وثانيا اثبت علم المغيبات لنبينا صلے الله تعالىٰ عليه وسلم حيث جعله امينا على جميع الغيوب والجاهل عن شئ لا يكون امينا عليه وثالثا آمن بان نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قد اعطى الشفاعة كما قال صلے الله تعالىٰ عليه وسلم فى حديث مسلم واعطيت الشفاعة لا كما قالت الوهابية انه لم يعطها بعد وانما يؤذن له فيها يوم القيمة قصدوا بذلك ان لا يستغاث به صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الآن لانه لا يقدر الان على الشفاعة ونبذوا قوله تعالىٰ واستغفر لذنبك وللمومنين والمؤمنت وقوله تعالىٰ ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون ورابعا امن بانه صلے الله تعالىٰ عليه وسلم هو اقرب شفاعة لا كما قال كبير الوهابية انه تعالىٰ اذا اراد الأحتيال لمغفرة النادم التائب لا شفاعة عنده الا له لا لمن اذنب ولم يتب فانه يقيم من شاء شفيعا له من دون تخصيص وخامسا استغاث به صلے الله تعالىٰ عليه وسلم ردا على الوهابية وسادسا ترقى عن اقربية شفاعته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فحصر الشفاعة فيه وهو الحق

Marfat.com

مسند امام احمد میں ہم کو یونہی روایت آئی (کہ اللہ کے سوا کوئی شے نہیں) اگرچہ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں **قول** تو سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **اول** اللہ کے سوا ہر چیز سے وجود کی نفی فرمائی **دوم** ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیبوں کا علم ثابت کیا کہ حضور کو تمام غیبوں پر امین بنایا اور جو کسی چیز کو نہ جانتا ہو اس پر امین کیا ہوگا **سوم** اس پر ایمان لائے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت عطا ہو چکی جیسے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح مسلم میں فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی نہ جیسے وہابیہ کہتے ہیں کہ حضور کو ابھی شفاعت نہیں دی گئی حضور کو قیامت ہی کے دن اس کا اذن ملے گا وہ اس سے یہ قصد رکھتے ہیں کہ دنیا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد نہ کی جائے کہ وہ ابھی شفاعت پر قادر نہیں اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اپنے خاص علاقہ والوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش چاہو اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہو کر خدا سے معافی چاہیں اور معافی مانگیں ان کے لئے رسول تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ان آیتوں کو وہابیوں نے ایسا پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں **چہارم** اس پر ایمان لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے نہ وہ جیسا کہ وہابیہ کا پیشوا اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں) کہتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی پشیمان توبہ کرنے والے کی بخشش کے لئے حیلہ کرنا چاہے گا تو جسے چاہے گا اس کا شفیع کردے گا کسی کی خصوصیت نہیں اور پشیمان توبہ کرنیوالے کی قید اس واسطے ذکر کی کہ دہلوی مذکور کے نزدیک شفاعت ایسے ہی شخص کی ہوگی نہ اس گنہگار کی جس نے توبہ کی **پنجم** سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہابیہ پر رد فرمانے کیلئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی **ششم** پہلے جو یہ کہا تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے اس سے ترقی کر کے شفاعت کو حضور ہی میں منحصر کر دیا اور یہی حق ہے رہے اور سب شفاعت کرنیوالے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور اللہ عزوجل کے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیاء کی شفاعت کا میں مالک ہوں اور کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا **ہفتم** انھوں نے ثابت کیا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں

Marfat.com

اما سائر الشفعاء فیشفعون عنده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا یشفع عند الله تعالیٰ الا هو کما قال صلی الله علیه وسلم وانا صاحب شفاعتهم ولا فخر وسابعا اثبت له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاغناء عن المتوسلین به رد علی کبیر الوهابیة الذی زعم انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یغنی عن بنته فضلا عن غیرها فانظر الی عظم نفع هذه الکلمات الیسیرة من ذلک الصحابی الکریم رضی الله تعالیٰ عنه وقد نطق الحدیث انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقره علی جمیع ذلک هذا وقال الله تعالیٰ یوم یجمع الله الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اقول فتکلموا علی اصل الحقیقة ونفوا عنهم العلم رأسا لان الظل اذا قابل الأصل لم تبق له دعوی وقالت الملئکة سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا فتکلمت عن الحقیقة العطائیة فاتت بالثنیا فکان الأنبیاء اکثر ادبا واعظم اجلالا منها علی جمیعهم الصلاة والسلام هی ایضا تذکرت فرجعت وحصرت فقالت انک انت العلیم الحکیم ای لا علم الا لک وبالجملة فالکل لله وما یعلم احد الا بالله فیرجع الامر الی ما حقق الأئمة الأمجاد ان المنفی هو الاستقلال والاستبداد ونقل بعض اصحابنا عن الروض النضیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما نصه اما قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا هو فمفسر بانه لا یعلمها احد بذاته الا هو لکن قد تعلم باعلام الله فان ثمه من یعلمها وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعة علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام

حضور نہیں ہو آئیں گے اس میں پیشوائے وہابیہ (اسمٰعیل دہلوی) کا رد فرمایا جو یہ بک گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے بھی کام نہ آئیں گے پھر اوروں کی کیا گنتی تو ان عزت والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان تھوڑے سے الفاظ کا عظیم نفع دیکھو اور بے شک حدیث ناطق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ سب باتیں برقرار رکھیں یہ سمجھ لو اور اللہ عزوجل فرماتا ہے جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو ان سے فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں اقول توانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے اصل حقیقت پر کلام کیا اور اپنے سے علم سے بالکل نفی فرمائی اس لئے کہ سایہ جب اصل کے سامنے آتا ہے تو اسے کوئی دعویٰ نہیں رہتا اور ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تیری ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا تو ملائکہ نے حقیقت عطائی پر کلام کیا تو وہ استثنا لائے توانبیاء ملائکہ سے ادب میں زائد اور تعظیم میں بڑھ کر ہوتے ان سب پر درود وسلام پھر ملائکہ کو بھی یاد آیا تو وہ پلٹے اور حصر کر دیا کہ بے شک وہی ہے علم والا حکمت والا یعنی تیرے سوا کسی کو علم نہیں اور خلاصہ یہ کہ سب اللہ ہی کے واسطے ہے اور کوئی بے عطائے الٰہی کچھ نہیں جانتا تو بات اسی طرف پلٹے گی جو ائمہ کرام نے تحقیق فرمادی کہ نفی[1] اس کی ہے کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی جانے اور ہمارے بعض اصحاب نے روض النضیر شرح جامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر سے نقل کیا کہ فرماتے ہیں رہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اس کے، اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ کو خود بخود کوئی نہیں جانتا سوا اس کے لیکن کبھی خدا کے بتائے سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہاں ان کے جاننے والے موجود ہیں اور ہم نے ان کا علم کئی شخصوں کے پاس پایا جیسا کہ ہم نے ایک گروہ کو دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کہ کب انتقال کریں گے اور پیٹ کے بچہ کو عورت کے

---

[1] ومن علم الخ جس نے جانا اور دیکھا جو آگے گزرا پہلی نظر میں پھر تناقض کا الزام روشن آیتوں پر دیا تو اس نے غفلت کی اور ٹھوکر کھائی ہم اللہ سے طالب ہیں کہ بخش دے کل وہ چیز جو گزری اور آئندہ آئے گی اھ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

حال حمل المرأة وقبله اھ **قلت** وفی شرح الصدور للامام السیوطی
وبہجة الأسرار للامام الأجل نور الدین ابی الحسن علی اللخمی
الشطنوفی وروض الریاحین وخلاصة المفاخر للامام الأسعد
عبد الله الیافعی الشافعی وغیرھا من کتب القوم روایات کثیرة
من ھذا الباب عن الأولیاء الکرام لا ینکرھا الا من حرم لاحرمنا الله
برکاتھم وکذالک نص الامام ابن حجر المکی فی شرح الھمزیة
بعطاء علم الغیوب من الخمس حیث قال ان علم الانبیاء
والأولیاء انما ھو باعلام الله تعالٰی لھم وعلمنا بذلک انما ھو
باعلامھم وھذا غیر علم الله تعالٰی الذی تفرد بہ وھو صفة
من صفاتہ القدیمة الأزلیة الدائمة الأبدیة المنزھة
عن التغیر وسمات الحدوث والنقص والمشارکة والانقسام
الی قولہ فلا ینافی ذلک اطلاع الله تعالٰی لبعض خواصہ علی کثیر
من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیھن صلی الله تعالٰی
علیہ وسلم خمس لا یعلمھن الا الله اھ ولذا قال الشیخ
المحقق عبد الحق المحدث دھلوی قدس سرہ فی شرح المشکوٰة
تحت حدیث خمس لا یعلمھن الا الله المعنٰی انما لا یعلمھا

لہ ومن علم ا دنظرة ما سبق وصرة فی اول نظرة ثم الزم التناقض فی الای الخرة فقد غفل وعثرة فسأل الله ان یغفر لنا جمیعا ساعبی وما عثرة
اھ منہ حفظہ ربہ مد بنیہ

لہ ولفظ اللمعات المراد لا تعلم بدون تعلیم الله تعالٰی اھ وقال الامام القسطلانی فی الارشاد من سورة الانعام وینزل الغیث فلا یعلم وقت انزالہ من غیر تقدیم ولا تاخیر وفی بلد لا یجاوزبہ الا ھو لکن اذا امر بہ علمتہ ملائکتہ الموکلون بہ ومن شاء الله من خلقہ ویعلم مافی الارحام لا احد

زمانہ حمل ہی جان لیا اور اس سے پہلے انتہی میں کہتا ہوں اور امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور اور امام اجل نور الدین ابی الحسن علی لخمی شنطونی کی بہجۃ الاسرار اور امام اسعد عبداللہ یافعی کی روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر اور ان کے سوا اولیاء کرام کی اور کتابوں میں اولیائے کرام سے اس باب میں بہت روایات ہیں جن کا انکار نہ کرے گا مگر محروم اللہ ہمیں انکی برکتوں سے محروم نہ فرمائے اور اسی طرح امام ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں ان پانچ میں سے علم غیب عطا ہونے کی تصریح فرمائی جہاں فرماتے ہیں انبیا اور اولیا کا علم اللہ کے بتانے ہی سے ہے اور ہم جو کچھ ان میں سے جانتے ہیں وہ انبیاء و اولیاء کے بتائے ہی سے ہے اور یہ وہ علم الٰہی نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں میں سے ہے جو قدیم ازلی دائم ابدی ہیں بدلنے اور حدوث ونقصان کی علامتوں اور ساجھے اور بانٹے سے منزہ ہیں یہاں تک فرمایا کہ اس کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بعض خاص بندوں کو غیبوں کا علم دینا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کی نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا انتہی اور اسی لئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے کہ پانچ چیزیں ہیں جنھیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یوں فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ

لے اللمعات الخ اور الفاظ لمعات کے یہ ہیں مراد یہ ہے کہ تم نہیں جانتے بغیر تعلیم الٰہی اھ امام قسطلانی نے ارشاد الساری کی تفسیر سورہ انعام میں فرمایا۔ اتارتا ہے پانی تو نہیں جانتا اس کے اتارنے کا وقت بغیر تقدم و تاخر کے اور کس شہر میں کہ اس سے تجاوز نہ کرے مگر وہی اللہ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو اس کے ملائکہ موکلین نے جان لیا اور اسے جسے اللہ نے چاہا اپنی مخلوق سے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے نہ اس کے سوا کوئی۔ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو ملائکہ نے جان لیا اور جسے اللہ نے اپنی مخلوق سے چاہا جان لیا اور یہ استدراک مستفاد ہے قول الٰہی "الا من ارتضی من رسول" سے اور ولی رسول کے تابع ہے اسی سے لیتا ہے اھ ملتقطاً تو بلاشبہ تصریح فرمادی تعلیم الٰہی جاری ہونے کی نہ مشیت الٰہی ان پانچ میں بھی اور یہ ظاہر تر ہے اس سے کہ ظاہر کیا جائے لیکن اللہ کی پناہ نگاہ نہ ہونے سے چشمہ مدینہ

Marfat.com

احد بحسب عقله من دون تعلیم اللہ تعالیٰ لانها من الغیوب التی لا تعلم الا باعلامه عزوعلا اھ وھذا الامام الاجل البدر محمود العینی قائلا فی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ما نصه

سواء لکن اذا امر علمه الملائکة ومن شاء اللہ من خلقه والاستدراک مستند من قوله تعالیٰ الا من ارتضیٰ من رسول والولی تابع للرسول یاخذ عنه اھ بالتقاط فقد صرح بجریان الاعلام فیما شاء اللہ تعالیٰ من ھذہ الخمس ایضا وھو اظھر من ان یظھر ولکن معاذ اللہ من طمس البصر اھ منه مدنیه۔

ل اکن لك قال الشهاب فی عنایة القاضی عندہ مفاتح الغیب وجه اختصاصها به تعالیٰ انه لا یعلمها کما ھی ابتداء الا ھو اھ الحمد للہ لا حاجة بنا الی الاستکثار فقد قال السید المدنی فی الرسالة المنسوبة الیه التی اتت بها الوهابیة فی ص۲ ما نصه ننقل لك ھھنا نصوصا عن بعض الائمة الاعلام تحقیقا للمقام فنقول قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ قوله تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعة الآیة ھذہ مفاتیح الغیب التی استاثر اللہ تعالیٰ بعلمها فلا یعلمها احد الا بعد اعطائه تعالیٰ بها اھ نوضح للہ الحمد وضوح الشمس فی رابعة النهار ان معنی لا یعلمهن الا اللہ اختصاص علم الخمس به عزوجل من دون اعلام فلا یعلمها غیرہ الا باعلامه عزوجل وھذا ھو مدعا قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا الحمد للہ جاء النصر وتم الامر وظھر امر اللہ وھم کرھون ۱۲ منه حفظه ربه جدیدۃ

۲ ونقله ایضا القاری فی المرقاۃ تحت حدیث جبرئیل علیه الصلاۃ والسلام وکذا القسطلانی فی الارشاد ۱۲ منه جدیدۃ

۳ ھولاء اکابر جلة العلماء العظام من الحنفیة الشافعیة والمالکیة کالامام العینی والامام القرطبی والامام الشطنوفی والامام الیافعی والامام ابن کثیر والامام السیوطی والامام القسطلانی والامام ابن حجر والعلامة القاری والعلامة الشنوانی والشیخ البیجوری والشیخ عبد الحق والشهاب الخفاجی

Marfat.com

ان پانچ چیزوں کو بے خدا کے بتائے اپنی عقل سے کوئی نہیں جانتا اس لئے کہ یہ پانچوں
ان غیبوں میں سے ہیں جو بے اللہ عزوجل کے بتائے معلوم نہیں ہوتے[2] اور یہی امام اجل
بدرالدین محمود عینی[3] کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا۔

---

[1] ایسا ہی کہا علامہ شہاب الدین خفاجی نے عنایت القاضی میں "عندہ مفاتیح الغیب"
اس کی تخصیص کی وجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہے کہ نہیں جانتا انھیں کوئی سب سے پہلے جیسی کہ حقیقت میں
وہ ہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ اھ الحمد للہ ہمیں کوئی حاجت تکثیر کی نہیں سید مدنی ہی نے اس رسالہ میں جو ان کی
طرف منسوب ہے وہابیہ اسے رسالے ص۲۰ میں کہا جس کی عبارت یہ ہے، ہم نقل کرتے ہیں یہاں تصریحات
بعض ائمہ اعلام سے تحقیق مقام کے لئے تو ہم کہتے ہیں حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا قولہ تعالیٰ
ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ الآیہ یہ غیب کی کنجیاں وہ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے لئے خاص کرلیا تو انھیں
کوئی نہیں جانتا مگر بعد تعلیم الٰہی اھ تو واضح ہوگیا اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے مثل واضح ہونے آفتاب
کے دوپہر کے وقت کہ معنی لا یعلمہن الا اللہ کے خاص ہونا علم خمس کا ہے ساتھ رب العزت کے
بغیر اس کے بتائے، پس نہیں جانتا اس کے سوا کوئی مگر اس کے بتائے سے اور یہی ہمارا مدعا ہے
لکھو حق آیا باطل فنا ہوا اور یقیناً باطل فانی تھا اللہ ہی کے لئے حمد کیا۔ آئی مدد اور کام تمام
ہوا اور امر الٰہی ظاہر ہوا، حالانکہ وہ جانتے تھے ۱۲ منہ حفظ ربہ حدیدہ

[2] علامہ قاری نے مرقاۃ میں زیر حدیث جبریل علیہ السلام اسے نقل کیا اور یوں ہی
علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ۱۲ منہ جدیدہ

[3] یہ بڑے جلیل القدر علماء عظام حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ مانند امام عینی و امام قرطبی
و امام شطنوفی و امام یافعی و امام ابن کثیر و امام سیوطی و امام قسطلانی و امام ابن حجر و
علامہ قاری و علامہ شنوانی و شیخ بیجوری و شیخ عبد الحق دہلوی و شہاب خفاجی
وغیرہم اور آپ خود اے سید صاحب اور ہر وہ جس نے سیرت و
مناقب اولیاء میں تصنیف کی اور تمام مصنفین صوفیائے کرام اور ان کے معتقدین علمائے عاملین وارکین
دین ہیں تو تم نے سب کی طرف نسبت کردیا کہ وہ سب بوجہ اپنی مخالفت کے واسطے اس چیز کے
جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے سمجھا تھا عظیم خطا پر ہیں اور انھوں نے قطعی دین کی
مخالفت کی کیونکہ انھوں نے چھوڑ دیا وہ حق وصواب جس میں نہ شک تھا نہ ارتیاب یہ سخت خطرناک اور

Marfat.com

قال القرطبی لا مطمع لاحد فی ھذہ الأمور الخمسة لهذا الحدیث وقد فسر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قولہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب بھذہ الخمس قال فمن ادعی علم شئ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ اھ فانظر کیف قصر التکذیب علی من لم یسندہ الی عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد افاد بالعلی ندائہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعلمہا ویعلمہا من یشاء من الاولیاء لاجرم ان نص العلامۃ ابراھیم البیجوری فی شرح البردۃ انہ لم یخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان علمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور ای الخمس

قلت بل ھذہ کما بینا من اظھر الغیوب فالذی علمہ

وغیرھم وانت نفسک یا سید وکل من صنف فی سیر الاولیاء ومناقبھم والمصنفین من الصوفیۃ الکرام عن آخرھم والمحققین فیھم من العلماء العاملین واساطین الذین تنسبتھم جمیعا بمخالفتھم لما فھم[عہ] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من القرآن الکریم علی خطاء عظیم وانھم خالفوا القطعی فی الدین اذنا بھذا[عہ] الحق والصواب الذی لیس فیہ ولاشک[ولہ] ارتیاب مخاطرۃ عظیمۃ وجراۃ جسیمۃ وخطأ کبیر وظن فی شباب وما تقول انت فی نفسک یا رفیع القباب ثم تعبیرھم[سہ] بشرذمۃ قلیلۃ من المتأخرین[ئہ] وبعض الصوفیۃ مکابرۃ للحس وتلبیس للحق بل ھم الجم الغفیر والسواد الکثیر وغیرھم ولم یردوا علیھم کلمھم الی انھم ولا عبرۃ بمن فی قلبہ مرض ولہ ثلمۃ دینہ فرض کالمعتزلۃ والرافضۃ والوھابیۃ خذلھم اللہ تعالیٰ اومن زلت قدمہ وطغی قلمہ نسأل اللہ العفو والعافیۃ اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

• عہ ص۵ من رسالتھم ۱۲ عہ ص۳۰ من رسالتھم ۱۲ - لہ ص۳۱ من رسالتھم

اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان پانچ غیبوں کے جاننے میں کسی کے لئے طمع کی جگہ نہیں اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ کو کہ اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان پانچ سے تفسیر فرمایا تو جو کوئی ان پانچ میں سے کسی کا دعویٰ کرے اور اس علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے نہ بتائے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے انتہی تو دیکھو صرف اسے جھوٹا بتایا جو ان پانچ کا علم اپنے لئے بغیر واسطہ عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے تو نہایت بلند آواز سے پکار کر یہ فائدہ بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچ غیبوں کو جانتے ہیں اور اولیاء میں سے جسے چاہیں بتا دیتے ہیں ناگزیر علامہ ابراہیم بیجوری نے شرح بردہ شریف میں تصریح فرمادی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ پانچوں غیب بتائے انتہیٰ **اقول** یہ پانچ تو جیسا ہم بیان کر آئے نہایت کھلے ہوئے غیبوں میں سے ہیں جن کا شمار وہی جانے جس نے بتایا اور جن کو بتایا جل جلالہ وصلی اللہ علیہ و بارک وسلم کیا ان ظاہر باتوں میں جو باڑھ کے کنارے رکھی ہوئی ہیں ان سے بخل کرے گا اور مضمون کو شنوانی نے جمع النہایۃ میں بطور حدیث کے بیان کیا کہ بے شک مروی ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہاں تک کہ حضور کو ہر شے پر اطلاع بخشی انتہیٰ میں کہتا ہوں اور بے شک ہم وہ آیتیں

بھاری جرأت اور بڑی خطا اور ہلاکت والا گمان ہے اور تم کیا کہتے ہو خود اپنے لئے ایسے بند گنبد والے پھر انھیں شرذمہ قلیلہ متاخرین اور بعض صوفیا سے تعبیر[۵] کرنا حاشا بصر سے ہٹ دھرمی اور حق کی تلبیس ہے بلکہ وہ ایک جم غفیر اور سواد اعظم وغیرہ ہیں اور ان کے کلمات طیبات کا کسی نے رد نہ کیا اور جس کے دل میں دین میں رخنہ[۵] ڈالنا اس کی غرض ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں جیسے معتزلہ و روافض و وہابیہ اللہ انھیں رسوا کرے یا وہ جس کا قدم ڈگمگایا قلم حد سے بڑھا، اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں ۱۲ منہ حفظہ ربہ جدیدہ   [۵] ان کا رسالہ دیکھو، عمہ صہ ۱۳ ان کا رسالہ دیکھو

سہ صہ ۱۳ ان کا رسالہ دیکھو

من ابطن الغيوب ما لا يحصيه الا من علّم ومن علّم جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وبارك وسلم هل يضنّ عنه بهذه الظواهر الواقعة على طرف الثمام وساقه الشنوانى فى جمع النهاية مساق الحديث فقال قد ورد ان الله تعالى لم يخرج النبى صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اطلعه على كل شئ اھ قلت وقد تلونا الآيات الناصة بذلك وصحاح الاحاديث المصرحة بما هنالك ؛ ونقل فيه ايضا عن بعض المفسرين ما نصه لا يعلم هذه الخمس علما لدنيا ذاتيا بلا واسطة الا الله تعالى اما بواسطة فلا تختص به تعالى اھ قلت بل اذن تختص بغيره تعالى لاستحالة الواسطة فى علمه عز وعلا ؛ وفى كتاب الابريز عن شيخه سيدى عبد العزيز قدس سره العزيز هو صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخفى عليه شئ من الخمس المذكورة فى الاية الشريفة وكيف يخفى عليه ذلك والاقطاب السبعة من امته الشريفة يعلمونها وهم دون الغوث فكيف بالغوث فكيف بسيد الاولين والآخرين الذى هو سبب كل شئ اھ قلت واراد بالاقطاب السبعة البدلاء وهم فوق الابدال السبعين ودون الامامين الوزيرين وايضا فيه رضى الله تعالى عنه قال كيف يختفى امر الخمس عليه صلى الله تعالى عليه وسلم والواحد من اهل التصرف من امته الشريفة

Marfat.com

تلاوت کر چکے جو اس مطلب کی تصریح فرما رہی ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو اس مضمون کو صاف بتا رہی ہیں، نیز اس میں بعض مفسرین سے یہ عبارت نقل کی کہ ان پانچ غیبوں کو اپنے پاس سے بذات خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں انتہیٰ **میں کہتا ہوں** بلکہ وہ اب تو غیر خدا کے ساتھ خاص ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم میں واسطہ ہونا محال ہے کتاب ابریز میں اپنے پیر و مرشد ہمارے سردار عبدالعزیز قدس سرہ العزیز سے نقل فرمایا کہ اس آیت میں جو پانچ غیب مذکور ہیں ان میں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور یہ پانچوں غیب حضور پر کیونکر مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت میں سے ساتوں قطب ان پانچوں کو جانتے ہیں حالانکہ وہ ساتوں غوث سے نیچے ہیں پھر کجا غوث پھر کجا وہ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار ہیں وہ جو ہر شے کے سبب ہیں۔ وہ کہ ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہیٰ **میں کہتا ہوں** ساتوں قطب سے ابدال مراد ہے کہ وہ ستر ابدال کے اوپر اور دونوں اماموں کے نیچے ہوتے ہیں جو غوث کے دونوں وزیر ہیں نیز ابریز میں انھیں سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کا معاملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں سے کوئی صاحب تصرف تصرف نہیں کر سکتا جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے انتہیٰ تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو اور اولیاء اللہ کی تکذیب[1] نہ کرو کہ ان کی تکذیب دین کی بربادی ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرنے والوں سے انتقام لے گا

---

[1] الحمد للہ الخ میں لکھ چکا تھا جو درسالۂ منکرہ سے پہلے اور اس میں پایا جا چکا اشارہ طرف اس شخص کے ہے جو ولائے اولیائے کرام و صوفیائے عظام سے بھاگا اور اس نے حیلہ جوئی کی کہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب یواقیت کے خطبہ میں کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں مخالفت کروں جمہور متکلمین کی اور اعتقاد کروں ایسے کے کلام کی صحت کی جس نے ان کا خلاف کیا ہو بعض غیر معصوم

Marfat.com

لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس اهـ فاسمعوا هذا يا منكرين ⁂ ولا تكونوا لاولياء الله مكذبين فان تكذيبهم خراب للدين ⁂ وسينتقم الله من الجاحدين اعاذنا الله بعباده العارفين ⁂ آمين **وبالجملة** لا مرد للقرآن ⁂ انه لكل شئ تفصيل وتبيان ⁂ وانه مافرط فيه شئ من الاكوان ووجه الجمع بينهما وبين النفى قد ظهر وبان ⁂ فباى آلاء ربكما تكذبان **رابعا**

اقول وبحول الله احول يا هذا الذى يدعى ان للخمس خصوصية زائدة فى الاختصاص به تعالى من بين سائر الغيوب ماذا تريد بهذا السلب العموم فيهن دون غيرهن

ك الحمد لله كتبت هذا قبل وجود الرسالة المنكرة وحصلت فيه اشارة الى الرد على من انسلّ من مولاتهم واعتل عنه بما ..... قاله الشيخ عبد الوهاب الشعرانى فى خطبة كتابه اليواقيت معاذ الله ان اخالف جمهور المتكلمين واعتقد صحة كلام من خالفهم من بعد اهل الكشف الغير المعصوم اهـ فان كلامه رحمه الله تعالى فى عقائد اهل السنة والجماعة ومعاذ الله ان يخالفها الاولياء وما يظن فيه الخلاف فهو امامدسوس عليهم كما ذكره الشعرانى بعد قوله هذا باربعة اسطرا ولم يصل فهم القاصرين الى مرادهم كما اشار اليه فى صدر هذا الكلام بقوله اوصى كل من عجز عن الوصول الى تعقل كلام اهل الكشف ان يقف مع ظاهر كلام المتكلمين ولا يتعداه قال تعالى فان لم يصبها وابل فطل الخ وقال عقب ما نقله هذا المعتلى ولذا اقول غالبًا عقب كلام اهل الكشف انتهى فليتامل ويحرر ونحو ذلك اظهارًا للتوقف فى فهمه على مصطلح اهل الكلام وقد اسقط هذه العبارة كلها من حول معا نقل كے يوهم ان الاولياء ربما يخالفون معتقدات اهل السنة فلاو

١٢ ص ١٣ فى رسالته

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے عارف بندوں کا صدقہ ہمیں پناہ دے آمین الحاصل قرآن کا کوئی رد کرنے والا نہیں کہ وہ ہر شے کے لئے تفصیل اور روشن بیان ہے۔ اور یہ کہ اس نے عالم میں کوئی بات اس میں اٹھا نہ رکھی اور ان آیتوں اور نفی علم غیب میں تطبیق ظاہر و روشن ہو چکی تو اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ **رابعاً اقول** اور اللہ ہی کی قوت سے جولان کرتا ہوں اے یہ شخص کہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے میں اور سب غیبوں میں ان پانچ کو زیادہ خصوصیت ہے تو اس سے کیا مراد لیتا ہے کہ یہ کہ ان میں سلب عموم ہے نہ ان کے غیر میں (یعنی ان کا علم محیط دوسرے کو نہیں)

اہل کشف سے اھ کیونکہ کلام امام شعرانی دربارۂ عقائد اہل سنت و جماعت ہے اور اللہ کی پناہ اس سے کہ اولیائے کرام اس کی مخالفت فرمائیں اور جس بات میں اس کا خلاف مظنون تو وہ یا ان پر مکرد افترا ہے جیسا کہ خود امام موصوف نے چار سطر بعد اسی قول کے فرمایا، یا قصور فہم سے ان کی مراد تک نہ پہنچے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ اسی کلام کے ابتدا میں اپنے قول سے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں ہر اس شخص کو جو اہل کشف کے کلام کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ وہ ظاہر کلام متکلمین پر ٹھہرے اور اس سے تجاوز نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر نہ پہنچا اسے بڑی بھرن تو شبنم الخ اور اس کے بعد اس بر تری خواہ نے نقل کیا فرمایا اور اسی لئے میں اکثر جگہ بعد کلام اہل کشف کے کہہ دیتا ہوں کہ سوچو اور تنقیح کر دیا اور اس کے مثل واسطے ظاہر کر دینے توقف کے اس کلام کے فہم میں اصطلاح اہل کلام پر اھ اور اس ساری عبارت کو عبارت منقولہ کے گرداگرد سے ساقط ہی کر دیا تاکہ ایہام ہو اس بات کا کہ اولیا بسا اوقات اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کیا کرتے ہیں تو وہ قابل حجت نہیں معاذ اللہ من ذالک۔ ہاں وہ چیز کے کھلے ہوئے بین ان عقائد سے نہیں جو کتاب سنت و اجماع سے بیان کئے گئے اور متکلمین نے اس میں کلام کو وسعت دی جنہیں اکثر نے قولاً اسے اختیار کیا اور بعض نے اس کا خلاف کیا تو تعجب نہیں کہ کشف سے حاصل ہو وہ جو بعض کے موافق ہو لیکن جبکہ مکاشف معصوم نہیں اور قلب زیادہ سکون پذیر ہے اکثر کے قول کے جانب تو یہی وہ ہے جسے امام شعرانی ذکر کر رہے ہیں کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا چھ سطر منقول سے پہلے ان کا قول یہ ہے کہ میزان ہر اس چیز میں جس میں نص قطعی وارد نہ ہوئی اور نفس قوت پاتا ہے اس چیز کے اعتقاد میں جس پر جمہور ہیں نہ اس میں جس پر اہل کشف ہیں کہ ان کی راہ چلنے والے

ام عموم السلب فعلى الاول يثبت عموم الاعلام مما
وراء هذه من اسرار العلام فيكون المعنى ان الله تعالى قد
علّم انبياءه او نبينا خاصة منهم صلى الله تعالى عليه
وسلم و عليهم وسلّم جميع الغيوب مما سوى الخمس بحيث
لم يبق منها شئ لم يعلم اما هذه فلم يعلمه جميعها وإن
علّمه بعضها وعلى الثانى يكون الحاصل ان الله سبحنه
وتعالى لم يعلّم احدا شيئاً من افراد هذا الخمس اصلا
قط بخلاف سائر الغيوب فانه علم منها ماشاء من شاء۔
الاوّل باطل قطعًا والالزم احاطة علمه صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم بذات رب الارباب وبجميع صفاته بالادراك

البينة المبينة بالكتاب والسنة والاجماع وتوسع المتكلمون بالكلام
فيه مما اختار جمهورهم قولا وخالفه بعضهم فلا عبروا ان يأتى الكشف
بما يوافق البعض ولكن حيث ان المكاشف غير معصوم والقلب اسكن
الى قول الاكثرين فهذا اما يذكره الامام الشعرانى الاترى الى
قوله قبل مانقل بستة اسطر هذا اميز انهم فى كل مالم يرد فيه
نص قاطع والنفس تجد القوة فى اعتقاد ما عليه الجمهور دون
ما عليه اهل الكشف لقلة سالكى طريقهم اھ هذا واصل مقصودنا ههنا انه
لم يفرق بين اثبات الكشف والاثبات بالكشف وكلام الشعرانى فى الثانى
كلامنا فى الاول فانا نقول انهم كوشف لهم عن كثير من المغيبات الخمس
فاخبروا بها عن انفسهم وعن اكابرهم فههنا نفس الكشف مدعى ودليله اخبارهم
ورواياتهم ولا سبيل الى رده الا بتكذيبهم فى حكاياتهم ورواياتهم ولا يصدر
هذا من سنى يخاف الله تعالى بل الامر ان اخبارهم بالمغيبات ووقوعها كما
اخبروا قد بلغ مبلغ التواتر يعنى وان وردت الجزئيات بالاحاد فلا ينكره
الا جاحد المتواترات نسأل الله السلامة اھ منه حفظه ربه - حديده

كلام فيهم وحاشاهم عن ذلك لانهم ما ليس من العقائد النظامة

یا عموم سلب یعنی دوسرا ان میں سے کچھ نہیں جانتا، تو پہلی تقدیر پر یہ ثابت ہوگا کہ ان پانچ کے سوا اللہ کے جتنے غیب ہیں سب بتا دیئے گئے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام یا خاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ کے سوا اپنے تمام غیب بتا دیئے جن میں کچھ باقی نہ رہا، رہے یہ پانچ یہ سب کے سب حضور کو نہ بتائے اگرچہ ان میں سے بعض بنائے بر تقدیر ثانی حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ میں سے اصلا کوئی چیز کسی کو کبھی نہ بتائی بخلاف باقی غیبوں کے کہ ان میں سے جس کو چاہا بتا دیا پہلے معنی یقیناً باطل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم رب الارباب کی ذات اور اس کی جملہ صفات کو ایسے کامل احاطہ کے ساتھ محیط ہو جس سے آگے اصلا پردہ نہ رہے نیز حضور کا علم جملہ سلاسل غیر متناہیہ کو محیط ہو جو غیر متناہی در غیر متناہی ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ یہ سب کے سب ان پانچ سے الگ ہیں اور اس کے تو ہم اہل سنت قائل نہیں نہ کہ وہابیہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے ہی پر کمر باندھی ہے اور دوسرے معنی بھی کھلے باطل ہیں کہ ان پانچ میں سے

کم ہیں ھ اس لئے اور ہمارا اصل مقصد یہاں یہ ہے کہ اس نے فرق نہ کیا درمیان کشف کے ثابت کرنے اور کشف سے ثابت کرنے میں اور کلام شعرانی ثانی میں ہے اور ہمارا اول میں ہم یقیناً کہتے ہیں کہ انھیں مکشوف ہوئیں بہت سی مغیبات خمس تو انھوں نے اپنے آپ اور اپنے اکابر سے ان کی خبر دی تو یہاں مدعا نفس کشف ہے اور اس کی دلیل ان کا خبر دینا اور ان کی روایات اور اس کے رد کی کوئی راہ نہیں سوا ان کی تکذیب کے ان کی حکایت و روایت میں اور یہ صادر نہ ہوگا کسی سنی سے جسے اللہ کا خوف ہو، بات یہ ہے کہ ان کی اخبار بالغیب بلاشبہہ پہنچ گیا حد تواتر تک اگرچہ وارد ہوئے جزئیات اخبار احادیث تو اس کا انکار نہ کرے گا مگر متواترات کا کٹر منکر اللہ تعالیٰ سے ہم سلامتی چاہتے ہیں اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ۔

Marfat.com

التام الذی لا یبقی دونه حجاب و بجمیع سلاسل غیر المتناهیا
الحاصلة مرارا فی غیر متناهیة فی غیر متناه کما وصفنا من قبل فان کل ذلک
وراء هذه الخمس ولا نقول به نحن اهل السنة فکیف
وهابیة الذین انما شمروا اذیالهم لتنقیص شان محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **والثانی** ایضا من اجل الاباطیل
فقد ثبت علم بعض من الخمس لمن شاء الجلیل **اخرج** الخطیب[1]
وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما
قال **حدثنی** ام الفضل قال مررت بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدته فأتینی به قالت
یا رسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یاتوا النساء

[1] **قلت** واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم دخل علی ام ابراهیم الماریة القبطیة وهی حامل منه
بابراهیم (فذکر الحدیث وفیه) ان جبرئیل اتانی فبشرنی ان فی
بطنها منی غلاما وهو اشبه الخلق بی وامرنی ان اسمیه ابراهیم
وکنانی بابی ابراهیم الحدیث قال الامام السیوطی فی الجامع
الکبیر سنده حسن اه منه عفی عنه **مدینه**

قال هو ما اخبرتک قالت فلما ولدته اتیته فاذن فی
اذنه الیمنی واقام فی الیسری والها من ریقه وسماه
عبد اللہ وقال اذهبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه
فذکر له فقال هو ما اخبرتها هذا ابو الخلفاء حتی

بعض: ہم اس کے لیے جسے اللہ نے دینا چاہا ضرور ثابت ہے۔ خطیب[1] اور ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مجھ سے ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذری حضور نے فرمایا تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا۔ ام الفضل نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں ارشاد ہوا بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی۔ ام الفضل فرماتی ہیں جب لڑکا پیدا ہوا۔ میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا عبداللہ نام رکھا اور فرمایا لے جا، خلفا کے باپ کو میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا بات وہی ہے جو ہم نے ان سے کہی یہ خلیفوں کا باپ ہے یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی ہوگا اقول تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے

---

[1] قلت الخ میں کہتا ہوں روایت کی طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کے پاس تشریف لائے جب کہ ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (اور حدیث ذکر کی اور اس میں ہے) کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ تر ہے انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں اور جبریل نے میری کنیت ابوابراہیم رکھی (تا آخر حدیث) امام سیوطی نے جامع کبیر میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے اھ منہ عفی عنہ مدینہ

Marfat.com

يكون منهم السفاح حتی يكون منهم المهدی اقول
فقد علم صلی الله تعالے عليه وسلم ما فی الرحم و
علم ما هو فوق ذلك بكثير علم ما فی صلب ما فی
الرحم وعلم ما فی صلب من فی صلب ما فی الرحم وعلم ما فی صلب
من فی صلب من فی صلب ما فی الرحم الی عدة مراتب نازلة لقوله
صلی الله تعالی عليه وسلم اذهبی بابی الخلفاء وقوله منهم السفاح
ومنهم المهدی وروی الامام مالك عالم المدينة عن ام المومنين
الصديقة رضی الله تعالی عنها قالت ان ابا بكر رضی الله تعالی عنه
نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفات
قال يا بنية والله ما من الناس احد احب الی غنی منك ولا
اعز علی فقرا بعدی منك وانی كنت نحلتك
جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته واحرزته
كان لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اخواك
واختاك فاقتسموه علی كتاب الله فقالت يا ابت والله
لو كان كذا وكذا لتركته انما هی اسماء فمن الاخری
فقال ذو بطن بنت خارجة اراها جارية ولابن سعد
فی الطبقات قال رضی الله تعالی عنه ذات بطن ابنة
خارجة قد القی فی روعی انها جارية فاستوصی بها
خيرا فولدت ام كلثوم وقد صح وثبت فی احاديث
كثيرة ان بالرحم ملكا موكلا يصور الولد
ذكرا وانثی وحسنا وقبيحا ويكتب اجله ورزقه

Marfat.com

کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان
لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کے پیٹھ والے کے پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اس لئے
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلیفوں کے باپ کو لے جا ۔
اور فرمایا کہ انھیں میں سے سفاح ہے انھیں میں سے مہدی ہے اور عالم مدینہ امام مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے
ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اتروالیں جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت
آیا ام المومنین نے فرمایا اے پیاری بیٹی خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں
اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمھارے برابر مجھ پر دشوار نہیں اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ
کئے تھے کہ درختوں پر سے اُتروالو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لئے ہوتے تو وہ تمھارے ہوتے
اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمھارے دو بھائی اور تمھاری بہنیں ہیں تو اسے حسب
فرائض اللہ تقسیم کر لینا ام المومنین نے عرض کی اے میرے باپ خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں
جب بھی چھوڑ دیتی میری بہن تو ایک اسما ہے دوسری کون ہے فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے
میرے علم میں وہ لڑکی ہے اور ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ
بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے تم اس کے بارے میں
بھلائی کی وصیت قبول کرو اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بے شک بکثرت احادیث سے صحیح و
ثابت ہوا کہ بچہ دان پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ بچّہ کی صورت بناتا ہے نر اور مادہ اور خوبصورت
اور بدصورت اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھتا ہے اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت تو وہ
جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے اور یہ بھی جانتا ہے اس پر کیا گزرے گا اور صحیحین میں سہل بن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ کل ضرور
یہ نشان اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے

Marfat.com

وشقی ام سعید فهو یعلم ما فی الرحم و یعلم ما یجری علیه وفی الصحیحین عن سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث خیبر قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاعطین هذه الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فاعطاها علیا کرم الله تعالیٰ وجهه فقد ساق مساق القسم مؤکدا باللام والنون فقد علم[1] تعالیٰ علیه وسلم من الملاحم والفتن ونزول سیدنا المسیح جزما یکسب غدا وقد کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعلم ان وفاته بالمدینة وقال للانصاری الکرام رضی الله تعالیٰ عنهم المحیا محیاکم والممات مماتکم رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه وقال لمعاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه لما بعثه الی الیمن یا معاذ انك عسی ان لاتلقانی بعد عامی هذا ولعلك ان تمر بمسجدی هذا وقبری رواه الامام احمد فی مسنده وفی صحیح مسلم عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ندب رسول الله

[1] وهذا الباب اوسع الابواب فکلما اخبر به النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من الملاحم والفتن ونزول سیدنا المسیح وظهور سیدنا المهدی وخروج الدجال ویاجوج وماجوج ودابة الارض وغیر ذلك مما لایحصی کله من هذا الباب قال الامام العینی فی الایمان فی شرح صحیح البخاری اذا انتفی ذلك عن کل نفس مع کونه مختصا بها ولم یقع منه علی علم کان عدم اطلاعه علی علم غیر ذلك من باب الاولی اه وقال الامام النسفی فی المدارك المعنی انها لاتعرف

اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں دوسرے دن وہ نشان حضور نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کر کے بیان فرمائی تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

کہ میں کل کیا کروں گا اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضور کا وصال اقدس مدینہ طیبہ میں ہوگا تو انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمھاری زندگی ہے اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمھاری موت یہ حدیث مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد (دنیا میں) نہ ملے گا اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گذرے یہ حدیث امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو

لے ہذا الباب اوسع الخ یہ باب تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی جنگوں اور فتنوں اور سیدنا مسیح کے اترنے

امام مہدی کے ظاہر ہونے دجال و یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بے شمار ہے سی باب سے ہیں امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے ایمان میں فرمایا کہ جب وہ مستغنی ہو گیا ہر متنفس سے باوجود ہونے اس کے مختص ساتھ اس کے اور واقع نہ ہوا اس سے علم پر تو ہوگا نہ مطلع ہونا اس کے ماسوا کے علم پر بدرجہ اولیٰ اھ اور امام نسفی نے مدارک میں فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ نہ پہچانا (مارینے) اس چیز کو جو اس کے ساتھ خاص تھی اگرچہ اسے اپنے حمل کا علم ہوا اور کوئی چیز انسان کے ساتھ اس کے کسب سے اور اس کے انجام سے زیادہ خصوصیت رکھنے والی نہیں تو جب اسے ان دونوں کی معرفت کی کوئی راہ نہیں تو ان کے ماسوا کی معرفت کی بعید تر ہوگی۔ میں کہتا ہوں تمھیں کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کیا اس غیب کو بجائے قول الٰہی "وما تدری نفس ماذا تکسب غدا" (کیا جانے کوئی جان کہ کل کیا کمائے گا) اپنے قول "لا یعلم احد ما یکون فی غد" سے (یعنی نہیں جانتا ہے کوئی کہ کیا ہوگا کل) جیسا کہ اس کا متفق علیہ بخاری میں ہے یا اپنے قول "لا یعلم ما فی غد الا اللہ" سے کہ نہیں جانتا کل کی خبر کو مگر اللہ جیسا کہ تفسیر لقمان میں ہے منہ منقطہ ربہ مدنہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا

فقال رسول اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ

علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط ای مازال وماتجاوز

احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم وفی حدیثہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی

حدھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ مسلم

وھذا سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ لما اتت

اللیلۃ التی استشھد فی صبیحتھا جعل یکثر من

الخروج من البیت والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ

ماکذبت وماکذبت وانھا اللیلۃ التی وعدت

واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال

دعوھن فانھن نوائح والاقرع ابن شفی رجل

من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وان علمت حبلھا ما یخص بھا ولا شئ اخص بالانسان من کسبہ

وعاقبۃ فاذا لم یکن لہ طریق الی معرفتھا کان معرفۃ ما عداھما ابعد اھم

اقول وحسبک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل عن ھذا الا لعب

مکان قولہ عزوجل وما تدری نفس ماذا تکسب غدا لقولہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم لایعلم احد ما یکون فی غد کما فی استسقاء البخاری اذ قولہ

لا یعلم ما فی غد الا اللہ کما فی تفسیر لقمان منہ اھ منہ حفظہ ربہ۔ مدنیہ

لہ وقال الامام الجلیل الجلال الدین السیوطی فی الخصائص

الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذکر

اصحابہ فی الکتب السابقۃ ما نصہ اخرج ابن راھویہ فی مسندہ

Marfat.com

اعلان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کی پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا، وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلا تجاوز نہ کی اور انھیں کی حدیث میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر فرمادی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی یہ بھی مسلم کی روایت ہے اور یہ ہیں ہمارے سردار علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب وہ رات آئی جس کی صبح انھوں نے شہادت پائی اس رات میں بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے اور فرماتے خدا کی قسم نہ میں غلط کہتا ہوں نہ مجھ سے غلط کہا گیا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا اور بطیں حضور کی طرف حضور کے مواجہہ میں چلاتی ہوئی آئیں لوگوں نے ان کو ہانکا فرمایا رہنے دو کہ یہ نوحہ کر رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی اترع[1] بن شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

---

[1] وقال الامام الجلیل الخاتم جلال سیوطی نے خصائص الکبری کے باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذکر اصحابہ فی کتب سابقہ (یعنی حضور کے خصائص میں سے ہے آپکے صحابہ کا ذکر اگلی کتابوں میں) کہ فرمایا ابن راہویہ نے اپنی مسند میں

Marfat.com

بحدیث حسن عن افلح مولی ابی ایوب
الانصاری قال کان عبد اللہ ابن سلام
قبل ان یاتی اهل مصر یدخل علی رؤس
قریش فیقول لهم لاتقتلوه فواللہ لیموتن
الی اربعین یوما فابوا فخرج لهم بعد ایام
فقال لهم لاتقتلوه فواللہ لیموتن الی خمسة
عشر لیلة وقد قدمنا ان المذکور من هذا
الباب ۞ فی کلام الاصحاب ۞ عن الاولیاء الاحباب
نفعنا اللہ بهم فی الدارین بحر لایدری قعره ۞
ولا ینزف غمره ۞ ولکن اذکر لک حدیثا
واحدا یقوم مقام عدة احادیث ۞ یخترق
به کل صدر منکر ویخترق به کل قلب خبیث
قال الامام الأجل ۞ العارف الأمجد ۞ الولی الاکمل
شیخ القراء وعمدة العلماء ۞ وزبدة العرفاء سیدنا
الامام ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی
الشطنوفی المصری (الذی قد تلمذ علیه)
الامام الأجل ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد
ابن محمد بن الجزری صاحب حصن الحصین
وقد حضر مجلسه امام فن الرجال الشمس
الذهبی صاحب میزان الاعتدال وذکره فی
فی طبقات القراء ومدحه وقد وصفه
الامام الأجل العارف باللہ عبد اللہ بن اسعد
الیافعی الشافعی رضی اللہ تعالی عنه فی مرآة
الجنان بالامام وبالقاب جلیلة عظیمة الاعظام
ووصفه الامام الجلیل الجلال السیوطی فی

علیه ا
امیر المومنین عثمان رضی
تعالی عنه ۱۲ منه عفی عنه
بواسطه بلغه کما سیاتی ۱۲ منه
منه قال الشیخ المحقق عبد الحق المحدث
الدهلوی رحمه اللہ تعالی فی زبدة الآثار
این کتاب بهجة الاسرار کتابیست عظیم
و شریف مشهور است و مصنف
آن از علمای قرائت مشهور و معروف
و احوال شریف وی در کتب مذکور
و مسطور ذهبی که از اعاظم و اکابر
علمای حدیث است و او در محل
الرجال گوید در طبقات القراء
در تعریف مصنف بهجة الاسرار
که نور الدین علی بن یوسف بن جریر
اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد المقری
نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریة
ابو الحسن ولد در قاهره
سنه اربع و اربعین
و سنه ست و سبعمائة و مجلس
قرائت وی پیش خوش آمده
و سکوت و

بحدیث حسن روایت کیا کہ افلح غلام آزاد شدہ سیدنا ابو ایوب انصاری نے کہا کہ تھے عبداللہ بن سلام قبل اس کے کہ مصریوں کے پاس آتے رؤسائے قریش کے یہاں جاتے تو ان سے کہتے کہ اسے[عہ] قتل نہ کرو، خدا کی قسم وہ چالیس دن کے اندر مرجائیں گے تو انھوں نے انکار کیا، چند روز کے بعد پھر گئے اور ان سے کہا کہ اسے قتل نہ کرو کہ بخدا وہ پندرہ شب کے اندر مرجائیں گے اور ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ اس بارے میں کلام اصحاب کرام و اولیائے عظام (اللہ انھیں ہمارے لئے دونوں جہان میں نفع بخش فرمائے) ایک سمندر ہے کہ جس کی تھاہ نہیں ملتی اور اس کے پانی کا سارا انبوہ کھنچتے نہیں کھچتا لیکن میں" ایک جو قائم مقام بہت سی حدیثوں کے ہے ذکر کرتا ہوں جس سے منکر کا سینہ پھٹ جائے اور ہر خبیث دل جل جائے امام اجل عارف افضل ولی اکمل شیخ القراء عمدۃ العلماء زبدۃ العرفا سیدنا امام ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی مصری وہ ہیں جن کی شاگردی[عہ] کا شرف امام اجل ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن جزری صاحب حصن حصین نے اختیار کی اور ان کی مجلس میں امام فن رجال شمس ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے حاضری دی[عہ]۔

اور طبقات قراء میں ان کو ذکر کیا اور انھیں سراہا اور امام اجل عارف باللہ عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرآۃ الجنان میں انھیں امام نے کہا اور بڑے بڑے جلالت و عظمت والے القاب[عہ] سے ادا کیا اور امام جلیل القدر جلال سیوطی نے حسن المحاضرہ میں امام یکتا فرمایا) اپنی کتاب مستطاب چمکانے

عہ یعنی امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

عہ ان کی شاگردی بالواسطہ ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے ۱۲ منہ

عہ علامہ شیخ عبد الحق دہلوی نے زبدۃ الآثار میں فرمایا بہجۃ الاسرار ایک بڑی بزرگ کتاب ہے اس کے مصنف مشہور و معروف علماء قرات سے ہیں۔ علامہ ذہبی نے کہ بہت بڑے اکابر علماء و حدیث سے ہیں اور لوگوں کی سوانح انھیں کہا جاتا ہے طبقات المقرئین بہجۃ الاسرار کی تصنیف میں حضرت مصنف شیخ ہیں علی بن یوسف سے امام ثقہ ابن جریر لخمی شطنوفی امام مقری شیخ القراء دیار مصری نور الدین ابو الحسن جن کا مولد قاہرہ ہے

عہ ۶۴۴ھ میں اور میزان میں لکھا مجلس تدریس میں پہنچے تو صحیح ان کا اچھا طریقہ اور ان کا سکوت پسند آیا، یہ عبارت امام ذہبی کی ہے اور کہہ کر امام

حسن المحاضرة بالأمام الاوحد) فی كتابه
المستطاب اللامع الانوار الجامع الاسرار
الحرى ان يكتب على الحناجر ولو بالخناجر
اعنى بهجة الاسرار ومعدن الانوار التى قال
فيها الشيخ عمر بن عبد الوهاب الفرضى الحلبى قد
تتبعتها فلم اجد فيها نقلا الا وله فيه متابعون
وغالب ما اوردها فيها نقله اليافعى فى اسنى
المفاخر وفى نشر المحاسن وروض الرياحين
وشمس الدين الزكى الحلبى ايضا فى كتاب الاشراف
اه كما نقله فى كشف الظنون **اقول** انما
ذكرت هذه اعانة للقاصر نظره والا فالشمس
لا تحتاج للتعريف ، فى ذكر سيدى العارف
الامام الجليل مكارم النهر خالصى قدس سره
الذى هو من اجل خلفاء سيدى على بن هيتى
نفعنا الله تعالى ببركاته وقد تشرف
ايضاً برؤية ولى الاولياء سيدنا الغوث الاعظم
رضى الله تعالى عنه وكان يقول ما رأيت
عيناى مثل الشيخ محى الدين عبد القادر
رضى الله تعالى عنه وعنهم اجمعين ما نصه
اخبرنا الشيخ ابو الفتوح داؤد بن ابى المعالى
نصر بن الشيخ ابى الحسن على ابن الشيخ ابى المجد
المبارك بن احمد البغدادى الحريمى الحنبلى
قال اخبرنا والدى قال سمعت جدى ابا المجد
رحمه الله تعالى يقول كنت يومًا عند الشيخ
مكارم رضى الله تعالى عنه بداره على نهر

این عبارت ذہبی است و گفته
است شیخ محمد بن محمد بن محمد
الجزری که از اعاظم علماء قرات
و حدیث و صاحب حصن حصین است
در تذکره کرده در احوال قراء نوشته
است که مانند کلام ذہبی و گفته در
من خواندم این کتاب وے در
بہجۃ الاسرار بعضے شیخ عبد القادر
و شطنوفی و لودوے از اجله مشائخ
مصر و اجازت و او امر ا مختصرا
ترجمه بذیل بکتاب بہجۃ الاسرار کتاب من علماء
فطیم شرت نصیب مشہور و مصنف
النص را ترہ معروف مشہور جزء الشرف
فی الکتب مذکور مسطور
قال الذہبی الذی ہو
من اعاظم علماء الحدیث والابراہیم
و ہی محک الرجال فی کتاب
طبقات المقرئین فی ترجمة مصنف
بہجۃ الاسرار علی بن یوسف بن
جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد
المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار
المصریة ابو الحسن مصنف
لحصن الحصین فی بکت...

Marfat.com

والی انوار کی اسرار کی جامع جواس کے لائق کہ سینوں پر خنجروں سے
تحریر کی جائے یعنی بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار وہ کہ جس کے متعلق
شیخ عمر بن عبدالوہاب فرضی حلبی نے فرمایا کہ درحقیقت میں نے اس
میں تلاش کیا تو میں نے کوئی نقل ایسی نہ پائی جس کے متابعت
کرنے والے نہ ہوں اور اکثر نقول اس میں وہ ہیں جنھیں امام
یافعی نے اسنی المفاخر اور نشر المحاسن اور روض الریاحین اور
شمس الدین ترکی حلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا اھ
یوں ہی نقل کیا کشف الظنون میں ذکر سیدی عارف باللہ
جلیل القدر مکارم النہر خالصی قدس سرہ جو کہ اجل خلفائے سیدی علی
بن ہیتی سے ہیں (اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے) میں کہتا ہوں
کہ میں نے اس کوتاہ بین کی اعانت ہی کے لئے ذکر کیا۔ ورنہ
آفتاب محتاج توصیف نہیں۔

اور یقیناً دیدار فرحت وآثار ولی الاولیاء دستگیر دو
عالم غوث الاعظم والمعظم سے مشرف ہوئے اور کہتے تھے کہ
میری آنکھ نے محی الدین عبدالقادر جیسا پیر نہ دیکھا رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین جس کی عبارت یہ ہے ہمیں خبر دی
شیخ ابوالفتح داؤد ابن ابی المعالی نصر ابن شیخ ابی الحسن
علی ابن شیخ ابی المجد مبارک ابن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے
انھوں نے کہا ہمیں خبر دی میرے والد نے کہا میں نے
اپنے دادا ابوالمجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں
ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے

الخالص فخطر فی نفسی لو رأیت شیئا من کراماته
فالتفت الی متبسما وقال سید خل علینا خمس
نفر احدهم عجمی ابیض اللون احمر بخده
الایمن شامة بقی من عمره تسعة اشهر
ثم یفترسه اسد فی البطائح ومن ثم یبعثه
الله تعالی والآخر عراقی ابیض اشقر بعینه
حور وبرجله عرج یمرض عندنا شهرا
ثم یموت والآخر مصری اسمر فی کفه
الایسر ست اصابع وبفخذه الایسر طعنة
رمح اصیب بها منذ ثلثین سنة یموت
بارض الهند تاجرا بعد عشرین سنة
والآخر شامی ادمی اللون شثن الاصابع
یموت بارض الحریم علی باب دارته بعد
سبع سنین وثلاثة اشهر وسبعة
ایام والآخر من ارض الیمن ابیض اللون
هو نصرانی وتحت ثیابه زنار خرج من بلاده
منذ ثلث سنین ولم یعلم به احد یمتحن
المسلمین من یکشف منهم حاله وقد
اشتهی العجمی لحما مشویا وقد اشتهی العراقی
ارزة بارز واشتهی المصری عسلا بسمن
واشتهی الشامی تفاحا من فاکهة الشام
واشتهی الیمنی بیضا مسلوقا ولم یعلم احد
بشهوة الآخر وستأتینا ارزا قهم

القرآن. شک کلام الذهبی. قال
ابن شاکر بهجة الاسرار
قرأت الشیخ عبد القادر للشطنوطی
بمصر علی احد مشایخ مصر
وکان من اجلة مشایخ الشیخ
واجازنی بها. وقال الیمنی الاسرار
فی زبدة الآثار بهجة الاسرار
عبد الحق الشیخ الامام الاجل لتفصیله
تصنیف الشیخ الامام البارع نور الدین
من القری الاوحد البارع الشافعی الحمیه
العالم علی بن یوسف ابی
ابو الحسن الشیخ یعنی سیدنا
ریب الشیخ الاعظم رضی الله
تعالی عنه

وسلطان وهو
اهل فی بشارة قوله رضی الله
تعالی عنه طوبی لمن رآنی ولمن رای
من رآنی آه قلت فانه رحمه الله تعالی
علیه وتلمذ القاضی الامام الاجل ابی صالح
نصر هبة الله تلمذ علی ابیه اوحد الحفاظ
ومسند الائمة والحفاظ تاج الملة والدین
ابی بکر عبد الرزاق تلمذ علی ابیه قطب الوری
غوث الثقلین شیخ الانس والجن والملائکة
ولی الاولیاء محی الدین سیدنا السید
الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی
رضی الله تعالی عنه وعنهم وافاض
علینا فی الدارین من برکاته وبرکاتهم
آمین اه منه حفظه ربه جد یلک
للعه کما قال فیما روی
الشیخ الامام الفقیه العالم المقری علی بن

گھر نہر خالص پر تھا تو میرے دل میں خطرہ گذرا کہ کاش

میں حضور کی کچھ کرامت دیکھتا تو حضور نے مسکراتے ہوئے

میری طرف التفات فرمایا عنقریب پانچ شخص ہمارے پاس آئیں گے

ان میں سے ایک گورا سرخ رنگ والا اس کے سیدھے رخسار پر تل ہے

اسکی عمر کے ۹ مہینے باقی ہیں پھر اسے بطائح میں بخار ڈالے گا پھر

وہیں اللہ تعالیٰ اٹھائے گا اور دوسرا عراقی سرخ سفید کا مالنگڑا ہمارے

پاس ایک مہینہ مریض رہے گا پھر مر جائیگا اور ایک مصری گندم

گوں کے بائیں ہاتھ میں چھ انگلیاں ہونگی بائیں ران میں نیزہ کا

کو بچہ ہوگا جو اسے تیس برس سے پہنچا ہوگا ۔ ہندوستان میں بحالت تجارت

بعد تیس برس کے مرے گا اور ایک شامی گندمی رنگ انگلیوں پر گما پڑا ہوا

وہ زمین حریم میں تیرے گھر کے دروازہ پر مرے گا ۔ بعد سات برس تین مہینے

سات دن کے ۔ اور ایک یمنی گورا وہ نصرانی ہے، اس کے لباس کے نیچے زنار

(جینو) ہے، اپنے ملک سے تین برس ہوتے نکلا اور اس نے کسی کو نہ بتایا تاکہ

مسلمانوں کی جانچ کرے کہ کون اس کا اظہار حال کرتا ہے اور یقیناً عجمی نے

بھنا ہوا گوشت چاہا اور عراقی نے بط چاول کے ساتھ اور شامی نے شامی سیب

اور یمنی نے انڈا نیم برشت چاہا، اور کسی نے اپنی خواہش دوسرے کر

اور عنقریب ہمارے پاس ان کے کھانے اور ان کی خواہشات ۔ کہ

اسے جس نے تجھے دیکھا اور اسے جس نے مرے دیکھنے والے کو دیکھا اور اسے جس نے مرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا

میں کہتا ہوں کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ شاگرد ہیں امام جلیل ابو نصر قاضی ابو صالح نصر رحمۃ اللہ اور وہ شاگرد ہیں اپنے باپ تاج الملۃ والدین ابی بکر عبد الرزاق کے جو بلند ہیں، اپنے باپ قطب الوریٰ غوث الثقلین شیخ الانس والجن وحید الحفاظ و سید الائمہ و العرفاء الملکتہ ملک الاولیاء

کالدین سنا ۶ عبدالقادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... اھ منہ حفظہ ربہ جدید

للعہ تو منجملہ اس کے وہ ہے کہ انھوں نے اس میں کہا، روایت کیا سنا ذ فقیہہ

عالم مقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر ابن معصار شافعی لخمی نے مناقب

حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ پانچ طریقوں

سے اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

وشهواتهم رغدًا من كل مكان والحمد لله رب العلمين
قال ابو المجد رحمه الله تعالى نو الله لم نلبث الا يسيرا
حتى دخلوا خمسة كما وصف الشيخ رضی الله تعالى عنه لم
يخل من اوصافهم بشئ فسألت المصری عن طعنة نحذه فتعجب
من سوالی فقال هذه طعنة اصبت بها منذ ثلثين سنة ثم
جاء رجل ومعه تلك الاصناف التى اشتهوها فوضعها بين
يدی الشيخ رضی الله تعالى عنه فامره فوضع بين يدے
كل واحد منهم شهوته وقال لهم كلوا ما اشتهيتم فغمی
عليهم فلما افاقوا قال اليمنی للشيخ يا سيدی ما وصف الرجل
مطلع على اسرار الخلق قال ان يعلم انك نصرانی وتحت ثيابك
زنار فصرخ الرجل وقام الى الشيخ واسلم فقال له يا بنی
كل من رأك من المشائخ فقد عرف حالك ولكن عرفوا
عن اسلامك على يدی فامسكوا عن كلامك قال
ولقد جرت الحال فی وفاتهم كما اخبر الشيخ رضی الله تعالى
عنه فی الوقت الذی ذكره والمكان الذی عينه من غير
تقديم ولا تأخير ومات العراقی عند الشيخ فی الزاوية
بعد ان مرض شهرا وكنت ممن صلى عليه ومات الشامی
عند نا بالحريم على باب داری طريح ونودی له فخرجت

ھ يوسف بن جرير بن معصار الشافعی اللخمی فی مناقب الشيخ
عبدالقادر رضی الله تعالى عنه بسنده من خمس طريق
اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ۔

Marfat.com

ہر جگہ سے ہمارے پاس آئیں گی وللہ الحمد ابو المجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ پانچوں آ گئے جیسا کہ شیخ نے بیان کیا تھا اور ان کے حلیوں میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی میں نے مصری سے اس کی ران کے زخم کا حال دریافت کیا' تو اُسے میرے پوچھنے سے اچنبھا ہوا اور کہا کہ یہ زخم مجھے تیس برس ہوئے جب پہنچا تھا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ ان کی خواہشوں کی تمام اقسام تھیں وہ حضرت شیخ کے سامنے رکھ دیں تو شیخ نے اسے حکم دیا اس نے ہر ایک کے سامنے اس کی خواہش کی چیز رکھ دی اور ان سے کہا کہ جو تم چاہتے ہو وہ کھاؤ تو انھیں غشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا تو یمنی نے شیخ سے عرض کیا کہ اے سردار کیا تعریف ہے اس شخص کی جو مخلوق کے بھیدوں پر آگاہ ہے' فرمایا یہ کہ اس نے جانا کہ تو نصرانی ہے اور تیرے کپڑوں کے نیچے زنار ہے تو وہ شخص چیخ پڑا اور شیخ کی طرف کھڑا ہوا اور اسلام لایا تو شیخ نے فرمایا کہ اے میرے لڑکے ہر وہ شخص جس نے مشائخ سے تجھے دیکھا تو یقیناً تیرا حال جان لیا لیکن وہ جانتے تھے کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر ہے وہ تیری بات سے رکے' فرمایا اور بلا شبہہ ان کی وفات ویسی ہی ہوئی جیسے شیخ نے خبر دی تھی اسی وقت مذکور پر اور بعینہ اسی جگہ بلا تقدیم و تاخیر کے اور عراقی مرا شیخ کے پاس اسی زاویہ میں بعد اس کے کہ مہینہ بھر مریض رہا اور میں اس کے جنازہ کے نمازیوں میں تھا اور شامی مرا ہمارے پاس حریم میں میرے گھر کے دروازہ پر پڑا تھا' اور آواز دی گئی تو میں باہر آیا تو ناگاہ وہ ہمارا رفیق شامی تھا اس کی موت میں اور اس وقت میں کہ میں اس کے ساتھ شیخ سے ملا تھا سات برس تین مہینے سات دن تھے رحمہ اللہ تعالیٰ اھ تو دیکھو کہ یہ خادم خادمان خدام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انھوں نے ایک جان کے متعلق بہتر غیبوں کی خبر دی جن میں سے راز درون سینہ مرنے کی جگہ اور موت کے اوقات اور موت کے اسباب ورد وہ کل کیا کرے گا اور اس کے ماسوا اور اگر تجھے شک ہو

فاذا هو صاحبنا الشامی و بین موته و بین الوقت الذی اجتمعت
به عند الشیخ رضی الله تعالیٰ عنه سبع سنین و ثلاثة اشهر
وسبعة ایام رحمه الله تعالیٰ اھ فانظر الی هذا الذی هو
خادم من خدم خدام محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم قد اخبر فی نفس واحدة باثنین وسبعین
غیبا فیها ما فی الصدور و امکنة الموت و ازمنة الموت
واسباب الموت و ما یکسب غدا الی غیر ذالک و ان
شککت فیما ذکرت من العدد فعُدْ و عُدَّ الاطلاع
علی خطرة ابی المجد و الاخبار بانه سید خل علینا
نفر و انهم خمسة و ان واحد هم عجمی و الثانی عراقی
و الثالث مصری و الرابع شامی و الخامس یمانی فهذه
ثمانیة غیوب ثم المتعلق بالعجمی احد عشر غیبا
انه ابیض و بیاضه مشرب بحمرة و له شامة وهی علی
خده و ذلک الخد ایمن و قد اشتهی لحما و شهوته
فی الشواء دون الطبیخ او القدید و یموت بعد تسعة
اشهر و موته بافتراس الاسد و ذلک بالبطائح و هنالک
یدفن و لا ینقل و یبعث من ثمه و کذلک المتعلق بالعراقی
احد عشر غیبا انه ابیض و فیه شقوة و بعینه حور و
برجله عرج و قد اشتهی اوزة و ان یاکلها بارز و یمر من
عند الشیخ و یمتد مرضه شهرا و به یموت و الموت هنا و هو
بعد شهر و المتعلق بالمصری خمسة عشر غیبا انه اسمر و ذو ست
اصابع و ذلک فی کفه الیسری و قد طعن برمح و ذلک فی
فخذه و هو یسری و قد اصابتها قدیما و ذلک ثلثون
سنة قد اشتهی عسلا لکن لا مرقابل ممزوجا بالسمن و یکتسب
بالتجارة و یتجر بالهند و لا یزال یتجر الی آخر عمره و یموت
بالهند و ذلک بعد عشرین سنة و المتعلق بالشامی تسعة

Marfat.com

جو ہیں نے تعداد ذکر کی تو پھر گن اطلاع اوپر خطرہ ابوالمجد کے جوان کا خبر دینا کہ عنقریب ہمارے پاس آئیں گے پانچ آدمی ایک ان میں کا عجمی ہے دوسرا عراقی تیسرا مصری اور چوتھا شامی اور پانچواں یمنی یہ آٹھ غیب ہوئے پھر عجمی کے متعلق گیارہ غیب کہ وہ گورا ہوگا اس کی سپیدی میں سرخی ملی ہوگی اور اس کے تل ہوگا اور وہ اس کے رخسارہ پر اور یہ رخسارہ سیدھا ہوگا اور گوشت کی خواہش کرے اور اس کی خواہش بھنے ہوئے گوشت کی ہوگی نہ پکے یا سوکھے کی اور وہ نو مہینہ بعد مرجائے گا اور اس کی موت نسیر کے پھاڑنے سے ہوگی اور یہ بطائح میں ہوگی اور وہیں دفن کیا جائے گا اور وہاں سے منتقل نہ ہوگا اور یہیں سے اس کا حشر ہوگا۔ یونہیں متعلق عراقی گیارہ غیب ہیں وہ گورا ہے اور اس میں سرخی جھلکتی ہے اور اس کی آنکھ میں پھلی ہے اور اس کے پاؤں میں لنگ ہے اور بطخ چاہے گا اور یہ کہ اسے چاولوں کے ساتھ کھائے گا اور یہ شخص بیمار ہوگا اور ایک مہینہ تک مرض میں مبتلا رہے گا اور اسی سے مرجائے گا اور یہاں مرے گا اور ایک مہینہ بعد مرے گا اور مصری کے متعلق پندرہ غیب ہیں یہ کہ وہ گندم گون چھنگا اور چھٹی انگلی الٹے ہاتھ میں ہوگی اور اس کے نیزے کا کوچہ ہوگا اور اس کی ران میں گھاؤ ہوگا وہ الٹی ران ہوگی اور یہ زخم اسے اس کا پورا نہ ہوگا اور تیس برس کا مرد اور یہ شہد کی خواہش کرے گا، صرف شہد خالص نہیں بلکہ گھی سے ملا ہوا، اس کا کسب تجارت ہوگی اور تجارت گاہ اس کی ہندوستان میں ہوگی اور اپنی آخر عمر تک تجارت ہی کرتا رہے گا اور وہ ہندوستان میں مرے گا اور اس کی موت بیس برس کے بعد ہوگی اور شامی کے متعلق نو غیب، وہ گندمی رنگ کا ہوگا جس میں سپیدی غالب ہوگی موٹے موٹے گٹے پڑی ہوئی انگلیوں والا ہوگا اور سیب کی خواہش کرے گا اور شامی سیب چاہے گا زبین حریم میں مرے گا اور اس کی موت ابوالمجد کے گھر کے دروازہ پر ہوگی اور اس کی عمر سے سات برس اور مہینوں میں سے تین اور ایام

غیوب انه اسمر اللون مع ان الغالب علی الشوام البیاض وهو شثن الاصابع غلیظها وقد اشتهی تفاحا وانما یشتهی من بلاده ویموت بارض الحریم وذلک علی باب دار ابی المجد وقد بقی من عمره من السنین سبع ومن الشهور ثلاثة ومن الایام سبعة والمتعلق بالیمنی ثمانیة غیوب انه ابیض اللون وان الیمانیة سمر وهو نصرانی وتحت ثیابه زنار وقد خرج من بلاده لامتحان المسلمین ومدة خروجه ثلاث سنین ولم یخبر احدا بما نوی لا اهل بیته ولا اهل بلدته وقد اشتهی بیضا وان تکون مسلوقا قد نهذه اثنان وستون غیبا وخمسة ان احدا ... لم یطلع علی شهوة غیره وخمسة ان شهوة کل منهم ... من الغیب فتمت اثنین و بعین غیبا فسبحان الذی ... علی ما شاء من شاء من عباده وله

الحمد ... حفظه ربه **مدنیه**

کان یعلم یقینا ... ارض یموت اخرج عنه ابن السکن وابن منده ... بن عسا کر قال دخل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی مرض یعودنی فقلت ما احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتهاجرن الی ارض الشام وتموت بالربوة من فلسطین فمات فی خلافة عمر رضی الله تعالی عنه ودفن بالرملة وهذا نبی الله الصدیق علیه الصلاة والسلام قائلا لاهل مصر

له وقال الامام السیوطی فی خصائص الکبری باب اخباره صلی الله تعالی علیه وسلم عن السحابة التی مطرت بالیمن اخرج البیهقی عن ابن عباس قال اصابتنا سحابة فخرج علینا النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال ان ملکا موکلا بالسحاب دخل علی آنفا فسلم علی واخبرنی انه یسوق السماء الی

Marfat.com

ہیں سے سات باقی ہیں اور یمنی کے متعلق آٹھ یہ کہ وہ گورا ہوگا اور یمنی گندم گون ہوتے ہیں وہ نصرانی ہے اس کے کپڑوں کے نیچے زنار ہے (جینو) اور اپنے ملک سے مسلمان کے امتحان کے لئے نکلا اور اسے نکلے ہوئے تنیس برس ہوئے اور اس نے اپنی نیت کی کسی کو خبر نہ کی۔ نہ گھر والے نہ اہل شہر کو اور اس کی خواہش انڈا ہے اور یہ کہ انڈا نیم برشت تو یہ باسٹھ غیب ہوئے اور پانچ یہ کہ ان سے کوئی دوسرے کو اپنی خواہش پر مطلع نہ کر سکا اور پانچ یہ کہ ہر ایک کی خواہش کی چیز ہمیں غیب سے ملے گی تو یہ بہتر غیب پورے ہوئے تو پاکی اس کے لئے جس نے عطا کیا جو چاہا جسے اپنے بندوں میں سے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

یقیناً جانتے تھے کہ کس زمین میں ان کا انتقال ہوگا یہ حدیث ان سے ابن سکن اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کی انھوں نے فرمایا میری ایک بیماری میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مجھے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کی مجھے یہی گمان ہے کہ میں اپنے اس مرض میں مرجاؤں گا ارشاد فرمایا ہرگز نہیں ضرور تو زندہ رہے گا اور شام کی طرف ہجرت کرے گا اور فلسطین میں ایک ٹیلے پر مرے گا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا اور رملہ میں دفن ہوئے اور یہ ہیں اللہ کے نبی یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ انھوں نے مصریوں سے فرمایا تم سات برس حسب دستور

لے وقال الامام السیوطی الخ اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں فرمایا باب حضور کا خبر دینا اس بادل سے کہ برسا یمن میں روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم برآمد ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک نالہ کی طرف جسے ضریح کہا جاتا ہے تو ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا ہم نے اس سے بادل کی نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا علامہ بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث کے

Marfat.com

واد باليمن يقال له ضريح فجاءنا راكب بعد ذلك فسألناه

عن السحابة فاخبر انهم مطروا فی ذلك اليوم قال البيهقی وله

شاهد مرسل عن بكر بن عبد الله المزنی ان النبی صلی الله

تعالٰی عليه وسلم اخبرنا عن مالك السحاب انه يجئی من

بلد كذا وانهم مطروا يوم كذا وانه صلی الله تعالٰی

ع‍ه كذا فی الاصل والصحيح عندی ملك السحاب

تزرعون سبع سنين دابا قال ياتی من بعد ذلك

سبع شداد قال ثم ياتی من بعد ذلك عام فيه

يغاث الناس فقد علم ان المطر يأتيهم سبعة اعوام

علی حين ثم لا يمطرون سبع سنين ثم فی عام الخامس عشر يمطرون

وينبت العنب فيعصرون ؛ مالی اعد الجزئيات

ولا حصر لها ؛ وقد ثبت علم جميع الخمس سوی

الساعة علی خلاف فيها بثبوت لا ريب فيه عند

اهل النهی فان كل ذلك مثبت فی اللوح المحفوظ

قطعا وقد علم اطلاع كثير من الملائكة والاولياء

عليه وسلم سأله عليه السلام متی تمطر بلدنا فقال يوم كذا وعنده

ناس من المنافقين فحفظوه ثم سألوا عن ذلك فوجدوا الصديقة فامنوا

و ذكروا ذلك للنبی صلی الله تعالٰی عليه وسلم فقال لهم زادكم الله تعالٰی ايمانا

اھ قوله مالك السحاب اقول هكذا فی نسختی لخصائص بالف بعد الميم

وهی بحمد الله تعالٰی نسخة قديمة كتب فی آخرها كان الفراغ من

كتابة النسخة المباركة يوم السبت المبارك سابع عشر شهر

شعبان المبارك من شهور سنة اثنتين وثلاثين والف اھ

قد مضت علی كتابتها ثلثمائة سنين وانتقصت تسعا اھ منه عفی عنه

ل‍ه اللهم لك الحمد من يرزق اتباع الحق والانصاف والتجنب عن الجزا

Marfat.com

کھیتی کرو گے فرمایا پھر اس کے بعد سات برس کڑے آئیں گے فرمایا پھر اس کے بعد وہ سال آئے گا کہ لوگ مینہ دیئے جائیں گے تو انھوں نے یقیناً جانا کہ سات برس مصریوں کو مینہ وقت پر ملے گا پھر سات برس تک نہ برسے گا پھر پندرھویں سال ان پر برسے گا اور انگور اگیں گے تو وہ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ مجھے کیا ہوا کہ میں جزئیات گنا رہا ہوں ان کا تو حصر نہیں حالانکہ قیامت کے سوا کہ اس میں تو اختلاف ہے باقی ان پانچوں غیبوں کی سب باتوں کا علم ایسے ثبوت سے ثابت ہے جس میں اہل عقل کے نزدیک مجال شک نہیں اس لئے کہ یقیناً یہ سب غیب لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں اور بے شک معلوم ہوا کہ بکثرت ملائکہ اور اولیا اس پر مطلع ہوتے ہیں۔

لئے شاہد مرسل ہے بکر ابن عبداللہ مزنی سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آرہا ہے فلاں شہر سے اور بلاشک وہاں اس دن پانی برسا اور بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ملک علیہ السلام سے دریافت کیا۔

کہ ہمارے شہر میں کب پانی برسے گا تو اس نے کہا فلاں دن اور حضور کے پاس بعض منافق لوگ تھے تو انھوں نے اسے یاد رکھا پھر انھوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اس کی تصدیق پائی تو ایمان لائے اور اس کا تذکرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تمھارا ایمان زائد کرے اھ قولہ مالک السحاب قول یوں ہی ہے میرے نسخہ خصائص میں الف کے ساتھ بعد میم کے اور بحمدہ تعالیٰ پرانا نسخہ ہے جس کے آخر میں تحریر ہے کہ اس نسخہ مبارکہ کی کتابت سے فراغ ہفتہ کے مبارک دن سترہ ماہ شعبان مبارک ۱۰۳۲ھ اس کی کتابت کو تو کم تین سو برس گذرے اھ منہ عفی عنہ مدنیہ

لے اللھم لک الحمد لخ الٰہی تیرے ہی لئے خوبی ہے جیسے حق کی پیروی روزی کرے ۲ور انصاف اور گذاف ولے راہی سے بچنے کی توفیق دے

پابند دست دلیل ہو جدھر وہ چلے ادھر چلے اور ٹھہرے جہاں ٹھہرے، ہمیں قرآن کریم نے رہنمائی فرمائی کہ قرآن ہر شے کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہے، نبی کریم

Marfat.com

علیہ فضلا عن الانبیاء علیهم الصلاۃ والسلام علما لاینکرہ الا محروم۔ بل قد وصف اللہ تعالے اللوح فی کتابہ الکریم بوصف المبین ؛ والمبین ہوالذی یوضح ویبین ؛ فان کان اللوح مغیباً عن ابصار الخلق جمیعا ؛ فما یبین ولمن یبین ؛ قال تعالے

و کل شئ احصینہ فی امام مبین۔ قال البیضاوی یعنی اللوح المحفوظ وقال تعالے "ومامن غائبة فی السماء والارض الا فی کتب مبین" قال الامام البغوی فی معالم التنزیل ای فی اللوح المحفوظ وقال الامام النسفی فی مدارک التنزیل المبین الظاہر المبین لمن نظر فیہ من الملائکة وقال علی القاری فی المرقاۃ

الا عنساق یکون اسیر یدالبرہان یسیر حیث یسیر ویقف حیث یقف ارشدنا القران الکریم انہ تبیان کل شئ وتفصیل کل شئ لنبیہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والشئ ہوالموجود واطلاق الموجود علی ما کان وبان اوماہو بعرضۃ ان یکون مجازا والمجاز لایصار الیہ الا بدلیل فلولا ان اللہ سبحانہ وتعالے اثبت فی اللوح المحفوظ

کل ما کان وما یکون وھذہ المثبتات فی اللوح موجودۃ فیہ قطعا عند نزول الایات الکریمة لما دلت الایات الا علی علم جمیع الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزولها دون ما وجد وعدم وما لم یوجد بعد لعدم تناول لفظ الشی لہ حقیقة لکن ذلک الاثبات اتی بحمد اللہ تعالی باثبات علم جمیع ماکان وما یکون مما اثبت فی اللوح لکونہ بہ من الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزول الایات کسائر النقوش والمرسومة فی کتاب

Marfat.com

نہ کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ ایسے علم سے معلوم ہے جس کا انکار نہ کرے گا
مگر محروم بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں لوح کی صفت میں مبین فرمایا
ہے اور مبین اسی کو کہتے ہیں جو واضح اور ظاہر کرے تو اگر لوح تمام مخلوق کی نگاہوں سے
غائب ہو تو کس بات کے لئے مبین ہے اور کس کے لئے مبین ہے رب عزوجل فرماتا ہے
ہر چیز ہم نے ایک مبین پیشوا میں گن دی ہے بیضاوی نے کہا یعنی لوح محفوظ اور رب
عزوجل نے فرمایا آسمان وزمین کا کوئی غیب ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو
اور امام بغوی نے معالم التنزیل میں فرمایا یعنی لوح محفوظ میں اور امام نسفی نے
مدارک التنزیل میں فرمایا لوح مبین ہے یعنی جو ملائکہ اسے دیکھتے ہیں ان کے لئے ظاہر
اور روشن ہے، اور علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں کہا۔

پائی گئی بہ سبب نہ شامل ہونے لفظ شئی کے اس کو حقیقتاً لیکن یہ اثبات بحمد اللہ تعالےٰ
لے آیا۔ اثبات علم جمیع ماکان ومایکون کو اس چیز سے کہ مثبت ہے لوح میں بہ سبب
ہونے اس کے کہ بیچ اس کے اشیاء موجودہ فی العالم کے وقت نزول ہونے آیات کے
جیسے نقوش مرسومہ کتاب میں موجود ہیں اور یقیناً معلوم ہے کہ لوح متناول نہیں
ہر آنے والے کو ابد تک چونکہ متناہی کا احاطہ غیر متناہی کو صحیح نہیں اور لوح میں وہی
ثبت ہے جو پہلے دن سے تھا اور قیام قیامت تک ہوگا اور میرے نزدیک کوئی دلیل
قاطع اب تک اس پر قائم نہ ہوئی کہ یہ غایت مغیا میں داخل ہے یا خارج تو اگر

علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے اور شے موجود ہے اور اطلاق موجود کا اوپر اس چیز کے کہ تھی اور
نہ رہی یا وہ کہ آئندہ ہوگی مجاز ہے اور مجاز کی طرف بلا دلیل مصیر نہیں تو اگر یہ نہ ہو کہ
اللہ سبحانہ وتعالےٰ نے لوح محفوظ میں ہر ماکان ومایکون ثبت فرمادیا اور یہ تمام مثبتات
لوح وقت نزول آیۂ کریمہ یقیناً اس میں موجود ہیں تو البتہ نہ دلالت کرتیں آیتیں مگر
اوپر علم جمیع اشیاء کے جو کہ موجود ہیں عالم میں وقت نزول آیات کے نہ وہ
چیز کہ پائی گئی اور معدوم ہوگئی اور نہ وہ کہ اب تک نہ

موجود و معلوم قطعا ان اللوح لم يتنا ول كل آت الى الابد لان المتناهى لا يصح ان يحيط بغير المتناهى وانما اثبت فيه ما كان من اول يوم ويكون الى قيام الساعة ولم يقم عندى الى الساعة دليل قاطع على ان هذه الغاية داخلة فى المغيا ام خارجة فان كان الواقع ان تعيين وقت الساعة مثبت فى اللوح فقد علمه نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قطعا لتناول الايات له اذن وان كان الواقع انه تعالى لم يثبته فيه لم تدل الايات عليه واحتمل الامران معلم قطعا بان علمه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينحصر فيما اثبت فى اللوح وانما هو نهر بل موج من بحار علومه صلى الله تعالى عليه وسلم كما تقدم وعن هذا ترانى قلت سوى الساعة على خلاف فيها نعم كما لم اجزم بالعلم لا اجزم بالنفى كهؤلاء وانما اقول كما سأنقل من العلامة التفتازانى فى شرح المقاصد انه لا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل هذا فيما سبيله الجزم اما الظن فترى عن الامام القسطلانى ما يفيد ان الله تعالى اطلع عليه رسله والاولياء ياخذون عنهم وتقدم الجزم بتعليم الخمس لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم عن العلامة البيجورى وعن العلامة الشنوانى عن السيد الاجل عبدالعزيز وسياتى التصريح بانه الحق فى علم الساعة عن العلامة المدابغى وعن الفاضل العارف العثماوى وسا قيم الدليل القاطع على ان المولى تعالى يعلمه ملئكة النفخ قبل وقوعهما واذكر دليلا اخر عليه عن الامام الرازى وقد تقدم ان كل علم لكل احد من خلق الله تعالى انما يحصل له بامداد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم وممد العلم يجب ان يعلم قبل من يلقى عليه فثبت حصول العلم به قبل قيامها له صلى الله تعالى عليه وسلم واذ لم تناف الايات هذا القدر من التقدم لم تناف ما فوقه ايضا اذ لا فرق وقد رجعت دلالتها الى انها لا تعلم الا باعلامه تعالى فاذن ينقدح فى الذهن القول ظنا بانه صلى الله تعالى عليه وسلم علمها وامر بكتمها نقد اتى

واقعی یہ ہو کہ تعین وقت ساعت لوح میں مثبت ہے تو یقیناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جان لیا کہ اب آیات اس کو متناول ہیں اور اگر واقعی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس میں ثبت نہ فرمایا تو نہ دلالت کریں گی آیتیں اس پر اور دونوں احتمال رہیں گے کیونکہ یقیناً معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مکتوبات لوح محفوظ میں منحصر نہیں بلکہ وہ ایک نہر بلکہ ایک موج ہے سمندروں میں سے حضور کے جیسا کہ گذرا اور اسی سبب سے تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے کہا سوی لساعۃ علی خلاف فیہا جس طرح میں علم کا جزم نہیں کرتا ان کی طرح نفی کا جزم بھی نہیں کرتا اور میں وہی کہتا ہوں جو علامہ تفتازانی کی شرح عقائد سے عنقریب نقل کروں گا یہ کہ کچھ دور نہیں کہ بعض رسولوں کو اس پر آگاہی دی ہو یہ اس میں ہے جس کی راہ جزم ہے لیکن ظن تو عنقریب تم دیکھو گے کہ امام قسطلانی سے اس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا اس پر اپنے رسولوں کو اور اولیاء ان سے لیتے ہیں اور پہلے گذری قطعیت تعلیم خمس کی واسطے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے، علامہ بیجوری اور علامہ شنوانی وجلالت والے سردار عبدالعزیز دباغ سے عنقریب تصریح آتی ہے علامہ مدابغی اور علامہ فاضل عارف عشماوی سے اور عنقریب میں دلیل قاطع قائم کروں گا اس بات پر کہ مولیٰ تعالیٰ علم عطا فرما دیتا ہے ملائکہ نفخ صور کو قبل وقوع قیامت کے اور قائم کروں گا دوسری دلیل اس پر امام رازی سے اور پہلے گذرا کہ تمام مخلوق الٰہی کو ہر علم امداد محمدی سے ہی حاصل ہوتا ہے اور علم کی مدد دینے والا واجب ہے کہ جانے اس سے پہلے کہ جس پر القاء کر رہا ہے تو ثابت ہو گیا حاصل ہونا اس کے علم کا حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو قبل قیامت کے اور جب اس قدر تقدم کے آیات منافی نہیں۔ تو اس کے مافوق بھی منافی نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی فرق نہیں اور بلاشبہ رجوع کر گئی ان کی دلالت اس جانب کہ وہ بے اعلام الٰہی معلوم نہیں ہوتی تو اب بطور ظن یہ قول ذہن میں چمک جاتا ہے کہ حضور کو اس کا علم دیا گیا اور اس کے چھپانے کا حکم فرمایا۔ بلاشبہ علمائے کرام سے دونوں قول آئے اور جلیل القدر ائمہ نے اس کے بطلان پر جزم نہ کیا بلکہ امام جلال الدین سیوطی نے اس کے

Marfat.com

عن العلماء القولان لم يجزم ائمة اجلة على هذا بالبطلان
بل عقد له الامام الجليل السيوطى فصلا فى الخصائص الكبرى
فقال فصل ذهب بعضهم الى انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
اوتى علم الخمس ايضا وعلم وقت الساعة والروح وانه
امر بكتم ذلك اھ وساقهما السيد العلامة محمد ابن السيد
العلامة عبد الرسول البرزنجى المدنى رحمهما الله تعالىٰ
فى كتابه الاشاعة لاشراط الساعة على حد سواء فقال
لما كان امر الساعة شديدا وقد استاثر بعلمها ولم يعلمها
احدا من خلقه وعلمها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ونهاه
عن الاخبار بها تهويلا لشانها وتعظيما لامرها الخ هكذا فى النسخ
المطبوعة وعلمها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالواو فان كانت
الواو بمعناها وتكون الجملة جارية مجرى الاستثناء فقد اختار
السيد العلامة ان الله تعالىٰ علمها محمدا صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم وارتضى هذا القول وان كانت بمعنى او واو سقطت
الالف من الناسخ فقد حكى القولين على حد سواء ولم يجزم
مثل الرسالة المفتراة ببطلانه ولا جعله مثلها قول الغلاة
كما فيها فى ص۲۸ وغيره ولا مجاهرة بالكذب كما فيها ص۲۸ قولا
مخالفا للحق والصواب الذى ليس فيه شك ولا ارتياب كما فيها
ص۳۱ وعليه تمام الرسالة المفتراة وهذا ايضا من امارات انها
مفتراة او محرفة بايدى الوهابية الغلاة والا لم يرض
بنسبة هذه العلامة الى هذه العظائم اعنى كونه اجازه
الله تعالىٰ من الغلاة ومن المجاهرين بالكذب فى الدين
ومن مخالفى ما ثبت قطعا فى الدين المبين او شريك من
من هو كذا الاترى من نقل قول الغلاة الكذابين المكذبين
القطعيات مع قول العادلين الصادقين المصدقين على حد سواء
فقد جوز كل ذلك وجعله احد السائغين وخير المتلقى من كتابه

لئے ایک فصل خصائص کبریٰ میں باندھی اور فرمایا کہ یہ فصل ہے اس بیان میں کہ بعض علمار کرام ادھر گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خمس بھی دیا گیا اور علم وقت ساعت اور علم روح بھی دیا گیا اور حضور کو اس کے چھپانے کا حکم فرمایا اھ اور علامہ محمد ابن سید علامہ عبدالرسول برزنجی مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنی کتاب الاشاعہ لاشراط الساعۃ ان دونوں کا ذکر برابر ایک حد پر چلایا اور فرمایا کہ جب امر ساعت سخت تھا اور اس کے علم کو اپنے لئے خاص کر لیا اور مخلوق میں سے کسی کو نہ بتایا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعلیم فرمایا اور دوسروں کو خبر دینے سے منع فرما دیا اس سے ہول دلانے اس کی بزرگی بڑھانے کے لئے الخ یوں ہی ہے۔ نسخہ مطبوعہ میں وعلمہا النبی "واو" کے ساتھ تو اگر واو اپنے معنی میں ہو اور جملہ قائم مقام استثنا ہو تو یقیناً سید علامہ نے اختیار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اسی قول کو انھوں نے پسند کیا اور اگر واو بمعنی اَوْ کے یا الف قلم ناسخ سے گر گیا تو انھوں نے دونوں قولوں کو ایک برابر حد پر بیان کیا اور خود ساختہ رسالہ کی طرح اس کے بطلان پر جزم نہ فرمایا اور نہ مثل قول غلاۃ اسے بنایا جیسا کہ اسی رسالہ میں صفحہ ۲۸ وغیرہ پر ہے نہ کھلم کھلا جھوٹ جیسا کہ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۸ میں ہے مخالف حق صواب بلا شک وارتیاب دیکھو ص۲۱ اور اسی پر یہ جھوٹا رسالہ تمام ہے یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ رسالہ خود ساختہ یا محرفِ دست غلاۃ وہابیہ ہے ورنہ نہ راضی ہوتے اپنے دادا کی طرف ان بڑی باتوں کی نسبت پر یعنی ان کا ہونا غلاۃ (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) اور مجاہرین فی الکذب سے اور مخالف اس چیز کے کہ جو یقینی طور پر دین مبین سے ثابت ہوتی۔ بااثر یک اس کا جو ایسا ہے کیونکہ جس نے نقل کیا قول غلاۃ کا ذہین مکذبین قطعیات ہمراہ قول عادلین صادقین مصدقین برابر ایک حد پر تو بلا شبہ اس نے اس سب کو جائز رکھا اور کر دیا انھیں احد المجوزین اور اختیار دیا ان کی کتاب سے تلقی کرنے والے کو یہ کہ اختیار کرے جسے چاہے جیسے کہ وہ شان ہے ان دو قولوں کی جو نقل کئے جائیں بلا ترجیح کسی جانب کے دونوں جانبوں میں سے اور جب تجھ پر یہ کھل گیا تو تجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ مثبت مقدم ہے نافی پر، اور جو کچھ بھی ہو جواب ظاہر ہے ہر اس چیز سے جس کا رسالہ نے قیامت کے بارے میں ایراد کیا کہ آیات ص۴ وحدیث مسلم ص۱۸ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

Marfat.com

ان يختار ايهما شاء كما هو شان قولين ينقلان بلا ترجيح لاحد الجانبين

اذا ظهر لك هذا فلك ان تقول المثبت مقدم على النافى وايا ما كان

ظهر الجواب عن كل ما اوردت الرسالت فى الساعة كالايات ص٢ وحديث مسلم

ص١٥ انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال الما سئل من الساعة قبل

وفاته بشهر انما علمها عند ربى وقول ابن كثير ص٢ وقت الساعة

لا يعلمه نبى مرسل ولا ملك مقرب وقول اسمعيل حقى ص٢٣ منه

ما استأثر نفسه الى قوله منه علم الساعة وما نقل ص٢٨ من شقشقة

شقية ودندنة دنية عازيا بها الى القارى من سيوطى فى رسالة

الكشف عن مجاوزة هذه الامة الالف وهو فرية على الامام

الجليل الجلال السيوطى وهذه رسالة الكشف حاضرة ليس فيها لم

اثر ولا اثرو فرية على على القارى فانه لم ينقله عن الامام السيوطى

انما لم يلخص ما نقله عنه الى قوله لا يتجاوز عن الخمسمأئة بعد الالف

ثم قال اعنى القارى قال وقد جاهر بالكذب الخ والضمير فيه

لابن القيم

Marfat.com

جب سوال کیا گیا ساعت سے حضور کی وفات سے ایک مہینہ پہلے تو حضور نے فرمایا کہ علم اس کا میرے رب کو ہے اور قول ابن کثیر ص[۲۰] وقت ساعت اسے نہیں جانتا ہے کوئی نبی مرسل نہ کوئی مقرب فرشتہ اور قول اسمٰعیل حقی ص[۲۳] "منہ ما استاثر لنفسہ تا منہ علم الساعہ" وہ کہ نقل کیا ص[۲۵] پر منحوس بُر بُرانا اور کمینہ بھنبھناہٹ جسے علامہ قاری کی طرف نسبت کیا علامہ سیوطی کے رسالہ "الکشف عن مجاوزتہ ہذہ الامتہ الالف" سے حالانکہ وہ افترا ہے "امام جلیل جلال سیوطی پر اور یہ رسالہ الکشف موجود ہے نہ اس میں بعینہ وہ نقل اور نہ اس کا کوئی نشان اور علامہ قاری پر افترا ہے کہ انھوں نے امام جلال سیوطی سے اسے نقل کیا صرف اس کا خلاصہ کیا ہے ان کے قول کے متجاوز نہ ہوگی پانچ سو سے بعد ہزار کے۔ پھر علامہ قاری نے فرمایا کہ انھوں نے کہا کہ کھلم کھلا جھوٹ بولا ضمیر اس میں راجع ہے ابن قیم کی طرف[۵۵] سب ہونے والی باتیں جو لوح محفوظ میں ثبت فرما دی ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ ملائکہ آئندہ باتوں پر مطلع ہوں کہ جب وہ باتیں لکھے ہوئے کے مطابق واقع ہوں تو ان کا ایمان اور تصدیق بڑھے اور اس لئے کہ ملائکہ جان لیں کہ کون مدح کا مستحق ہے اور کون مذمت کا تو ہر ایک کے لئے اس کا مرتبہ پہچانیں انتہی اور شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی میں ذکر کیا کہ لوح محفوظ پر مطلع ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو باتیں واقع میں موجود ہونے والی ہیں خارج میں ان کے وقوع سے پہلے ان کا علم ہو جائے، خواہ لوح کی تحریر دیکھ کر ہو یا بغیر اس کے اور یہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتا ہے کہا اور لوح محفوظ پر یوں اطلاع کی کہ اس کے نقوش کا مطالعہ کریں یہ بھی بعض اولیاء سے بتواتر منقول ہے انتہا مترجما اور بے شک امام شطنوفی وغیرہ ائمہ نے رسول اللہ صلی اللہ

عہ اس کے بعد اصل میں باقی ورق زائد تھا، افسوس کہ بعد تلاش کامل دستیاب نہ ہوا ۱۲ ح

حکمة ذلك ای اثبات الکوائن کلها فی اللوح اطلاع
الملئکة علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعه ایمانا
وتصدیقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفوا
لکل مرتبتة ام وقد ذکرالشاہ عبد العزیز فی
تفسیر فتح العزیز ان المراد من الاطلاع علی اللوح المحفوظ
الاطلاع علی الموجودات النفس الامریة قبل ظهورها
فی الخارج سواء کان بمطالعة النقوش او بدونها
وهذا یحصل لاولیاء اللہ تعالٰی ایضا قال والاطلاع علی اللوح المحفوظ
بمطالعة النقوش ایضا منقول عن بعض اولیاء اللہ تعالٰی
بالتواترا ہ مترجما واخرجت الائمة کالشطنوفی وغیرہ بسند
صحیح عن ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غوث الثقلین ؛
وغیاث الکونین ؛ سیدنا الغوث الاعظم ابی محمد عبد القادر
الحسنی والحسینی الجیلانی ؛ رضی اللہ تعالٰی
عنہ وارضاہ عنا وافاض علینا فی الدارین
من نورہ الربانی ؛ انہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
کان یقول عینی فی اللوح المحفوظ اقول وهذا ربنا
تبارک وتعالٰی یقول فی اللیلة المبارکة لیلة البراءة
فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا فثبت بشهادة
اللہ تعالٰی ان مد برات الامر یاتیها الاعلام الالٰهی بجمیع
افرادالاربع من الخمس اعنی ماسوی الساعة قبل وقتها
اقول وکذالك یجب ان یعلم سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ
والسلام بالتعجیل وقت الساعة عینا قبل وقوعها ولو لحظة

تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے سے بہ سند صحیح روایت کی وہ جو انس و جن دونوں کی فریاد رس اور دونوں جہاں میں فریاد کو پہنچنے والے ہیں ہمارے آقا غوث اعظم ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی اللہ ان سے راضی ہو اور انھیں ہم سے راضی کرے اور دونوں جہان ہیں ہم پر ان کے الٰہی نور کا فیض ڈالے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھ لوح محفوظ میں لگی ہے

اقول اور یہ ہے ہمارا رب تبارک و تعالیٰ کہ برکت والی رات شب برات کے بارے میں فرماتا ہے، اس رات میں بانٹ دیئے جاتے ہیں سب حکمت والے کام ہمارے حکم سے تو اللہ عزوجل کی گواہی سے ثابت ہوا کہ ان پانچ غیبوں میں سے قیامت کے سوا چار کے جمیع افراد ان کے وقوع سے پہلے اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتا دیتا ہے جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں

اقول اور اسی طرح واجب ہے کہ سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام بالتجیل قیامت کا خاص وقت تعین کے ساتھ اس کے وقوع سے پہلے جان لیں اگرچہ ایک لحظہ اور یہ اس دن جب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اپنا دوسرا پر بھی گرا دیں گے اور ایک پر تو اس وقت گرا چکے ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس کے گراتے ہی فرشتہ نے کہ ان کا ماتحت ہے صور منہ میں اٹھا لیا اور یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد کہ میں کیونکر چین لوں حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ہوئے ہے

نے نامہ بنیفخ الخ ختم حدیث تو پھونکے گا صحابہ نے عرض کی ہم کیا کریں گے ارشاد فرمایا کہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل (ہمیں کافی ہے اللہ اور بہتر کام بنانے والا) اس کو روایت کیا امام احمد اور ترمذی نے اور ابن حبان اور حاکم نے (ابو سعید خدری سے) اور امام احمد اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور احمد اور طبرانی نے کبیر میں زید ابن ارقم سے اور ابو شیخ نے عظمت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابو نعیم نے حلیہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ضیاء نے مختارہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ حدیدہ

Marfat.com

وذلک یوم یؤمر بالنفخ فیرخی جناحه الآخر وقد ارخی احدهما حین ولد رسول الساعة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فالتقم الملک التابع الصور وقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ[1] واصغی سمعه وحنا جبهة ینتظر متی یؤمر بالنفخ

رواه الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه والملک جاثٍ علی رکبتیه ناظر الی جناح اسرافیل المبسوط بعد فاذا ارخا نفخ فبین الأذن وقیام الساعة ارخاؤه الجناح وهو حرکة والحرکة زمانیة فلابد من تقدم العلم ولو لمحة فاذا[2] وجب هذا الملک مقرب فما المحیل ان یعلمه الحبیب الأعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] تمامه فینفخ قالوا کیف نصنع قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل (رواه الامام احمد و الترمذی) وابن حبان والحاکم (عن ابی سعید الخدری) واحمد والحاکم عن ابن عباس واحمد والطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم وابو الشیخ فی العظمة عن ابی هریرة وابو نعیم فی الحلیة عن جابر والضیاء فی المختارة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهم ۱۲ منه حفظه ربه تعالیٰ جدیدة

[2] هذا الدلیل المنیر مما استنبطه بفکری وقت هذا التحریر ثم رأیت بعد ایام ما قال فی التفسیر الکبیر تحت قوله تعالیٰ علم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا ونصه بتلخیص ای وقت وقوع القیمة من الغیب الذی لا یظهره اللہ لاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمة فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انه لایظهر هذا الغیب لاحد من رسله قلنا بل یظهره

اور ماتھا جھکائے ہوئے ہے انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جائے یہ حدیث ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور وہ فرشتہ اپنے دونوں زانوؤں پر کھڑا ہوا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام کے اس پر کی طرف نگاہ جمائے ہوئے ہے جو ابھی پھیلا ہوا ہے تو جب وہ اس پر کو گرائیں گے تو یہ صور پھونک دے گا تو صور پھونکنے کی اجازت اور قیام قیامت میں ان کے پر گرانے کا فاصلہ ہے اور یہ ایک جنبش ہے اور جنبش زمانہ میں ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ وقوع سے پہلے قیامت کا انھیں علم ہولے گا اگرچہ ایک لمحہ تو جب[1] یہ ایک مقرب فرشتہ کے لئے واجب ہوا تو سب سے بڑھ کر پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کون محال کرنے والا ہے کہ قیامت کو اس کے وقوع سے مثلاً دو ہزار برس پہلے جان لیں اور حضور کو حکم ہوا کہ اوروں کو نہ بتائیں لاجرم معتزلہ نے جو کرامات اولیاء کی نفی پر اس آیت سے استدلال کیا کہ اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے علامہ نے شرح مقاصد میں اس کے جواب میں فرمایا غیب یہاں عام نہیں بلکہ مطلق ہے یا ایک معین یعنی وقت قیامت اور اس پر اوپر کی آیت قرینہ ہے

---

[1] ہذا الدلیل الخ یہ روشن دلیل اس تحریر کے وقت میری فکر نے استنباط کی تو پھر چند روز کے بعد میں نے دیکھا، تفسیر کبیر میں فرمایا زیر قول الٰہی" عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا "خلاصہ تصریح یہ ہے یعنی وقت وقوع قیامت اس غیب سے ہے کہ ظاہر نہ کرے گا اللہ اس کو کسی پر تو اگر کہا جائے کہ جب تم نے اسے قیامت پر محمول کیا تو کیونکر ارشاد فرمایا " الا من ارتضی من رسول باوجودیکہ ظاہر نہ کیا اس غیب کو کسی پر اپنے رسولوں میں سے ہم کہیں گے بلکہ اسے ظاہر کیا قرب قیامت اور کیوں نہیں کہ بلاشبہ ارشاد فرمایا جس دن کہ آسمان پھٹ جائے گا ابر کے ساتھ اور ملائکہ اتریں گے اترنا اس میں شک نہیں کہ ملائکہ اس وقت جان لیں گے قیامت قائم ہونے کو اھ اقول غالباً میرا استنباط زیادہ محکم ہے پھر ہمیں احتجاج میں قول ان کا " قلنا بل نظہرہ" کافی ہے واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ حفظہ ربہ مدینہ

Marfat.com

قبل وقوعه بالفی سنة مثلا ویؤمر ان لایخبر لاجرم قال العلامة فی شرح المقاصد جوابا عن تمسك المعتزلة فی نفی الکرامة بقوله تعالیٰ عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه الآیة مانصه الغیب ههنالیس علی العموم بل مطلق او معین هو وقوع القیمة بقرینة السابق ولایبعد ان یطلع علیه بعض الرسل من الملئکة او البشر اه ای فیصح الاستثناء فاذن انما ینتفی عن الاولیاء علم وقت الساعة ویثبت هذا ایضا لمن ارتضی من رسول بدلیل الاستثناء بل قال الامام القسطلانی فی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ولایعلم متی تقوم الساعة احد الا الله

عند قرب القیمة کیف لا وقد قال تعالیٰ یوم تشقق السمآء بالغمام وتنزل الملئکة تنزیلا۔ ولاشك ان الملائکة یعلمون فی ذلك الوقت قیام الساعة اھ اقول ولعل استنباطی احکم ثم یکفینا فی الاحتجاج قوله قلنا بل یظهره والله تعالیٰ اعلم اھ منه حفظ ربه مکیه

ثم العجب کل العجب ممن لایفرق بین العلم بالشئ بعد وقوعه والعلم به قبله ولو بزمان قلیل فان الاول علم بالشهادة والثانی من علم الغیب والغیب لایصیر الشهادة بقرب الوقوع والتجوز بانما قرب من الشئ یعطی حکمه لایغیر الحقائق حتی یجعل الغیب شهادة او المعدوم موجودا وامثال هذه الخطابیات لاتسمع فی باب خصائص الالوهیة ولذا لم یلتفت الیه الامام الرازی کما سمعت فتثبت ولاتصغ الی امثال تلك الاباطیل اھ منه مدنیه

Marfat.com

(اس میں قیامت ہی کا ذکر ہے) اور کچھ دور نہیں کہ ملائکہ یا البشر کے بعض رسولوں کو اس کا علم ہو انتہٰی۔ یعنی تو رسولوں کا استثنا صحیح ہوا تو اس وقت اولیاء سے صرف علم قیامت کی نفی ہوگی اور اللہ کے پسندیدہ رسولوں کے لئے یہ بھی ثابت ہوگا کہ ان کا استثنا اس پر دلیل ہے بلکہ امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی مگر اس کے پسندیدہ رسول کہ اللہ ان کو اپنے جس غیب پر چاہے مطلع فرما دیتا ہے اور ولی رسول کا تابع ہے اس سے علم حاصل کرتا ہے۔ انتہٰی

بلکہ[1] شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں خود اپنا حال بیان کیا کہ ان کو بعض واردات میں خاص وہ وقت بتایا گیا، جب قیامت قائم ہوگی اور آسمان پھٹیں گے پھر جب آپے میں آئے تو پورے طور پر محفوظ نہ رہا اور بھولا بھولا خواب ہو گیا تو جب ایسوں کے لئے یہ ثابت ہے

پھر اچنبھا اور پورا اچنبھا اس شخص سے کہ جو فرق نہ کرے درمیان علم بالشیٔ بعد وقوع اور علم بالشیٔ قبل وقوع کے اگرچہ تھوڑے زمانہ کے ساتھ کیونکہ پہلا علم بالشہادت ہے اور دوسرا علم غیب ہے اور غیب شہادت نہیں ہوجاتا قرب وقوع سے اور حکم بالمجاز اس طرح کہ جو قرب سے شیٔ سے اسے حکم شے کا دیا جاتا ہے حقائق نہیں بدل دیتا تا آنکہ غیب کو شہادت کردے یا معدوم کو موجود اس طرح کے خطابیات دربارۂ خصائص ربوبیت مسموع نہیں اسی واسطے امام رازی نے اس طرف التفات نہ کیا جیسا کہ تم نے سنا توجے رہو اور اس طرح کہ اباطیل پر کان نہ رکھو اھ منہ مدینہ

Marfat.com

الا من ارتضى من رسول فانه يطلعه على ما يشاء من غيبه والولى تابع له يأخذ عنه اھ بل ذكر[1] الشاه ولى الله الدهلوى والد الشاه عبد العزيز فى التفهيمات الالهية عن حال نفسه[2] انه اعلم بتعيين وقت الساعة وانشقاق السماء فى بعض واراداته ثم لما افاق لم يضبط وصار كرؤيا رئيت ونسيت فاذا كان هذا الامثال هؤلاء فيا سبحن رب المصطفى من قدر المصطفى وعلم المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم فى حاشية الفتح المبين للعلامة حسن بن على المدابغى والفتوحات الوهبية شروح اربعين الامام النووى فى علمه صلى الله تعالى عليه وسلم بوقت الساعة الخ كما قال جمع ان الله سبحنه وتعالى لم يقبض نبينا عليه الصلاة والسلام حتى اطلعه على كل ما ابهمه عنه الا انه امر بكتم بعض

---

[1] قلت قوله بل ذكره الشاه الخ رأيت فى كلام العارف الكبير والولى الشهير سيدى عبد السلام الاسمر افاض الله علينا فيضه الانور رضى عنه وعنايه امين التصريح بان الله تعالى اطلعه على قيام الساعة قرنا وسنة وشهرا وساعة ذكره فى معرض الامتنان وما ذلك على الله بعزيز ھ كتبه الفقير حمدان الجزائرى مدينة حماه الله هذا اواخر الحواشى التى زين بها طرة كتابى بل بيض بها غرة جوانى علامة المغرب حضرة مولينا حمدان حمد مساعيه المنان امين والحمد لله رب العلمين اھ منه حفظه ربه

[2] عبارت الفيوض هكذا اگر گوئی رسید انی بوجدان كه افلاک کے فنا خواهند شد گويم آرے ميدانم اجمالا ونمی دانم تفصيلا مثل کسیکہ می بيند خواب وفراموش می كند آنرا پس هرگاه ببيند تعبير را ياد ميكند چيزے كه فراموش كرده ١٢

Marfat.com

تو مصطفٰے کے رب کے لئے پاکی ہے کجا قدر مصطفٰی کجا علم مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
اور اربعین امام نووی کی شرح فتوحات الٰہیہ نیز اس کی دوسری شرح فتح المبین
کے حاشیہ میں قیامت کا علم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ملنے کے بارے میں ہے
حق یہ ہے جیسا ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور پر پوشیدہ رہ گیا تھا سب
حضور کو بتا دیا ہاں یہ ہے کہ بعض باتیں چھپانے کا حضور کو حکم دیا اور بعض باتیں
بتانے کا انتہٰی اسی طرح خشماوی نے رسالۂ حضرت سیدی احمد کبیر بدوی کی
شرح میں اسی کو صحیح بتایا **اقول** اور یہ سب ایک چمک ہے اس ارشاد الٰہی

ے نکتہ قولہ بل ذکرہ الشاہ الخلیل نے کلام میں بڑے عارف اور مشہور ولی میرے سردار
عبدالسلام اسمر اللہ تعالٰی فائز فرمائے ہم پر ان کا فیض اور اللہ راضی ہو اور بوسیلہ ان کے ہم
سے نہ یوں ہی کر تصریح اس کی دیکھی کہ اللہ تعالٰی نے مطلع فرمایا حضور کو قیامت کے ہونے
کے وقت پر صدی اور سال اور مہینہ اور گھڑی اور ذکر کیا اس کو اللہ تعالٰی نے معرض متنان
میں اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اسے لکھا فقیر حمدان جزائری نے مدینہ محمدانیہ
یہ سب سے پچھلا ان حواشی میں سے ہے جس سے مزین کیا میری کتاب کی کلغی کو
بلکہ چمکا دیا میرے جبین خواب کی سپیدی کو علامہ ملک مغرب حضرت مولانا محمد بن
محمود کبیر نے ان کی سعدیاں بڑے احسان والا الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ کو ہر دوگانہ
کے لئے ھو منہ حفظہ ربہ

والاعلام ببعض اه وكذلك صححه العشماوى فى شرح الصلاة احمديہ اقول وكل ذلك لمعة من انوار قوله عز وجل ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل شئ، كما الهمنا الله تعالى تقديره فاشرق الحق بنور الكتاب ؛ كشمس تجلت عنها السحاب ؛ وبعد ذلك لاحاجة لنا الى سرد جزئيات من الخمس اخبر بها الاولياء العظام ؛ على سيدهم وعليهم الصلاة والسلام ؛ فان ذلك بحر لايدرى قعره فيخرج الكلام عن النظام ؛ ومن لم يشفه القرآن ؛ فانى تزول عنه السقام ؛ نسأل الله العفو والعافيه وعلى الحبيب الصلاة والسلام ؛

القسم الثانى

الحمد لله ظهر الحق وزهر الصواب - وانجلى عن شمس الهدى كل حجاب - ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لايشكرون - ومن نظر فى كلام احقر العبيد نظر متدبر مستفيد - والقى السمع وهو شهيد ظهر له الجواب السديد عن كل ما يصول به صائل عنيد - ولكن التصريح اجدى واحرى بالبيان - فلنتكلم على كل سوال بحياله والله المستعان -

Marfat.com

کے انوار سے کہ ہم نے تم پر قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان جیسی کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی تقریر ہمیں الہام فرمائی تو حق چمک اٹھا قرآن کے نور سے جیسے سورج سے بادل ہٹ جائے اور اس کے بعد ہمیں حاجت نہیں کہ ان پانچوں غیب کے جزئیات کی تفصیل کریں جو اولیائے کرام نے بتائے ہیں، ان کے سردار اور ان پر درود وسلام کہ یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ نہ معلوم ہو تو ان کے گنانے میں کلام انتظام سے نکل جائے گا اور جسے قرآن شفا نہ دے اس کی بیماریاں کہاں جائیں ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں اور پیارے پر درود وسلام۔

دوسرا حصّہ

الحمدللہ حق ظاہر ہوا اور صواب چمک اٹھا اور آفتاب ہدایت پر کوئی پردہ نہ رہا۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے اور جو اس حقیر ترین بندگان کے کلام میں ایسے شخص کی طرح نظر کرے جو بات میں غور کرے اور فائدہ لینا چاہے یا قلب حاضر کے ساتھ کان لگائے حملہ آور ہٹ دھرم کے ہر سوال کا صحیح جواب اس پر ظاہر ہو جائے گا مگر تصریح زیادہ نافع اور بیان کے زیادہ لائق ہے تو چاہیے کہ ہم ہر سوال پر جدا جدا کلام کریں اور اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

پہلا سوال اس عبارت سے جو فاضل ابوالذکا سلامت اللہ سلمہ اللہ کے رسالہ اعلام الاذکیا مطبوعۂ ہند آخر میں واقع ہوئی اور اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر ظاہر و باطن ہیں اور وہ ہر شے کے

Marfat.com

السوال الاوّل عمّا وقع فی آخر النسخۃ المطبوعۃ بالھند من رسالۃ اعلام الاذکیاء للفاضل ابی الذکاء سلامۃ اللہ سلمہ اللہ بلفظ وصلی اللہ علی من ھو الاوّل والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم

اقول الجواب الاول ھٰذہ رسالۃ ارسلھا الی المصنف حفظہ اللہ تعالیٰ للتقریظ وقلت فیما قرظت علیہ وھو

بمرأی منکم ما ترجمتہ نعم قول زید حق وصحیح وزعم بکر مردود وقبیح فاللہ تعالیٰ عزت عظمتہ اعطی حبیبہ سید العالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علوم جمیع الأولین والأخرین واراہ الشرق والغرب والعرش والفرش وجعلہ شاھد ملکوت السمٰوات و الارض وعلمہ ما کان وما یکون من اول یوم الی یوم القیٰمۃ کما فصل دلائلہ تفصیلاً کافیا بقدر الحاجۃ مولانا الفاضل الکامل المجیب ؛ سلمہ المولی القریب المجیب وان لم یکن شیء فالقرآن العظیم شاھد عدل؛ وحکم فصل؛ قال تعالیٰ ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیء" الی آخر ما قررت وحررت من الدلیل ؛ علی ذاک المدعی الجلیل؛ فکل من ترعرع عن العامیۃ ولو قلیلا یعرف انی ما التزمت فی تقریظی ھذا الا ان الدلائل التی ذکرھا الفاضل المجیب کافیۃ بقدر الحاجۃ فلم یکن اذ ذاک نظری الی کل لفظ لفظ بل ولا الی تصویر المدعی الذی فیہ فانی صورتھا بعبارتی علی حدۃ ومن خدم العلم اوجالس العلماء ولہ

Marfat.com

جاننے والے ہیں **اقول** جواب اول یہ رسالہ مصنف حفظہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس تقریظ کے لئے بھیجا تھا اور میں نے اس کی تقریظ میں لکھا اور وہ تمھاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے :-

"زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بے شک اللہ تعالیٰ عزت عظمتہ نے اپنے حبیب کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انھیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے روز آخر تک کا سب ماکان ومایکون انھیں بتایا جیسا کہ مفصل بیان کئے اس کے دلائل کا نی تفصیل سے بقدر حاجت مولٰینا فاضل کامل مجیب نے (سلمہ المولیٰ القریب المجیب) اگر کچھ نہ ہو تو قرآن عظیم شاہد عدل اور حکم فصل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: "اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے"

اس دلیل کے آخر تک جو میں نے اس مدعائے جلیل پر تحریر وتقریر کی اور ہر ایک جو عامی پنے سے گھٹنے چل کر آگے نکل گیا ہے پہچانے گا کہ میں نے اپنی اس تقریظ میں صرف اتنی بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو دلیلیں فاضل مجیب نے ذکر کیں، بقدر حاجت کفایت کرتی ہیں اور اس میں رسالہ کے لفظ لفظ پر نظر نہیں بلکہ جس طرح دعویٰ کی صورت اس میں مذکور ہوئی وہ بھی ملحوظ نہیں اس لئے کہ میں نے صورت دعویٰ اپنی عبارت میں علیحدہ ذکر کی ہے اور جس نے علم کی خدمت کی یا عقل وتمیز کے ساتھ علماء کی صحبت میں بیٹھا تو وہ تقریظ اور تصحیح کرنے والوں کے الفاظ میں تمیز کر لیتا ہے کہ تقریظ والے اگر یوں کہیں کہ ہم نے یہ رسالہ یا فتویٰ اول سے آخر تک غور وتامل کے ساتھ دیکھا جیسا کہ گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تقریظ میں لکھا تو انھوں نے اس رسالہ یا فتویٰ میں جو کچھ ہے اس سب کی صحت کا ذمہ لیا اور اس وقت درست ہے کہ اس میں

ﻪ اعلام الاذکیا نہ میسر ہونے کے سبب حوالہ عربی کا یہ اردو ترجمہ ہے۔

Marfat.com

عقل وتميز فانه يميز بين الفاظ المقرظين والمصححين
فانهم ان قالوا نظرنا تلك الرسالة او الفتيا من اولها
الى آخرها نظر تدبر وامعان كما قال الكنكوهى فى تقريظ
البراهين القاطعة فقد التزموا صحة جميع ما فيها
ويصح حينئذٍ ان ينسب اليهم كل ما تضمنته من المبانى والمعانى
وان قالوا طالعناه من عدة مواضع نوجدناه
نافع فانما حسنوا موضوع الكتاب اما طرق البيان
وسوق البرهان ÷ واللفظ والبيان ÷ فمسكوت عنه
لا انكار ولا اذعان ÷ ومثله قول مصحح الفتوى الحكم
صحيح بل ربما يؤمى بطرف خفى الى شئ غير مرضى فى
الدليل او الالفاظ حيث خص حكم الصحة بالحكم فان زاد
لفظ النفس كان اشد اشعارا بوجود النقص وان اعادوا
الدعوى بالفاظهم وقالوا فصل المجيب دلائله فمدلول
كلامهم تسليم الدلائل ويمكن ان احبوا فى
نفس الدعوى تبديل لفظ او زيادة كلمة او نقص
حرف حتى ذكروها بعبارات انفسهم ويمكن ان
اعادوها لزيادة ايضاح وتاكيد وافصاح فلا يحكم عليهم
فى دعوى الأصل بقبول ولا اعتراض واذا كان هذا
فى نفس الدعوى فما ظنك بالالفاظ الخارجة الزائدة
التى لا تعلق لها بدليل ولا دعوى هذا ما تقتضيه
الصناعة العلمية وظهر لك منها انى لم الق بالى
حين التقريظ الى الأمور الزوائد ولا يحضر لى الآن ما كان

Marfat.com

جو کچھ معانی اور عبارات ہیں وہ سب ان تقریظ کرنے والوں کی طرف نسبت کیے جائیں اور اگر یوں کہیں کہ ہم نے اسے جا بجا سے دیکھا اور نافع پایا تو صرف اس کی تحسین کی جس مادہ میں کتاب لکھی گئی، رہے بیان کے طریقے اور دلیل کی روانی اور الفاظ و عبارت ان کے حال سے سکوت ہے نہ انکار ہے نہ اقرار اور اسی طرح فتویٰ کی تصحیح میں مصحح کا کہنا کہ حکم صحیح ہے بلکہ کبھی ایک پوشیدہ نظر سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دلیل یا الفاظ میں کچھ ناپسند ہیں جب تو صرف حکم کو صحیح بتایا اور اگر لفظ نفس زیادہ کر دیا (کہ لفظ نفس صحیح ہے) تو یہ نقص پر زیادہ دلیل ہوگا۔ اور اگر مصححین اپنے لفظوں میں دعوی کا اعادہ کریں اور کہیں کہ مجیب نے اس کے دلائل کی تفصیل کی تو ان کے کلام سے دلائل ہی کی تسلیم سمجھی جائے گی اور ممکن ہے کہ انھوں نے نفس دعویٰ میں کسی لفظ کا بدلنا یا بڑھانا یا کسی حرف کا گھٹانا ناپسند کیا۔ اسی وجہ سے اسے اپنی عبارت میں ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انھوں نے دعوی کا اعادہ زیادت توضیح و تاکید و تصریح کے لئے کیا ہو تو مصححین پر کچھ حکم نہ لگایا جائے گا کہ انھوں نے اصل کا دعویٰ برقرار رکھا یا اس پر کچھ اعتراض کیا۔

اور جب نفس دعوی میں یہ بات ہے تو تیرا ان خارج و زائد لفظوں پر کیا گمان ہے۔ جنھیں دلیل سے نہ تعلق ہے نہ دعوی سے یہ وہ ہے جو عالمانہ طریقہ کا مقتضی ہے اور اس تقریر سے تجھے ظاہر ہو گیا کہ میں نے تقریظ لکھتے وقت زائد باتوں کی طرف خاص توجہ نہ کی اور اس ذلت

Marfat.com

فی اصل مسودة اذ ذاك ولكن رايت فی ترجمته بالعربية
للمؤلف بالخط المعروف لدينا فی كل ما يأتينا من رسائله
ومسائله للتصديق والتحقيق ما نصه وصلے من هو
الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شی عليم
علے مظهر هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو
بكل شیء عليم وهذا الامتار فيه لوهم الواهم
ولا غرو ان تبدلت علے كاتب المطبع لفظة مظهر بلفظة
من هو فانه هو الذی كتب فے تقريظی مكان محمد لفظة
مجمعون انظر اخر صـ ٢٩ المطبوع خطأ صـ ٢٦ فان كان
الامر هكذا فبها ونعمت وان فرضنا ان اصل العبارة
مثل المطبوع فانا اعرف المجيب انه فاضل سنی سديد الاعتقاد
شديد النكاية على اهل البدع والعناد - وفريضة عين
على كل مسلم ان يحمل كلام اخيه ؛ على احسن ما يقدر
عليه من محمل وتوجيه ؛ ولا يجرم ذلك الا من حرم سلامة
القلب كما نص عليه الائمة الاخيار **فالجواب
الثانی** ما لكم تقرؤن لفظ مَنْ بسكون النون جاعلين
له اسم الموصول لم لا تقرؤنه مَنّ بتشديدها مكسورا
مضافا الی الجملة اے صلی الله تعالی على منّة هذه الاية
وهو محمد صلے الله تعالی عليه وسلم كما قال تعالے
الذين بدلوا نعمة الله قال ابن عباس رضی الله تعالے
عنهما نعمة الله محمد صلے الله تعالی عليه وسلم
فهو صلی الله تعالی عليه وسلم نعمة الله ومنة

مجھے یاد نہیں آتا کہ جب ان کے اصل مسودہ میں کیا لفظ تھا، مگر اس
رسالہ کا جو عربی ترجمہ مؤلف نے کیا اور وہ اسی معروف خط کا لکھا
ہوا ہے جس میں ان کے رسائل ومسائل جو ہمارے پاس تصدیق و
تحقیق کے لئے آتے ہیں لکھے ہوتے ہیں اس میں لفظ یوں ہے کہ درود
بھیجے وہ جو اول وآخر وظاہر وباطن اور ہر چیز کا دانا ہے ان پر
جو اس آیت کے منظہر ہیں، وہی اول وآخر ظاہر و باطن اور وہی
ہر چیز کا دانا ہے۔ اس میں کسی وہم والے کے وہم کی گنجائش نہیں
اور کچھ تعجب نہیں ہے کہ مطبع کے کاتب سے منظہر کا لفظ من ہو
سے بدل گیا ہو کہ اسی کاتب نے میری تقریظ میں محمد کی جگہ مجمعون لکھا
دیکھو ص۲۹ کا آخر جو غلطی سے ص۲۶ چھپا تو اگر بات ایسی ہی ہے
جب تو بہتر بہت خوب اور اگر ہم فرض کریں کہ اصل عبارت اسی طرح
ہے جیسی چھپی تو میں مجیب کو پہچانتا ہوں کہ وہ عالم سنی صحیح العقیدہ ہیں
اور بد مذہبوں معاندوں کو بہت زخم رساں ہیں اور ہر مسلمان پر فرض عین ہے
کہ اپنے بھائی کا کلام تا حد قدرت بہتر سے بہتر معنی و توجیہ پر حمل کرے
اس سے محروم نہ ہوگا مگر وہ جو سلامتِ قلب سے محروم رہا جیسا کہ ائمہ
اخیار نے اس پر نص فرمایا پس **جواب دوم** یہ ہے کہ تمہیں کیا ہوا کہ لفظ
من کو بسکون نون اسم موصول بنا کر پڑھتے ہوا سے مَنِّ بہ تشدید وکسر
نون آیت کریمہ کی طرف مضاف کرکے کیوں نہیں پڑھتے یعنی اللہ تعالے
ان پر درود بھیجے جو اس آیہ کریمہ کی نعمت ہیں اور وہ محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو فرمایا کہ انھوں نے اللہ تعالی
کی نعمت کو بدل دیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس آیت کی

Marfat.com

القرآن وخص هذه الآية بالذكر لمناسبة المقام فانه صلى الله تعالى عليه وسلم اول العلمين خلق فشهد كل الخلائق لوجوده اول منها جميعا و آخر المرسلين بعثا فجمع جميع ما انزلت اليهم من العلوم وظاهر باياته منها باخباره بالغيوب و باطن بحقيقته التي هي المظهر الأتم للذات العلية والصفات الأزلية فهو صلى الله تعالى عليه وسلم عالم باعلام ربه تبارك وتعالى جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى آخر الايام فامتن الله تعالى عليه بتجلي هذه الاسماء الخمسة وامتن علينا بارساله فهو منة تلك الآية الكبرى **الجواب الثالث** لاشك انه صلى الله عليه وسلم سمى بكثير من اسماء الله الحسنى عد منها سيدنا الوالد قدس سره الماجد في كتاب المستطاب سرور القلوب في ذكر المحبوب سبعة وستين اسماء وزاد الفقير عليه جملة صالحة في كتابي العروس الاسماء الحسنى فيما لنبينا من الاسماء الحسنى وذكر مخارجها وماخذها ومعلوم ان الاول و الاخر والظاهر والباطن ايضا من الاسماء التي اعطاها ربنا تبارك وتعالى نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم انظر المواهب وشرحه للزرقاني وفيها جميعا حديث نفيس عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فيه ارساله تعالى

لہ قال العلامة القاري في شرح الشفاء قد وري التلمسانی

تفسیر میں) فرمایا کہ نعمت الٰہی سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی نعمت قرآن کی منت ہیں اور خاص اس آیت کا ذکر مناسبت مقام کی سبب کیا اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفرینش میں تمام جہاں سے اوّل ہیں تو تمام مخلوقات الٰہی کو حضور نے دیکھا کہ حضور ان سب سے پہلے موجود ہوئے اور تمام پیغمبروں سے بعثت میں آخر ہیں تو تمام انبیاء پر جتنے علم اترے وہ سب حضور نے جمع فرمالئے اور حضور اپنے معجزوں سے ظاہر ہیں، ان میں سے حضور کا غیب کی خبریں دینا ہے اور حضور اپنی ذات سے باطن ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی ذات اور اس کی قدیم صفات کی مظہر تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اپنے رب کے بتانے سے اس سب کو جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضور پران پانچوں ناموں کی تجلی سے منت فرمائی اور ہم پر حضور کے بھیجنے سے احسان فرمایا تو حضور اس آیۂ عظمیٰ کی منت ہوئے۔ **جواب سوم** کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ موسوم ہوئے ان میں سے ہمارے سردار حضرت والد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں ستر سٹھ ۶۷ نام شمار فرمائے اور فقیر نے اپنی کتاب العروس الاسماء الحسنیٰ من الاسماء الحسنیٰ میں ایک معقول تعداد ان پر زائد کی اور جن محدثوں نے انھیں روایت کیا اور جہاں جہاں سے وہ نام لئے گئے ان سب کا ذکر کیا اور معلوم کہ اول وآخر ظاہر وباطن بھی انھیں ناموں میں سے ہیں۔ جو ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے، مواہب اور اس کی شرح علامہ زرقانی کی دیکھو اور مجموعہ ان

Marfat.com

جبریل علیه الصلاة والسلام الیه صلی الله تعالی
علیه وسلم وتسمیته بتلك الأسماء الاربعة وبیان
وجه كل ذالك فاجعلوا من موصولة وتمت صلتها الی
قوله والباطن اما قوله وهو بكل شئ علیم فانا نسأ لكم
هل تصح اضافة هذه الجملة الی النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم ام لا ولیس یصلح لها فان كان الاول
فما ذا النفور وان كان الآخر فلم تجعلون الضمیر فیه الیه صلی الله
تعالی علیه وسلم لم لا تجعلونه لله عزوجل وقد تقدم ذكره
تعالی فیه فیكون المعنی صلی الله تعالی علی من هو الأول والآخر

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم
جبریل فسلم علی فقال السلام علیك یا اول السلام علیك یا
آخر السلام علیك یا ظاهر السلام علیك یا باطن فانكرت
ذلك علیه وقلت انما هذه صفة الخالق فقال یا محمد ان الله تعالی
امرنی ان اسلم بها علیك لانه قد فضلك بهذه الصفة وخصك بها
جمیع النبیین والمرسلین فشق لك اسما من اسمه ووصفا من وصفه
وسماك بالاول لانك اول الانبیاء خلقا وسماك بالآخر لانك آخر
الانبیاء فی العصر وخاتم الانبیاء الی آخر الامم وسماك بالباطن
لانه تعالی كتب اسمك مع اسمه بالنور الاحمر فی ساق العرش قبل
ان یخلق اباك آدم بالفی عام الی ما لا غایة له ولا نهایة فامرنی
بالصلاة علیك فصلیت علیك الف عام بعد الف عام حتی
بعثك الله بشیرا ونذیرا وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا
وسماك بالظاهر لانه اظهرك فی عصرك هذا علی الدین كله

Marfat.com

چاروں ناموں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک نفیس حدیث ہے[1] جس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور انھوں نے آ کر حضور کے یہ چاروں نام لئے اور ہر ایک کی وجہ بیان کی تو من کو موصولہ ہی ٹھہراؤ اور اس کا صلہ والباطن تک تمام ہو گیا۔ رہا یہ قول کہ وہ ہر چیز کا دانا ہے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ اس جملہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور حضور کے لئے نہیں ہو سکتا اگر پہلی شق لیتے ہو تو یہ بدکنا کیسا اور اگر دوسری شق مانتے ہو

---

[1] قال العلامۃ القاری الخ علامہ قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل اترے مجھ پر سلام کیا تو اپنے سلام میں کہا سلام تم پر اے اول، سلام تم پر اے آخر، سلام تم پر اے ظاہر، سلام تم پر اے باطن تو میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ صفت یقیناً خالق ہی کی ہے تو انھوں نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، بلاشبہہ مجھے حکم فرمایا کہ میں تم پر ان صفات کے ساتھ سلام کروں کہ اس نے تمھیں ان صفتوں سے فضل عطا فرمایا اور تمام انبیاء و مرسلین سے ان صفات کے ساتھ تمھیں خاص کیا اور تمھارے لئے اپنے نام سے نام اپنے صفات سے صفت نکالی اور تمھارا اول نام رکھا، کیونکہ تم اول الانبیاء ہو پیدائش کے اعتبار سے اور آخر نام کیونکہ تم زمانہ میں انبیاء سے پیچھے اور پچھلی امت کے پچھلے نبی ہو اور تمھارا نام باطن رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نام کو اپنے نام کے ساتھ سرخ نور سے ساق عرش پر لکھا قبل اس کے کہ تمھارے باپ آدم کو پیدا کرے دو ہزار برس پہلے تا بے نہایت و بغایت مجھے تم پر درود کا حکم دیا۔ تو میں نے تم پر درود بھیجا۔ ہزار برس بعد ہزار برس کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں مبعوث کیا خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا چراغ اور تمھارا نام ظاہر رکھا کیونکہ تمھیں غالب فرمایا تمھارے اس زمانہ میں ہر دین پر اور تمھاری

Marfat.com

والظاہر والباطن وھو سبحٰنہ وتعالیٰ بکل شی علیم ختمہ بہا
کما ختم اللہ تعالیٰ عزوجل ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
بقولہ وکان اللہ بکل شی علیما **فان** زعمتم ان فیہ
تفکیک الضمائر **قلت** کلا بل عدم صلوح الجملۃ لہ صلی اللہ تعالیٰ

وعرف شرعک و فضلک اھل السموات والارض فما
منھم من احد الا وقد صلی علیک صلی اللہ تعالیٰ علیک فربک
محمود وانت محمد وربک الاول والاخر والظاھر و
الباطن فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحمد
للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی وفی
درۃ الغواص وفی الجواھر والدرر کلتاھما لسیدی عبد الوھاب
الشعرانی عن شیخہ سیدی علی الخواص قدس سرھما فی
شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر جامع ومظھر لامع فھو الاول
والاخر والظاھر والباطن الخ اھ منہ غفرلہ **مدینہ**

علیہ وسلم کما زعمتم اجلی قرینۃ علی ان الضمیر لیس لہ۔
الا تسمعون قول اللہ تبارک وتعالیٰ انا ارسلنک شاھدا
ومبشرا ونذیرا لتومنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ
بکرۃ واصیلا فضمائر تعزروہ وتوقروہ لرسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضمیر تسبحوہ للہ سبحانہ وتعالیٰ
ولذا وقف القراء علی توقروہ ولم یلزم الانتشار لانہ سبحٰن
الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ فعدم صلوحہ لہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

(وہ) کی ضمیر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کیوں ٹھہراتے ہو اللہ عزوجل کے لئے کیوں نہیں قرار دیتے کہ اسی کلام میں اللہ عزوجل کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا دانا ہے اس جملہ پر اسے ختم کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کو کہ ولیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اپنے اس قول سے ختم فرمایا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اب اگر تم یہ کہو کہ اس میں انتشار ضمائر ہوگا میں کہوں گا ہرگز نہیں بلکہ یہ بات کہ پچھلا جملہ حضور کے لائق نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو روشن تر قرینہ ہے کہ یہ ضمیر حضور کے لئے نہیں کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں سنتے کہ بے شک ہم نے تمھیں بھیجا، حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈرسناتا تاکہ اے لوگو تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور تعظیم کرو رسول کی اور توقیر کرو رسول کی اور تسبیح کرو اللہ کی صبح و شام تو تعزروا اور توقروا کی ضمیریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ہیں اور تسبحوہ کی ضمیر اللہ سبحانہٗ و

شریعت کی تعریف کی اور اہل سموات والارض پر تمھیں تفضیل دی تو ان میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ وہ تم پر درود پڑھتا ہے اللہ آپ پر درود بھیجے کہ آپ کا رب محمود ہے اور آپ محمد اور آپ کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور آپ اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی حتی کہ میرے اسم صفت میں۔

اور درۃ الغواص میں اور جواہر و درر میں کہ یہ دونوں سیدی عبدالوہاب شعرانی کی ہیں اپنے شیخ سیدی علی خواص قدس سرہما سے شان نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں ہے رازان کا جامع اور مظہر ان کا لامع ہے تو وہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اھ منہ غفرلہ مدینہ

Marfat.com

عليه وسلم كان ازهر قرينة على ان هذا الضمير لله تعالى ثما

لكم كيف تحكمون **الجواب الرابع** هب ان المصنف راجع

فى نيته الضمائر كلها للنبى صلے الله تعالى عليه وسلم

مع انه ليس لكم الحكم على قلب احد فانبئونا كيف يقضى به

على خروجه عن التوحيد او عن دائرة السنة والجماعة

فان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم عليما مما لا ينكره مسلم

بل ولا كافر سيرا خباره صلى الله تعالى عليه وسلم اما كل شئ

فاقول له موارد شتى ؛ والكل فى القرآن اتى ؛ قال تعالے

وكان الله بكل شئ عليما هذا يشمل جميع المعلومات والمفهومات

من الواجب والممكنات والمحالات وهو العلم المخصوص من قولهم

ما من عام الا وقد خص منه البعض ؛ وقال تعالى ان الله

على كل شئ قدير فهذا يشمل الممكنات الموجودات والمعدومات

ولا سبيل له الى الواجبات والمحالات كما حققته فى سبحن السبوح

عن عيب كذب مقبوح اذ لو قدر على الواجب لم يبق الها

كما تقدم او على المحال فمن المحال فناؤه فيقدر عليه فيكون

فناؤه ممكنا فلم يكن وجوده واجبا فلم يكن الها وقال تعالے

انه بكل شئ بصير فهذا يشمل الموجودات جميعا من الذات

والصفات والممكنات دون المحالات والمعدومات لان المعدوم

لا يصلح للروية كما نص عليه علماؤنا فى اصول الدين منهم

سيدى عبد الغنى النابلسى قدس سره فى المطالب الوفيه

قلت الا ترى ان من يرى مالا وجود له فى نفس الامر كالدائرة

مطلب: اطلاق لفظة كل شئ واختلاف معانيه باختلاف المحل

Marfat.com

تعالیٰ کے لئے ہے اسی واسطے قاریوں نے تو قروہ پر وقف کیا اور انتشار ضمائر لازم نہ آیا۔ اس لئے کہ پاکی ہے اسے کہ تسبیح سوا اس کے دوسرے کو لائق نہیں تو اس کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نہ ہو سکنا روشن تر قرینہ ہوا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کیا ہوا حکم لگاتے ہو۔ **جواب چہارم** ہم نے مانا کہ مصنف نے اپنی نیت میں کل ضمیریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیریں حالانکہ تم کو کسی کے دل پر حکم لگانے کا اختیار نہیں تو اب ہمیں بتاؤ کیونکر اس کے سبب مصنف پر اسلام یا دائرہ اہل سنت سے نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علیم ہونے سے کسی مسلمان بلکہ کسی ایسے کافر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال سے واقفیت حاصل کی اب رہا کل کا لفظ **اقول** اس کے متعدد مواقع ہیں اور وہ سب قرآن عظیم میں آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کل شیٔ کا عالم ہے اور یہ واجب ممکن و محال غرض جملہ مفہومات کو شامل ہے اور یہ وہ عام ہے جو خاص کیا گیا اصولیوں کے اس قول سے کہ کوئی عام ایسا نہیں جس میں کچھ نہ کچھ کوئی تخصیص نہ کی گئی ہو اور فرماتے ہے بے شک اللہ کل شیٔ پر قادر ہے یہ ممکنات کو شامل ہے موجود ہوں خواہ معدوم واجب اور محال کی طرف اس کو کوئی راہ نہیں جیسا کہ سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ہیں لئے اس کی تحقیق بیان کی اس لئے کہ اگر واجب پر قادر ہو تو خدا نہ رہے گا جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر محال پر قادر ہو تو منجملہ محال اس کا فنا ہونا بھی ہے تو اس پر بھی قادر ہو گا تو اس کی فنا ممکن ہو گی تو اس کا وجود واجب نہ ہو گا تو خدا نہ رہے گا اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شیٔ کو دیکھ رہا ہے تو یہ جملہ موجودات کو شامل ہے۔ جن میں ذات و صفات الٰہی اور ممکنات داخل ہیں نہ محالات و معدومات اس لئے کہ معدوم دکھائی دینے کے

Marfat.com

فی الشعله الجوالة والخط فی القطرة النازلة ودوران الدار بدوران الراس فانه یقال له اخطأ فی النظر ۞ وتعد تلك المرئیات من اغلاط البصر ۞ والله منزه عن الخطاء والغلط وقال تعالیٰ خالق کل شیٔ فهذا انما یشمل الممکن الموجود فی شیٔ من الازمنة لا الواجب ولا المحال ولا الممکن الذی لم یوجد ولا یوجد الی ابد الابد ۞ وقال تعالیٰ کل شیٔ احصینه فی امام مبین فهذا لا یشمل الا ما وجد ویوجد من الحوادث من اول یوم الی اخر الایام لا غیر المتناهی لاستحالة ان یحیط به المتناهی کما تقدم فانظر ان اللفظة فی المواضع الخمسة واحدة والمراد بها فی کل مقام العموم لکن انما شملت کل کلمة فی دائرتها الا ما هو خارج عنها غیر صالح لها وهذا لا یرتاب فیه عاقل فضلا عن فاضل ۞ وقد اثبتنا عرش التحقیق ان القران العظیم ۞ وصحاح احادیث الرسول الکریم علیه وعلی آله افضل الصلاة والتسلیم ۞ ناطقة بحصول العلم ما کان وما یکون من اول یوم الی الیوم الآخر اعنی ما کتب فی اللوح المحفوظ لنبینا صلی الله تعالی علیه وسلم ونص العلماء منهم العلائی فی الدر المختار انه یجوز اطلاق الاسماء المشترکة کعلی و رشید علی الخلق ویراد فیهم غیر ما یراد فی الله تعالی. فاذن قوله وهو بکل شیٔ علیم اذا اضیف الی الله تعالی علیه یراد به المعنی الاول اذا اضیف الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یراد به المعنی الخامس فلا محذور ولا محظور

... انه صلی الله علیه وسلم هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیٔ علیم

الجواب الخامس سیدنا الشیخ المحقق

قابل ہی نہیں جیسے کہ کتب عقائد میں ہمارے علماء نے اس کی تصریح کی از انجملہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے مطالب وفیہ میں اقول کیا نہیں دیکھتا جسے ایسی چیز نظر آئے جو واقع میں موجود نہیں جیسے شعلہ جوالہ میں دائرہ اور مینہ کی اترتی بوند سے خط اور سر کے گھومنے سے گھر کا گھومنا، اسے یہ کہا جائے گا کہ اس کی نظر نے خطا کی اور یہ جو چیزیں دکھائی دیں نگاہ کی غلطی سمجھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ خطا اور غلط سے پاک ہے اور فرماتا ہے اللہ کل شے کا خالق ہے تو یہ صرف اس ممکن کو شامل ہوگا جس کے لئے کسی زمانہ میں وجود ہو نہ واجب و محال کو اور نہ اس ممکن کو جو کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ابد الآباد تک کبھی ہو اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے شمار کردی ہے ایک روشن پیشوا میں تو یہ صرف انھیں حادث چیزوں کو شامل ہے جو روز ازل سے روز آخر تک ہوئیں اور ہوں گی نہ غیر متناہی کو کہ متناہی کا اسے گھیرنا محال ہے جیسا کہ گذرا تو اب دیکھئے کہ پانچوں جگہ لفظ تو ایک ہی ہے اور ہر جگہ اس سے عموم ہی مراد ہے۔ مگر ہر بات نے اتنی ہی چیزوں کا احاطہ کیا جو اس کے دائرہ میں ہیں نہ اسے جو اس سے باہر ہے اور اس کی قابلیت نہیں رکھتا اور اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا چہ جائے فاضل اور بے شک ہم عرش تحقیق ثابت کر آئے کہ قرآن عظیم اور صحاح احادیث نبی کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ناطق ہیں کہ روز اول سے روز آخر تک کے جمیع ماکان وما یکون یعنی جملہ مکتوبات لوح محفوظ کا علم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور علماء نے تصریح فرمائی ازاں جملہ مدقق علاء الدین نے درمختار میں کہ جو نام خالق و مخلوق میں مشترک ہیں مخلوق پر ان کا بولنا جائز ہے اور مخلوق کے لئے ان کے معنی اور لئے جائیں گے ان کے غیر جو اللہ کے واسطے مراد ہوں تو یہ قول کہ وہ کل شی کا عالم ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پہلے

عبد الحق المحدث البخاری الدهلوی ؛ قدس سره المعنوی من اجلة العلماء واکابر الاولیاء ملأ ذکره الأسماع والبقاع وطاب بطیب نشره البلاد والقاع ؛ ولا بد ان ساداتنا علماء مکة ایضا عالمون بجلالة شانه ؛ ورفعة مکانه له قدس سره مصنفات جلیلة الوقع ؛ جزیلة النفع ؛ فی الدین والشرع ؛ منها لمعات التنقیح شرح مشکاة المصابیح واشعة اللمعات فی اربع مجلدات وجذب القلوب و شرح سفر السعادة فی جلدین وفتح المنان فی تائید مذهب النعمان وشرح فتوح الغیب ومدارج النبوة فی سیرة صلی اللہ تعالی علیه وسلم فی مجلدین لطیفین واخبار الاخیار وآداب الصالحین ومقدمة فی اصول الحدیث الی غیر ذلک مضت علی وفاته قدس سره ثلثمائة سنة مزاره بدهلی یزار ویتبرک به فهذا الامام الجلیل القدر الجلی الفخر؛ قد بدؤ خطبة کتابه مدارج النبوة؛ بتلک[1] الآیة المتلوة ؛ وقال تلک الکلمات کما انها مشتملة علی حمد اللہ تعالی

---

[1] وازیدک اخر الذ واحلی قال سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنه فی الباب العاشر من الفتوحات المکیه ج ۱ ص ۱۷۷ ـ اول نائب کان له صلی اللہ تعالی علیه وسلم وخلیفة آدم علیه الصلاة والسلام ثم ولد واتصل النسل وعین فی کل زمان خلفاء الی ان وصل زمان نشأة الجسم الطاهر المحمدی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نظهر مثل الشمس الباهرة فاندرج کل نور فی نوره الساطع وغاب کل حکم فی حکمه وانقادت جمیع الشرائع

معنی مراد ہوں گے اور جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پانچویں معنی لئے جائیں گے تو نہ کوئی قباحت نہ کوئی ممانعت **جواب پنجم** ہمارے سردار شیخ محقق عبدالحق محدث بخاری دہلوی قدس سرہ المعنوی جو اجلہ علما اور اکابر اولیا سے ہیں ان کی شہرت سے کان اور مکان بھرے ہوئے ہیں اور ان کی خوشبو کی مہک سے شہر اور میدان مہک اٹھے اور ضرور ہے کہ ہمارے سردار علما رمکہ بھی ان کی جلالت شان اور رفعت مکان سے آگاہ ہیں شیخ قدس سرہ کے لئے تصنیفیں ہیں جن کی منفعت عظیم اور دین و شرع میں نفع کثیر ان میں سے لمعات[1] التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اور اشعۃ[2] اللمعات چار جلدوں میں اور جذب[3] القلوب اور شرح سفر[4] السعادۃ دو جلدوں میں اور فتح[5] المنان فی تائید مذہب النعمان اور شرح[6] فتوح الغیب در احوال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مدارج[7] النبوۃ دو جلد لطیف میں اور اخبار[8] الاخیار اور آداب[9] الصالحین اور ایک مختصر[10] متن اصول حدیث میں اور ان کے سوا شیخ قدس سرہ کی وفات کو تین سو برس گذرے ان کا مزار دہلی میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے تو ان امام جلیل القدر جلی الفخر نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ کا خطبہ اسی آیت سے شروع کیا اور فرمایا جس طرح یہ کلمات حمد و ثنا الٰہی پر مشتمل ہیں۔

---

[1] وازیدک اخر بی الخ اور تمہارے لئے دوسری زیادہ کروں جو لذیذ اور شیریں تر ہے۔ فرمایا شیخ سیدنا اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسویں باب فتوحات مکیہ جلد ایک ص۱۷۱ میں پہلا نائب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ان کا خلیفہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر پیدائش ہوئی اور نسل کا اتصال ہوتا رہا۔

Marfat.com

وثنائه حمد بها نفسه فی کتابه کذلک تتضمن نعت رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وسماه وصفه بها دبه تبارک و
تعالی وکم من اسماء اللہ الحسنی فی الوحی المتلو وغیر المتلو سمّی اللہ
بها حبیبه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کالنور والحق والحلیم والمومن
والمهیمن والوالی والهدی والرؤف والرحیم وغیر ذلک و
هذه الاسماء الاربعة الأول والآخر والظاهر والباطن ایضاً
ثم اخذ یذکر وجه تسمیته منها ثم قال وهو بکل شئ
علیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علیم بجمیع
الاشیاء من شیونات الذات الالٰهیة واحکام صفات
الحق والاسماء والافعال والآثار واحاط بجمیع علوم
الظاهر والباطن والاول والآخر وصار مصداق فوق کل
ذی علم علیم علیه من الصلوات افضلها ومن التحیات
انمها اه مترجماً فان کان هذا جرماً فی الشرع فهذا الامام
الجلیل اشد جرماً من المجیب وهو السلف له فیه فاحکموا علیه
وانبئونی هل هو قدس سره اجاء به کافر عندکم او ضال مضل

الیه ظهور سیادته التی کانت باطنة فهو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل
شئ علیم فانه قال اوتیت بجوامع الکلم وقال عن ربه ضرب بیده بین
کتفی فوجدت برد انامله بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین فحصل له
التخلق والنسب الالٰهی من قوله تعالیٰ عن نفسه هو الاول والآخر والظاهر والباطن
وهو بکل شئ علیم وجاءت هذه الایة فی سورة الحدید الذی فیه باس شدید
ومنافع للناس فلذلک بعث بالسیف وارسل رحمة للعالمین اه منه
حفظه ربه۔ محمد نبیه

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ان سے اپنی حمد فرمائی۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کو متضمن ہیں ان کے رب نے ان کے یہ نام رکھے اور ان اوصاف سے ان کا یہ وصف کیا اور قرآن مجید اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اسمارِ حسنیٰ ہیں کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے مسمی کیا جیسے نور اور حق اور حلیم اور حکیم اور مومن اور مہیمن اور ولی اور ہادی اور رؤف اور رحیم اور ان کے سوا اور یہ چاروں نام اوّل و آخر وظاہر و باطن بھی انھیں میں سے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر نام کی وجہ بیان کرنی شروع کی۔ پھر فرمایا وہ ہر شے کے عالم ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذاتِ الٰہی کے شانوں اور صفاتِ حق کے احکام اور اسماء و افعال اور آثار غرض جمیع اشیاء کا علم ہے۔ اور حضور نے جمیع علوم اول و آخر وظاہر و باطن کو احاطہ فرمایا۔ اور اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ان پر سب سے افضل درود اور سب سے اتم و اکمل سلام

اور ہر زمانہ میں خلفا متعین ہوتے رہے تا آنکہ زمانہ پیدائش جسم طاہر محمدی پہنچا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وہ چمکتے آفتاب کی طرح ظاہر ہوئے کہ مندرج ہوا ہر نور ان کے چمکتے نور میں اور پوشیدہ ہوگیا ہر حکم ان کے حکم میں اور کھنچ آئیں سب شریعتیں ان کی جانب اور ان کی سرداری کہ چھپی ہوئی تھی ظاہر ہو گئی تو وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کے جاننے والے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھ کو جامع کلمے دیا گیا اور انھوں نے اپنے رب کا ارشاد فرمایا کہ اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے بیچ رکھا تو میں نے اس کی انگلی کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تو میں نے علم اولین و آخرین جان لیا تو حاصل ہو گیا ان کے لئے تخلق باخلاق اللہ اور الٰہی نسبت قول نبی سے اپنے لئے وہی اول و آخر وہی تھا۔ وہی باطن اور وہی ہر چیز کا جاننے والا اور یہ آیت سورۃ حدید میں آئی کہ جس میں شدید سختی ہے اور لوگوں کے لئے فوائد تو اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے ہوتے تلوار کے ساتھ اور بھیجے گئے سارے عالم کے لئے رحمت اھ منہ حفظہ ربہ مدنہ

اومسلم سنی من العوام اوعالم کبیر عماد الدین ٭ وارث
لسید المرسلین ٭ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین ٭
الوحی الوحی اسرعوا فی الجواب ٭ ولیحذر الصائلون ان یستتروا نقا
الا باذنہ ھٰذا الاستثناء راجع الی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کانہ قیل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیمۃ الا عبدہ محمد صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود بھا
عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودا یعلم محمد صلے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم ما بین ایدیہم من اولیات الأمر قبل خلق الخلائق
وما خلفہم من احوال القیمۃ ولا یحیطون بشئ من علمہ
وانما ھو شاھد علی احوالھم وسیرھم ومعاملاتہم وقصصہم
وکلا نقص علیک من انباء الرسل ویعلم امور اٰخرتھم واحوال
اھل الجنۃ والنار وھم لا یعلمون شیئًا من ذلک الا بما شاء
ان یخبرھم عنہ وسع کرسیہ السمٰوات والارض العرش
مع عظمتہ کحلقۃ ملقاۃ بین السماء والارض بالنسبۃ الی
سعۃ قلب المومن ولا یؤدہ حفظہما لا یثقل الروح
الانسانی حفظ اسرار السمٰوات والارض وعلم اٰدم الاسماء
کلہا اھ فاحکموا علی ھٰذا اھو کافر عندکم ام انتم فی ضلال
مبین اھ منہ غفرلہ مدنیۃ۔ **اقول** والقی فی روعی ان تقریرہ

ـلـہ وازیدک اخری امروادھی ان العلامۃ نظام الدین
النیسا بوری رحمہ اللہ تعالیٰ فی تفسیرہ غرائب القرآن ورغائب
الفرقان ارجع قولہ تعالیٰ فی آیۃ الکرسی یعلم ما بین ایدیھم
وما خلفہم ولا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء الی محمد صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ یقول ج۳ ص۲۳ من ذا الذی یشفع عندہ

انتہی مترجما تو یہ کہنا اگر شرع میں جرم ہے تو ان جلیل اماموں کا گناہ مجیب سے بڑھ کر ہے، اور اس میں مجیب کے وہی پیشوا ہیں تو اب ان پر حکم لگاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ معاذ اللہ تمھارے نزدیک کافر ہیں یا گمراہ یا گمراہ گر یا مسلمان سنی ہیں عام لوگوں میں سے یا بڑے عالم اور دین کے ستون اور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے وارث فوراً فوراً جواب دو اور حملہ کرنے والے نقاب میں منہ چھپانے سے بچیں۔

ا؎ وازید ک آخری امر وادھی الخ اور میں تیرے لئے زیادہ کروں دوسرا زیادہ کڑوا اور سخت بلا یہ کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر غرائب القرآن و غائب الفرقان میں پھیر دیا قول الٰہی آیۃ الکرسی میں " یعلم ما بین ایدیھم رتا الا بماشاء" جانب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج ۳ ص ۲۴ جہاں کے لئے ہیں" من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" یہ استفار اجع ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب

گویا کہ ارشاد ہوا کون ہے وہ کہ شفاعت کرے اس کے پاس قیامت کے دن مگر اس کا بندہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہی اجازت یافتہ شفاعت ہے حسب وعدہ صادقہ قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا" یعلم" یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں" بین ایدیھم" جو ان کے سامنے ہیں ابتدائی کاموں سے قبل پیدائش مخلوق کے " وما خلفھم" یعنی جو ان کے پیچھے ہے حالات قیامت " ولا یحیطون بشیئ من علمہ" اور نہیں احاطہ کرتے ہیں ذرا کسی چیز کا اس کے علم سے اور جز یں نیست کہ وہ معائنہ فرمانے والے ہیں ان کے حالات اور ان کی سیرتوں اور ان کے معاملات و حکایات کا اور تم سے ہم سب بیان کریں گے پیغمبروں کی خبریں اور وہ نبی جانتے ہیں آخرت کے سب کام اور جنت و دوزخ کے حالات اور وہ لوگ نہیں جانتے کچھ اس میں سے " الا بماشاء" مگر وہ چیز کہ وہ نبی چاہے کہ اس سے انھیں خبردار کرے" وسع کرسیہ السموات والارض" وسیع ہے اس کی کرسی سمائے ہوئے ہیں آسمان و زمین

Marfat.com

على هذا انه لما اشار قوله عز وجل من ذا الذى يشفع عنده
إلا باذنه الى محمد صلى الله عليه وسلم وانه هو المأذون
له بالشفاعة الفاتح بابها دون غيره صلى الله تعالى عليه
وسلم فكانه سأل سائل عن حكمة تخصيصه صلى الله تعالى عليه وسلم
بهما فاجيب بان الشفيع عند الله تعالى لا بد له ان يطلع
على كل ما صدر ويصدر عن المشفوع لهم وعن مراتبهم
فى ايمانهم واعمالهم الباطنة والظاهرة ليعلم من يستأهل
الشفاعة وانه الى اى قسم من الشفاعة يحتاج فى نفسه وبايها
ينبغى امداده فى الحضرة فان الشفاعة اقسام وكم لها من
...لن ومقام فمن لا يعلم ذلك لا يكون على بصيرة مما يفعل و

...قول واليه يشير قوله تعالى لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن
وقال صوابا ومحمد صلى الله تعالى عليه وسلم هو المحيط بكل
ذلك من بين العالمين فانه يعلم العالمين وما هم عليه الآن
وما بين ايديهم مما كان وما خلفهم مما يكون الى آخر الزمان
باعلام ربه العزيز العلام وكانه قيل الاطلاع على ما كان
وما يكون لا يختص به صلى الله تعالى عليه وسلم كما دل عليه
الحديث المار جليا نا من الله جلاه لى كما جلاه للنبيين من قبلى فاجيب
بانهم وان علموا فلم يعلموا الا بتعليمه وامداده صلى الله
تعالى عليه وسلم ومع ذلك لم يحيطوا كاحاطته ولا ادركوا
كادراكه كيف وانهم مع مالهم الفضل والكمال لا يحيطون بشئ
من علمه صلى الله تعالى عليه وسلم الا بما شاء ــه فانه
شمس فضل كواكبها ٭ يظهرن انوارها للناس فى الظلم ٭
فلكونه هو الاصل الاول وعليه فيه المعول وهو الاتم الاكمل

عرش بایں وسعت مثل ایک چھلا ہے کہ پڑا ہے درمیان آسمان و زمین کے بہ نسبت وسعت قلب
مومن کے "ولا یؤدہ حفظہما" نہیں گراں ہے روح انسانی کو تحفظا سارا "سموات والارض"
کا اور سکھایا آدم کو سارے نام اھ مختصراً تو حکم کرو ان پر کیا وہ تمہارے نزدیک کا ذہیں ھ عقریبۃ
میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں القا کیا گیا کہ اس پر ان کی تقریر یہ ہے کہ جب اشارہ کیا قول الٰہی
"من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" نے اس جانب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ما دون
بالشفاعت وہی اس کا دروازہ کھولنے والے ہیں نہ کوئی اور ان کے سوا صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم تو گویا پوچھنے والے نے ان دونوں کے ساتھ تخصیص نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ بارگاہ الٰہی میں شفیع
کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ وہ مطلع ہوا و پر ہر اس چیز کے کہ صادر ہوئی اور عدد ہوگی
ان سے کہ جن کی شفاعت کرے اور ان کے ایمانی مراتب اور اعمال باطنہ وظاہرہ
پر آگاہی رکھے تا کہ ہر وہ شخص کہ جو شفاعت کئے جانے کا اہل ہو تا کہ جان لے ہر
اس شخص کو جو شفاعت کا سزاوار ہے اور یہ کون سی قسم شفاعت کا فی نفسہ محتاج ہے
اور کون سی شفاعت بارگاہ الٰہی میں کس کے لئے قابلِ امداد ہے۔ کیونکہ شفاعت کی بہت سی
قسمیں ہیں اور کتنے اس کے لئے مواقع اور مقامات ہیں تو جو اسے نہ جانے اس کے کام کی بصیرت
نہ ہوگی اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے قول الٰہی "لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا"
کوئی بات نہ کرے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور ٹھیک بولا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وہی احاطہ کئے ہوئے ہیں اس سب کو سارے جہانوں میں سے تو بلاشبہہ وہ سارے عالم جانتے
اور وہ چیز جس پردہ اس آن میں پہچانتے ہیں "یعلم ما بین ایدیہم" اور جانتے ہیں اس کو جو
اس کے سامنے ہیں "ما کان" سے اور جو ان کے پیچھے ہے "ما یکون" سے آخر زمانہ تک اپنے
رب غالب بڑے علم والے کے بتانے سے کیونکہ "ما کان و ما یکون قبل اطلاع خاص تھیں
ان کے ساتھ جیسا کہ ان پر گذشتہ حدیث نے روایت کی یعنی روشن کر دینا اللہ نے جس نے
میرے لئے روشن کیا جیسا کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء کے لئے روشن فرمایا تو اس طرح جو آ
دیا گیا نہ انھوں نے اگرچہ جانا مگر نہ جانا بے ان کے سکھائے اور ان کی امداد کے صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اور باوجود اس کے انھوں نے احاطہ نہ کیا مثل ان کے احاطہ کے اور
نہ تھیں اور کہ ہوا مثل ان کے ادراک کے اور بلاشبہ باوجود اس کے ان کے لئے
فضل و کمال ہے "لا یحیطون بشیئ من علمہ" اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

Marfat.com

خص بها دون غيره صلى الله تعالى عليه وسلم فكانه قيل
فى المشفوع لهم من الاولين والآخرين من الكثرة ما يحسر دونها
العد فاذا لم يكن له الا شفيع واحد وهو صلى الله تعالى عليه وسلم
بشر فلعله قد يضيق صدره ويحصل له بذلك نوع تبرم فتهلك
البقية فاجيب كيف يضيق لهم صدره وقد وسع كرسيه السموات
والارض فما ظنكم بقلبه الكريم الذى ما قبة العرش فيه الا كبقة
تطير فى الفضاء بين الارض والسماء فكانه قيل نعم ولكن نخاف
لعله ينسى بعضهم لما لهم من الكثرة العظيمة فيهلك المنسى
فاجيب كيف ينسى احدا منهم وهو الذى لا يؤده حفظهما
مع ما فيهما من مخلوقات تفضل على المشفوع لهم بكذا كذا اضعافا
لا يحصيها الا الله تعالى تم الكلام وزالت الاوهام وحصل الهناء
التام لكل من تعلق بطرف من ذيله عليه وعلى آله افضل الصلاة
والسلام **واعلم** انى لا ادعى ان هذا معنى الكريمة ولا ادعاه
العلامة المفسر رحمه الله تعالى وانما هو من باب الاشارات
المعهودة لاهل الباطن الربانى نفعنا الله تعالى ببركاتهم كقولهم
فى الحديث الصحيح لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ان البيت
القلب والملئكة تجليات الهية والكلب الشهوة ولا ينكرون المعنى
الظاهر كالباطنية حاشاهم من ذلك وصنيعهم هذا محض
الايمان وكمال العرفان كما قاله السعد فى شرح العقائد وربما
يأتون بشق ابعد واغرب فى نظر اهل الظاهر فيومونهم بالخطاء
والمبين وما هو الا من قبيل الخيار بدا نقين والشئ بالشى يذكر

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو گویا کہا گیا مشفوع لہم ہیں اولین و آخرین سے وہ کثرت ہے کہ عدد اس کے حصر سے تھک رہے تو اگر ان کے لئے نہ ہوں مگر ایک ہی شفیع اور وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بشر ہیں تو شاید ان کا سینہ کبھی تنگی فرمائے اور حاصل ہو اس سے ایک نوع جدائی۔ باقی ہلاک ہو جائیں تو جواب دیا گیا کہ اس کا سینہ کیسے تنگی کرے گا حالانکہ "وسع کرسیہ السمٰوات والارض" اور یقینی وسعت رکھتی ہے اس کی کرسی سارے آسمان و زمین کو تو تمہارا کیا گمان ہے ان کے قلب کریم کے ساتھ جس میں عرش کا گنبد ایک مچھر ہی کی طرح کہ اڑ رہا ہو فضا میں آسمان و زمین کے درمیان تو گویا کہا گیا ہاں لیکن ہم ڈرتے ہیں شاید بھول جائیں کوئی اس عظیم کثرت کو کہ جو ان کے لئے ہو جائے بھولنے والا تو جواب دیا کیونکر بھول جائے گا کوئی ان میں سے اور وہ وہ ہے کہ اس پر گراں نہیں (ان دونوں آسمان و زمین کی حفاظت) مع اس کے کہ جو ان دونوں میں ہے مخلوقات سے اور فضل فرمایا، سفارش کئے گئوں پر ایسا ایسا ڈھیر کہ جس کا احصار نہ فرمائے، مگر اللہ برتر یہاں تک کہ انتہائے کلام اور ازالۂ اوہام ہوا اور پوری فرحت حاصل ہوئی اسے جو ان کا بابستہ کنارہ دامن ہے ان پر اور ان کی آل پر سب سے افضل صلاۃ وسلام۔ جان لو کہ میں اس کا مدعی نہیں کہ یہ معنی آیہ کریمہ کے ہیں نہ اس کا دعوی علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن وہ کہ درحقیقت ان اشارات کے قسم سے ہے جو اہل ربانی اہل باطل

"الا بما شاء" مگر جتنا وہ چاہے۔

(ترجمہ شعر) وہ بزرگی کا آفتاب ہے یہ اس کے ستارے کہ لوگوں کے لئے اپنے انوار ظاہر کرتے ہیں تاریکیوں میں بہ سبب ان کے اصل اول ہونے کے اور اس میں انھیں پر اعتماد اور وہی اتم واکمل ہیں تو وہی اس کے ساتھ خاص کئے گئے نہ ان کا غیر

Marfat.com

والقلب بحرف يتذكر وليس با بعد من ذهاب اذهانهم بسماع التغزل فى ليلى وسلمى وعزة وبثينة الى محبوبهم قال صلے الله تعالى عليه وسلم فى تفسير الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك وقف بعض العارفين قدست اسرارهم على تراه الثانية بمعنى انك ان لم تكن اے فنيت عن نفسك فاذن تراه وتصل الى مقام مشاهدته تعالى لان نفسك هى الحجاب بينك وبين شهود مولاك عزوجل واعترضه الامام ابن حجر العسقلانى ان لو كان المراد مازعم لكان تراه محذوف الالف ويبقى قوله فانه يراك ضائعا لا ارتباط له بما قبله ثم سرد روايات فى لفظ الحديث لا تحتمل هذا التاويل كرواية كهمس انك ان لا تراه فانه يراك واجاب عنه المولى المحقق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى رحمه الله تعالى فى لمعات التنقيح شرح مشكوة المصابيح بان اثبات الالف فى المضارع المجزوم لغة شائعة وعليه رواية قنبل عن ابن كثير فى قوله تعالى ارسله معنا غدا يرتعى ويلعب وفى قوله تعالى، ومن يتقى ويصبر وقال الشاعر الم يأتيك والانباء تنمى على انه لا يجب جزم الجزاء اذا كان الشرط ماضيا ولو معنى اے كما هنا وارتباط فانه يراك انه لبيان امكان الروية كما استدل فى الكلام على امكان رويتنا الله سبحنه برويته ايانا بغير جهة ومكان وخروج شعاع وغيرها ويجوز ان الروايات الأخر بالمعنے بناء على ما فهم الراوى من معنى الحديث قال على ان ذلك ليس تاويلا للحديث وبيانا لمعناه المراد عند علماء العربية وانما ذلك

Marfat.com

کے لیے معروف ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے منتفع کرے مثل ان کے قول کے زیر حدیث صحیح کہ ملائکہ ان گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو کہ بیت قلب اور ملائکہ تجلیات الٰہی اور کلب شہوت اور حاشا انکار نہیں کرتے معنی ظاہر کا باطنیہ کی طرح اور ان کا یہ کام محض ایمان وکمال عرفان ہے جیسا کہ کہا علامہ سعدالدین تفتازانی نے شرح عقائد میں اور لبسا اوقات ایسی شق لاتے ہیں جو بعید وغریب تر ہو اہل ظاہر میں تو وہ ان پر خطا وجھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں یہ نہیں ہیں مگراز "قبیل الحیا ربد النقین" (ککڑی کھیرا لعوض دو دانگ) اور ایک شے دوسری شے کے ساتھ ذکر ہوتی اور قلب ایک حرف سے نصیحت پاتا ہے اور یہ زیادہ بعید نہیں ان کے اذہان کے منتقل ہونے سے ساتھ سننے تغزل لیلی اور سلمی اور عزہ اور تبنیہ (معشوقان خیالی شعراء) کہ ان کے محبوب کی طرف فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تفسیر احسان میں یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے تو اگر نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے بعض عارفین قدس سرا رہم دوسرے "تراہ" پر رک گئے! اس معنی پر کہ "انک ان لم تکن" یعنی تو فنا ہو جائے اپنے نفس سے تو اب تو اسے دیکھے اور تو پہنچ جائے مقام مشاہدہ باری تعالیٰ تک کیونکہ تیرا نفس وہی حجاب ہے تجھ میں اور شہود مولیٰ میں اور اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے یہ اعتراض کیا کہ اگر مراد وہ ہے جو انھوں نے کہا تو البتہ "تراہ" محذوف الالف ہوتا اور یقیناً قول "فانہ یراک" ضائع ہو جاتا کہ اس کو ماقبل سے کوئی ربط نہیں رہتا، پھر الفاظ حدیث کی روایات پے در پے لائے کہ محتمل اس تاویل کی نہیں جیسے روایت کھمس "انک ان لاتراہ فانہ یراک" کہ بلا شبہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علامہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لمعات التنقیح فی شرح مشکوۃ المصابیح یوں دیا کہ الف کا مضارع مجزوم میں ایک مروجہ لغت میں ہے اور اسی بنا پر ہے روایت قنبل کی ابن کثیر سے قول الٰہی میں ارسلہ معنا غدا یرتعی ویلعب "اور قول الٰہی" ومن یتقی ویصبر" اور شاعر کا

شئ يلوح على بواطنهم لغلبة ما فيها من حال المحو والفناء وليس
ذلك الا من هذا اللفظ الوارد فى هذه الرواية وذلك فى الحقيقة من
قبيل شعترى برى دالخيار عشرة بدانق والله تعالى اعلم اھ مختصرا
وكذلك رده العلامة القارى فى المرقاة غير انه اوسع المقال
فى الجواب عن الايراد الاول والثالث ولم يلم بجواب الثانى افصاحا اذ قال
ما قيل من انه لا يساعد الرسم بالالف فمدفوع بحمله على لغة او على
اشباع حركة او على حذف مبتدء او هو انت وجاز حذف الفاء من
الجملة الاسمية الواقعة موقع الجزاء قال وقوله فانه يراك متعلق
بالكلام السابق وان كان له تعلق ما ايضا باللاحق قال وانما اطنبت
فى المقام لتخطئة بعض الشراح فى ذلك الكلام ولا ينافيه ما ورد
فى بعض الروايات فانك ان لا تراه فانه يراك وفى بعضها فان لم تره
فانه يراك فان القائل بما تقدم ما ادعى المراد من الحديث المروى
بالعبارة بل ذكر معنى يؤخذ من فحوى الكلام بطريق الاشارة اھ ملخصا
اقول ولاح لهذا العبد الضعيف وجوه آخر فى ارتباط فانه يراك
ارجو انها الطف واظرف وتكون الجملة عليها لبيان ثبوت الروية لا مجرد
امكانها الاول فان لم تكن وفنيت فى طلب شهوده تراه وتبلغ ما تريد
فانه يراك ولا يغفل عنك طرفة عين فاذا راك افنيت نفسك فى طلبه
فانه لا يخيبك لانك بلغت مقام كمال الاحسان وان الله لا يضيع
اجر المحسنين الثانى فان لم تكن فانك تراه لانك قد فنيت وهو
الباقى فاذن هو الرائى نفسه وكيف لا يرى فانه يراك وقد فنيت
والباقى الوجود۔ الثالث۔ فان لم تكن فحينئذٍ تراه به لا بك
اذ يصير هو بصرك الذى تبصر به كما فى صحيح البخارى وبصره

Marfat.com

قول ہے ہ الم یاتیک و الانباء تمنی" علاوہ ازیں واجب نہیں جزم جزا کا جب شرط ماضی ہو اگرچہ معنی یعنی جیسا کہ یہاں ہے اور ارتباط "فانہ یراک" کا وہ بیان امکان رویت کے لئے ہے جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے، کلام میں امکان دیدار الٰہی پر یعنی ہمارا اس کو دیکھنا بغیر جہت ومکان اور خروج شعاع وغیرہا کے اور ممکن ہے کہ دوسری بالمعنی روایتیں مبنی ہوں اس معنی پر کہ اسے راوی نے سمجھا حدیث سے کیا علاوہ ازیں کہ نہیں ہے یہ تاویل حدیث کی اور بیان معنی کا مثل مراد کے نزدیک علماء عربیت کے جز ین نیست کہ یہ ایک چیز ہے جو ظاہر ہو جاتی ہے ان کے بواطن پر بسبب غلبۂ حال محویت وفنا کے ان کے قلوب پر اور نہیں ہے یہ اس لفظ سے بیچ اس روایت کے اور یہ فی الحقیقت از قبیلہ ستر بری اور دس کھرے بعوض ایک دانگ کے واللہ تعالیٰ اعلم اھ مختصراً اور یوں ہی رد کیا اسے علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں مگر انھوں نے ایراد اول وثالث کے جواب میں وسیع کلام کیا اور نہ قریب آئے، جواب ثانی کے نمایاں طور پر جہاں کے انھوں نے کہا جو کہا گیا کہ اس کے موافق نہیں ہے الف کے ساتھ رسم خط تو یہ مدفوع ہے اس کے محمول کرنے سے ایک لغت پر یا بر بنائے اشباع حرکت یا حذف مبتدا اور وہ انت ہے اور جائز ہے حذف (فا)، کا جملۂ اسمیہ سے جو واقع ہو جزا کے مقام پر کہا اور قول اس کا "فانہ یراک" کلام سابق سے متعلق ہے اگرچہ اس کا کچھ تعلق لاحق سے بھی ہے اور میں نے اس مقام میں تطویل اس کلام میں بعض شراح کے اظہار خطا ہی کے لئے کی اور اس کے منافی نہیں وہ جو بعض روایات میں وارد ہوا "فانک ان لا تراہ "فانہ یراک" تو اگر اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے" فان لم تره فانک یراک" کہ یقیناً پہلے کے قائل نے ادعا نہ کیا مراد حدیث وہ ہونے کا جو عبارت نے ادا کیا بلکہ ذکر کیا ایسے معنی کو جو ماخوذ نحواء کلام سے ہیں بطور اشارہ اھ مخلصاً میں کہتا ہوں ظاہر ہوتیں اس عبد ضعیف کے لئے دوسری وجوہ ارتباط "فانہ یراک" میں امید کرتا ہوں کہ یہ لطیف وظریف تر آور ہو گا جملہ واسطے

لا یحجب فانه یراك وانت خیال من بین عکوس و ظلال فکیف
لا یری اصل الجمال............ هذا وما قوله من
قبیل سعتربری فاشارة الی ما فی رسالة الامام القشیری رضی الله
تعالی عنه بسنده الی یحیی بن الرضی العلوی قال سمع ابو سلیمان
الدمشقی طوافا ینادی یا سعتربری فسقط مغشیا علیه فلما افاق
فقال حسبته یقول اسع تر بری اه ای بکسر الباء وهو المعروف
والاحسان وان کان فی قول الطواف بفتحها وفی کتاب المرتی فی مناقب
سیدی محمد الشرقی لحفیده عبد الخالق بن محمد بن احمد بن عبد القادر
ابن سیدی محمد الشرقی کان رجلا فی زقاق مصر یبیع یقول یا سعتربری
ففهم منه ثلثة من العباد الاول من اهل البدایة اسع تر بری
ای اجتهد فی طاعتی تر مواهب کرامتی والثانی متوسط ففهم
یا سعة بری ای ما اوسع معروفی واحسانی من احبنی واطاعنی
والثالث من اهل النهایة ففهم الساعة تری بری ای الفتح جاء
فتواجد واه وفی الاحیاء العجمی قد یغلب علیه الوجد علی الابیات
المنظومة بلغة العرب فان بعض حروفها توازن الحروف
العجمیة فیفهم منها معان آخر انشد بعضهم وما زارنی فی
النوم الا خیاله ÷ فقالت له اهلا وسهلا ومرحبا فتواجد علیه
العجمی فسئل عن سبب وجوده ÷ فقال انه یقول مازار لم
وهو کما یقول فان لفظ زار یدل فی العجمیة علی المشرف علی
الهلاك فتوهم انه یقول کلنا مشرفون علی الهلاك واستشعر
عند ذلك خطر هلاك الآخرة والمحترق فی حب الله تعالی

بیان ثبوت رویت کے نہ خالی امکان کے اول "فان لم تکن" پس اگر تو نہ ہوا اور
فنا ہو جاتے اس کے شہود کی خواہش میں "تراہ" تو اسے دیکھے گا اور مراد کو
پہنچ جائے گا "فانہ یراک" کہ بے شبہہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تجھ سے ایک لمحہ
غافل نہیں تو جب اس نے تجھے دیکھا کہ تو نے اس کے لئے اپنی جان فنا کردی تو
وہ کسی کو ناامید نہیں کرتا کیونکہ تو مقام احسان تک رسا ہو گیا اور اللہ ضائع نہیں کرتا
محسنین کا اجر۔ ثانی "فان لم تکن" تو تو اگر نہ ہو تو یقیناً اسے دیکھ رہا ہے کیونکہ تو
فنا ہو گیا اور وہی باقی ہے تو اب وہی اپنی ذات کا دیدار کرنے والا ہے اور کیونکر نہ دیکھے
وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تو یقیناً فنا ہو چکا تو باقی ثالث پس اگر تو نہ ہو گا تو اس
وقت تو اسے دیکھے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے اور اس کی آنکھ کا پردہ نہیں
فانہ یراک "تو وہ بے شک تجھے دیکھ رہا ہے اور تو ایک صورت خیالی خواب میں آنے والی
پرتو تجلی عکسی وظلی میں سے ہے تو کیسے نہ دیکھے حسن حقیقی اور جمال اصلی یہ لو لیکن قول ان کا
من قبیلہ سعتر بری اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو رسالہ امام قیشری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں لبند یحیی بن رضی علی ہے کہ انھوں نے کہا، سنا ابو سلیمان دمشقی نے طواف میں ندا یا
سعتر بری تو غش ہو کر گر پڑے جب افاقہ ہوا دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ
وہ کہتا ہے "اسعتر بری" یعنی کسرۃ بارز سے اور وہ نیکی اور احسان ہے اگرچہ طواف کرنے والے
اسے فتح ربا) سے کہا اور کتاب مرقی فی مناقب سید محمد شرقی نے کہ ان کے نواسہ عبدالخالق
ابن محمد ابن احمد بن عبدالقادر کی مصنفہ ہے اس میں ہے کہ ایک شخص مصر کی گلیوں میں
بیچتا اور کہتا یا سعتر بری تو اسے تین بندگان خدا نے سمجھا پہلے نے جو اہل ہدایت سے
"اسعتر بری" یعنی کوشش کر میری اطاعت میں تو دیکھے گا میری کرامت کی عطائیں
دوسرا متوسط تو اس نے سمجھا "یا سعتر بری" یعنی کس قدر وسیع ہے میری بھلائی اور
احسان اس کے لئے جو مجھ سے محبت اور میری اطاعت کرے اور تیسرا اہل نہایت سے

Marfat.com

وجدہ بحسب فہمہ الخ وبالجملۃ فلیس تمسکنا ھنا بتفسیر الکریمۃ بل بتاویل المفسر واعتقادہ بھذہ المعانی حتی سوغ اشارۃ الایۃ الیھا فھواذن ادنی عند کم بالکفر والعیاذ باللہ تعالیٰ والمقصود بیان انکم محجوبون عن معرفۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قدرما عند علماء الظاھر فضلا عما اضح الاولیاء الکرام فالمسلمین تکفرون ومالم تعرفوا تنکرون وتحسبون انکم تحسنون کما قال تعالی بل کذبوا بما لم یحیطوا بہ ذلک مبلغھم من العلم ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور نسأل اللہ العفو والعافیۃ اھ منہ حبدیدہ

السؤال الثانی عن قول المجیب فی حقہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ یعلم ماکان وما سیکون من الازل الی الابد اقول **الجواب الاول** ترجمتم الکلام: بما یکثر لمثلکم اثارۃ الاوہام فان فی لفظکم یحتمل تعلق من بیعلم فیکون المعنی علی حمل الازل علی المصطلح الکلامی انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعلم من الأزل الذی لابدایۃ لہ وھذا کفر بواح للزوم قدمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولامساغ لھذا الاحتمال فی قول المجیب فان ترجمۃ عبارتہ فی صـ۷ ان جملۃ مالم تکن تعلم تشمل جمیع المغیبات التی تکونت من الأزل وستکون الی الابد اھ اما شمول علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لکل ماکان ویکون من الازل الی الابد فاعلم انھما یطلقان و یراد بھما ما اصطلح علیہ المتکلمون مما لا بدایۃ لوجودہ ولانھایہ لبقائہ وشمول العلم لجمیع الاشیاء بھذا

مطلب الازل والابد اطلاقان

Marfat.com

تو اس نے سمجھا "الساعة تری بری" پس ان تینوں کو وجد آگیا اھ اور احیا میں ہے کہ عجمی پر کبھی وجد کا غلبہ عربی اشعار پر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے بعض حروف بروزن حروف عجمیہ ہوتے ہیں تو ان سے دوسرے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ کسی کا شعر تھا۔

ما زارنی فی النوم الا خیاله　　　فقلت له اهلاً و سهلاً و مرحبا

میں نے اس کی صورت خیالی کا خواب میں نظارہ کیا تو میں نے اس سے کہا اہلاً وسہلاً مرحبا تو اس پر ایک عجمی کو وجد آگیا تو اس سے سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا "ما زارلم" کہ مرنے کے قریب ہوں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ لفظ زار بزبان فارسی ہلاکت سے قریب والے پر دال ہے تو اسے وہم ہوا کہ ہم سب ہلاکت کے قریب ہیں۔ اور اس نے اس وقت خطرۂ ہلاکت آخرت سمجھا عشق الٰہی میں جلنے والا اس کا وجد اس کے حسب فہم ہوتا ہے الخ خلاصہ یہ کہ ہمارا استدلال یہاں تفسیر آیۂ کریمہ سے نہیں بلکہ تاویل مفسر اور ان معنی پر ان کے اعتقاد سے ہے یہاں تک کہ اس نے جائز رکھا آیۂ کریمہ کا اس کی جانب اشارہ تو وہ اب تمھارے نزدیک کفر کے زائد لائق والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تم معرفت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محجوب ہو اور اتنی معرفت بھی نہیں جتنی علماء نے ظاہر کو ہے کجا وہ کہ اولیائے کرام کو مرحمت ہوئی تو تم مسلمان کی تکفیر کرتے ہو اور بے علمی سے انکار کرتے اور اس انکار کو اچھا خیال کرتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے بلکہ انھوں نے جھٹلایا اسے جسے انھوں نے نہ جانا یہ ہے ان کا مبلغ علم تو جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے نور نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں عفو و عافیت اھ منہ جدیدہ

Marfat.com

المعنى قد آذناك فيما سبق انه خاص بالمولى سبحانه و
تعالى محال فى العباد عقلا و سمعا لكنهما ربما يطلقان
ويراد بهما الأمد المديد فى الماضى والآتى كما صرح
به فى معنى[1] الابد القاضى البيضاوى فى تفسيره وقال

[1] فى الكوكب الانور على عقد الجوهر نقلا عن التوقيف الازل للقدم ليس له ابتداء ويطلق مجازا على من طال عمره اه وفى الجواهر والدرر للعارف بالله الامام العلامة سيدى عبدالوهاب الشعرانى فيما استفاده من شيخه العارف بالله سيدى على الخواص رضى الله تعالى عنهما مانصه فقلت له فما المراد بقولهم كتب الله ذلك فى الازل مع ان الازل لا يتعقل الا انه زمان والزمان مخلوق والكتابة الالهية قديمة فقال رضى الله تعالى عنه المراد بالكتابة الازلية هى العلم الالهى الذى احصى الاشياء كلها فيه واما الازل فهو الزمان الذى بين وجود الله ووجود موجودات المعقولة الأن فيه اخذ العهد على الوجود الخ فقد ابان الامام السائل فى السؤال ان الازل بمعنى الزمان ليس الا مخلوقا حادثا غير قديم و ابان السيد العارف المجيب فى الجواب انه الزمان الذى اخذ الله فيه الميثاق فانتفى الريب: ورجع الى العائب العيب: قال الامام احمد ابن الخطيب القسطلانى رحمه الله تعالى فى المواهب اللدنيه ج ۲ ص ۳۸ قد اجاد العلامة ابو محمد الشقراطسى حيث يقول فى قصيدته المشهورة
ـه الملك لله هذا اعز من عقدت ـ له النبوة فوق العرش فى الأزل ـ فلو اراد بالأزل القدم فاين كان اذ ذاك العرش اه منه غفرله

سوال دوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا سب جانتے ہیں اقول جواب اول تم نے کلام مجیب کا ایسا ترجمہ کیا جو تم جیسوں کے لئے وہم زیادہ ابھارنے کا باعث ہوا اس لئے کہ تمھاری عبارت میں "ازل" سے کا تعلق "جانتے ہیں" سے بھی متحمل ہے ازل کو جب اصطلاح کلام پر حمل کیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم ازل سے موجود ہے جس کے لئے ابتدا نہیں اور یہ کھلا کفر ہے کہ اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدیم ہونا لازم آئے گا اور مجیب کے کلام میں اس احتمال کو راہ نہیں۔ ان کی عبارت یوں ہے سے بے شک جملہ مالم تکن تعلم شامل ہے ان تمام مغیبات کو جو ازل سے ہو گذریں اور ابد تک ہوں گی انتہی۔

رہا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ازل سے ابد تک کے تمام کائنات کو شامل ہونا تو آگاہ ہو کہ ازل وابد بولے جاتے ہیں اور ان سے وہ مراد ہوتی ہے جو متکلمین کی اصطلاح ہے یعنی وہ جس کے وجود کی ابتدا نہیں اور وہ جس کے بقا کی انتہا نہیں۔ اور اس معنی پر جمیع اشیاء کو علم کا شامل ہونا ہم تجھے بتا چکے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے بندوں کے لئے عقل ونقل دونوں کی رد سے محال ہے مگر بارہا ازل وابد بولتے ہیں اور ان سے گذشتہ وآئندہ کا طویل زمانہ مراد ہوتا ہے جیسا کہ معنی آئے میں قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں تصریح کی۔ قدم ہے وہ جس کی ابتدا نہیں اور اس کا اطلاق مجازاً اس پر آتا ہے جس کی عمر طویل ہوا ھ اور ہوا ہر و درر مصنف عارف باللہ امام علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی میں استفادہ فرمایا اپنے شیخ عارف باللہ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس کی عبارت یہ ہے تو میں نے ان سے کہا کیا مراد ان کے قول سے کہ اللہ لکھ لیا اسے ازل میں باوجودیکہ ازل کا تعقل نہیں مگر یہ کہ وہ زمانہ ہے اور زمانہ مخلوق ہے اور اللہ کا لکھنا قدیم ہے تو فرمایا رضی اللہ

لے وتی کواکب لالو رالخ اور کوکب لالو شرح عقد الجوہر توقیف سے منقول انزل

Marfat.com

سیدی العارف باللہ مولانا النظامی قدس سرہ السامی
فی مدحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالفارسیۃ ؎

محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست - بآرائش نام او نقش بست

ای کل موجود من الازل الی الابد انما تصور و تکون زینۃ لاسم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای لیکون من خدمہ وحشمہ وینسلک فی موکب جلالہ وکرمہ فماذا تظن انہ اراد ھھنا بالازل ان حملتہ علی المصطلح الکلامی معاذ اللہ کان کفرا صریحا فلم لا تحملون کلام اخیکم علی ما تحملون علیہ کلام ھذا السید العارف وقد کنت اردت ھذا الایضاح اذا اتیت فی تصویر الدعوی بلفظۃ من اول یوم الی یوم القیمۃ مکان لفظۃ الازل الی الابد ولکن الایلاع بالایراد یتسارع الی محمل الفساد الجواب الثانی لو نظرتم کلام المجیب نفسہ علی صحیفۃ ۱۶ لعلمتم مرادہ بالازل والابد کما علمنا فانہ یقول

معلوم ان اللوح المحفوظ مرقوم فیہ ومحفوظ جمیع ما کان و یکون من الازل الی الابد اھ فھل یتوھم عاقل ان اراد اثبات مالا یتناھی وجودا ولا بقاء فی لوح محدود متناہ انما اراد ما قلنا من اول یوم الی یوم الاخر کما قد صح فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لفظۃ الی الابد فی مثبتات اللوح ولیس المراد قطعا الا ما ذکرنا الجواب الثالث یا اخی کیم راجعتم رسالۃ المجیب نفسہا صـ۱۱ حیث نقل عن تفسیر روح البیان ما نصہ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون بمستور عما

Marfat.com

تعالیٰ عنہ) نے کہ مراد کتاب زلیہ سے وہ علم الٰہی ہے جس نے احصار کر لیا تمام اشیار کا اس میں لیکن ازل پس وہ زمانہ وہ ہے کہ درمیان وجود الٰہی اور وجود ان موجودات کے معقول ہیں، اب اسی میں لیا گیا عہد وجود پر الخ تو ظاہر فرما دیا سوال کرنے والے امام نے سوال میں یہ کہ ازل بمعنی زمانہ نہیں ہے مگر مخلوق حادث غیر قدیم اور ظاہر کر دیا سردار عارف باللہ مجیب نے جواب میں کہ وہ زمانہ ہے جس میں حق تعالیٰ نے اخذ میثاق فرمایا تو شک منتفی ہو گیا اور عیب عیبی کی طرف پھر گیا۔ امام احمد بن خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۳۸ میں فرمایا خوب فرمایا علامہ ابو محمد مشقر شقر اطسی نے جہاں اپنے مشہور قصیدہ میں فرمایا ملک اللہ کے لئے ہے یہ عزت جس کے لئے نبوت باندھی گئی ازل میں تو اگر ازل سے قدم مراد ہو تو اس وقت عرش کہاں تھا

اھ منہ غفر لہ مدنیہ

اور میرے سردار عارف باللہ مولٰنا نظامی قدس سرہ السامی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کہا ہے۔

محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست ۔۔۔ بہ آرائش نام او نقش بست

یعنی ازل سے ابد تک جو کچھ موجود ہے اس نے اسی لئے صورت پکڑی اور موجود ہوا کہ نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیبائش بنے یعنی حضور کے خدم وحشم سے ہو اور حضور کے عزت و جلالت کے جلوس میں شامل ہو تو اب تیرا کیا گمان ہے مولٰنا نے ازل سے یہاں کیا مراد لیا اگر تو اسے اصطلاح کلام پر حمل کرے تو معاذ اللہ کفر ہو گا تو اپنے بھائی کے کلام کو اس معنی پر کیوں نہیں حمل کرتے جس پر ان سید عارف باللہ کا کلام حمل کرو گے اور میں نے اسی ایضاح کا قصد کیا کہ "ازل سے ابد تک" کی جگہ "روز اول سے روز قیامت تک" لکھا مگر اعتراض کی لت معنی فساد کی طرف جلد لے جاتی ہے جواب دوم اگر تم ص ۱۶ پر خود مجیب کا کلام دیکھیے

دُن من الأزل وما سيكون الى الابد لان الجن هو استر بل انت عالم بما كان خبير بما سيكون اھ فهذا المفسر الفاضل سلف المجيب فی هذا اللفظ بل ان كان هذا ذنبا فهو اشد ذنبا من المجيب لان هذا انما قاله فی مقال نفسه والمفسر فسر به كلام ربه عزوجل۔ فكل ما حكمتم فی هذا اللفظ من كفر او ضلال وغيرهما فاحكموا به اولاً على ذلك العالم الجليل ؛ ثم اجاز وا الى المجيب النبيل

السوال الثالث ۔ عن قول المجيب ان علمه صلى الله تعالى عليه وسلم شامل لجميع المغيبات هل هذا حق ام لا۔ **اقول الجواب** اما الجميع بمعنى الأحاطة الحقيقة بكل معلومات الله سبحانه وتعالى تفصيلا فقد اخبرنا كم انه محال للخلق يقينا وقطعاً ؛ عقلا و شرعا واما بمعنى جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى اليوم الآخر فحق صادق طاعة وسمعا ؛ ياليت شعری اذ يقول الله تعالى تبيانا لكل شئ ويقول جل وعلا تفصيل كل شئ ويقول رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تجلى لی كل شئ ويقول العلماء حصل له صلى الله تعالى عليه وسلم جميع العلوم الجزئية والكلية واحاط بها وقالوا بيّن كل شئ وقالوا وسع العالمين وقالوا علم ما كان وما يكون وقالوا يرى ويسمع الكل كالمشاهد وقالوا هو صلى الله عليه وسلم بجميع الاشيا وقالوا احاط بجميع علوم الظاهر والباطن

Marfat.com

تو ان کی مراد سے ان کی مراد جان لیتے جیسے ہم نے جان لی پس بے شک وہ کہتے ہیں
بے شک لوح محفوظ کہ اس میں مرقوم و محفوظ ہے وہ سب جو ہو گذرا اور ہوگا ازل
ابد تک تو کیا کوئی وہم کرے گا کہ انھوں نے ایسی چیز کا جس کے نہ وجود کا اول ہے
نہ بقا کا آخر ایک محدود و متناہی لوح میں منقوش ہونا مانا ہے، بلکہ ان کی مراد
وہی ہے جو ہم نے کہا کہ روز اول سے روز آخر تک۔ جس طرح صحیح حدیث میں
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد ہوا کہ ابد تک سب چیزوں کا لوح میں ثبت
ہونا فرمایا اور وہاں پھر یقیناً وہی مراد ہے جو ہم نے ذکر کی جواب سوم کہ منشی
تم خود رسالہ مجیب کا صلا دیکھئے جہاں تفسیر روح البیان سے یہ عبارت
نقل کی ہے کہ (اے نبی) تم اپنے رب کے فضل سے پوشیدگی والے نہیں
کہ جو کچھ ازل سے ہوا اور جو کچھ ابد تک ہوگا تم پر کچھ چھپا ہوا اس لئے کہ جنّ
بمعنی پوشیدگی ہے بلکہ تم جانتے ہو جو کچھ ہو گذرا خبردار ہو جو کچھ ہونے والا
ہے انتہی تو یہ مفسر فاضل اس لفظ میں مجیب کے پیشوا ہیں بلکہ اگر یہ گناہ ہے
تو ان مفسر کا گناہ مجیب سے سخت تر ہے اس لئے کہ مجیب نے تو یہ اپنے کلام میں
کہا اور مفسر نے اسے کلام الٰہی کی تفسیر ٹھہرایا تو اس لفظ پر کفر یا گمراہی یا جو حکم
لگاؤ پہلے اس عالم جلیل پر لگاؤ پھر مجیب عقیل کی طرف بڑھو سوال
سوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام
غیبوں کو شامل ہے یہ حق ہے یا نہیں اقول جواب. جمیع اس معنی پر کہ تمام
معلومات الٰہیہ کو تفصیل وار احاطہ حقیقیہ سے محیط ہو جائے یہ تو ہم تمھیں بتا چکے
کہ یہ مخلوق کے لئے یقیناً قطعاً عقل و شرع دونوں کی رو سے محال ہے
اور اس معنی پر کہ جو کچھ روز اول سے ہوا اور روز آخر تک ہوگا اس سب
کو محیط ہو یہ حق اور سچا ہے اللہ و رسول کا ارشاد سننے اور ماننے کی رد

Marfat.com

والاول والآخر وقالوا ان العارف يتجلى له كل شئ كما تقدم كل ذلك فاىّ بدع فى التعبير بجميع المغيبات اترون هذا اشد عموما من كلمات الله تعالىٰ وكلم رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم واقوال الائمة والفاظ العلماء بل ان اخذ تم الفطانة بيد يكم وجد تموه اتصر عرضا واقل وسعا من اكثر ما مرّ انما المراد ما تقرر واستقر ؛ فان كان هذا كفرا او ضلالة او خطاء او جهالة ؛ فاولًا كلام الله تعالى ورسوله بل لوا والعلماء كفروا او ضللوا او جهلوا ؛ ثم بعد الكل الى المجيب تحولوا ؛ **السوال الرابع** هل علمه صلى الله تعالى عليه وسلم له ابتداء وانتهاء ومحدد بحد ام ليس كذلك اقول **الجواب** اما الابتداء فنعم لان علم الخلق لا يمكن الاحادثا واما الانتهاء فان اريد به ان يكون القدر الموجود من علومه صلى الله تعالى عليه وسلم فى كل زمان محدودا لعدد ما فى علم الله تعالىٰ وان لم يستطع احصاره بشر ولا ملك ؛ فهذا ايضا صحيح و لا شك ؛ وان اريد ان يقف علمه صلى الله تعالى عليه وسلم عند حد لا يتعداه ؛ فباطل والله لا يرضاه ؛ بل لا يزال حبيبنا صلى الله تعالى عليه وسلم فى ابد الاباد يترقى فى علمه بربه وصفاته عز وجل ؛ وقد فصلنا القول فى ذلك كله فى النظر الاول **السوال الخامس** عن قولى فى تقريظى ما عبر به السائل بقوله ما عزب عن علمه مثقال ذرة هل اردتم بذلك انه ما عزب عن علمه

Marfat.com

سے اے کاش میں جانوں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شے کا روشن بیان اور فرماتا ہے ہر چیز کی تفصیل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر شے مجھ پر روشن ہو گئی اور علماء فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جزئی وکلی علم حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ فرما لیا۔

اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شے بیان فرما دی اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم نے تمام عالم کو گھیر لیا اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ ہو گذرا اور جو کچھ ہو گا سب جان لیا اور فرماتے ہیں سب کچھ ایسا دیکھتے اور سنتے ہیں جیسا آنکھوں کے سامنے ہے اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اشیاء کے عالم ہیں اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور فرماتے ہیں کہ عارف پر ہر شے روشن ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ عبارات اوپر گذریں تو جمیع غیوب کہنے میں کون سی انوکھی بات ہے۔ کیا اس کا عموم ان کلمات الٰہیہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقوال ائمہ والفاظ علماء کے عموم سے زیادہ خیال کرتے ہو بلکہ اگر تم عقل کا دامن تھامو تو اکثر ارشادات جو گذرے ان سے اس لفظ کی چوڑان اور وسعت کم پاؤ گے تو مراد وہی ہے جو ٹھہر چکا اور قرار پا گیا تو اگر یہ کفر یا گمراہی یا خطا یا نادانی ہے تو پہلے اللہ و رسول کا کلام بدلو اور عالموں کو کافر یا گمراہ یا جاہل کہو پھر سب کے بعد مجیب کی طرف پلٹو۔ سوال چہارم کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی ابتدا اور انتہا اور کسی حد سے محدود ہے یا ایسا نہیں۔

اقول جواب ابتدا تو ضرور ہے اس لئے کہ مخلوق کا علم حادث ہی ہو کر ممکن ہے رہی انتہی اگر اس سے مراد یہ ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلومات کی نہ تمام

Marfat.com

مثقال ذرة عن الازل الى الابد ام غیر ذلك اقول
الجواب الاول انما ترجمة لفظى لم تبق ذرة
خارجة عن علمه صلى الله تعالى علیه وسلم وهو
صریحا ناظر فی الحدوث بخلاف ترجمة السائل علی انه
زاد لفظة مثقال ولیس فی کلامی کانه یرید ان یستقیم التردد
والتردید المذکور فی سؤاله هل اردتم من الازل الی الابد
ام غیره وذلك لانه لو لم یزد لفظة مثقال وقام یسأل هل
ما عزب من علمه ذرة من الازل ؛ کان دلیلا انه
یقول بوجود الذرات فی الازل فیکون کفرا بواحا اذل ؛
فزاد مثقال ولم یدر ان لیس فی الازل ما یوزن
بالمثاقیل ؛ انما هو الجلیل وصفات الجلیل ؛ نبقی کلامه
وتردده ناظرا الی احتمال الکفر او ظاهرا فیه ؛ وقد
تقرر ان هذا هو مأل من حفر بئر الاخیه ؛ ثم قد
عرفناك الامر مرارا ؛ واعلنا لك بالحق جهارا ؛ ولفظة
الازل لیس فی کلامی ولا هو بالمعنى المتوهم له مرامی -
الجواب الثانی هنا ثلاث مراتب الاولى مرتبة
المسلم ؛ الصالح السالم ؛ لا یظن بالمسلم الا الخیر ؛
فان وجد ماله وجد الى الخیر ؛ اول وحول عن
الضر والضیر ؛ الثانیه من لم یوفق لهذا لكن له
نوع دیانة ؛ وفی الدین صیانة ؛ فهو لا یختلق لاخیه
من نفسه محالا ؛ لیجد الظن والریبة مجالا - والثالثة

Marfat.com

ہیں کوئی گنتی ہے جسے اللہ جانتا ہے اگرچہ کوئی آدمی اور فرشتہ اسے شمار نہ کرسکے تو یہ بھی بلاشبہ صحیح ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کسی حد پر ٹھہر جائے کہ اس سے آگے نہ بڑھے تو یہ باطل ہے اور اللہ لئے نہیں مانتا بلکہ ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدالآباد تک ذات و صفات الٰہی کے علم میں ترقی فرماتے رہیں گے اور ان تمام باتوں پر نظر اول میں ہم کلام فصل کہہ چکے سوال پنجم تقریظ میں میرے اس قول سے جسے سائل نے عربی بنانے میں یوں کر دیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ذرہ بھر غائب نہ ہوا کہ اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ ازل سے ابد تک ذرہ بھر کوئی شے حضور کے علم سے غائب نہیں یا کچھ اور اقول جواب اول میرے کلام کا ترجمہ تو یہ ہے نہیں باقی رہا کوئی ذرہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے خارج ہو اور یہ صاف حدوث کی طرف ناظر ہے بخلاف ترجمہ سائل کے علاوہ بریں سائل نے لفظ مثقال بڑھا دیا اور وہ میرے کلام میں نہیں گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تردید و تردد جو اس کے کلام میں کہ ازل سے ابد تک مراد ہے یا کچھ اور یہ ٹھیک ہو جائے اس لئے کہ اگر وہ مثقال کا لفظ نہ بڑھاتا اور یوں پوچھنے کھڑا ہوتا کہ کیا ازل سے کوئی ذرہ حضور حضور کے علم سے غائب ہوا تو یہ اس پر دلیل ہوتا کہ وہ ازل میں ذروں کا وجود مان رہا ہے تو کھلا ہوا سخت گمراہ کفر ہوتا تو اس نے مثقال بڑھا دیا کہ اور نہ جانا کہ ازل میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مثقالوں سے تولی جائے وہاں تو اللہ ہے اور اس کی صفتیں تو اس کا کمال و تردد احتمال کفر کی طرف ناظر رہ گیا یا اس میں ظاہر اور ٹھہر چکا ہے کہ یہی انجام ہے اس کا جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے پھر یہاں جو بات ہے ہم بار بار تجھے بتا

Marfat.com

من تقاضی فی الحرمان من هذه الآلآء ÷ لکن فی عینه
بقیة حیاء فاذا رأی التصریح ÷ بخلاف ما یفتریه الظن
القبیح ÷ فلا یجترئ ولا یقدم ÷ لان بسراه ما یردو
یلجم ÷ امامن حسد و فسد ÷ تعدی الحد ÷ فیری
و یعرض ÷ و یسمع و یعترض ÷ وانا ابنه الصائل وقد
اوردته المناهل وافدته المسائل ÷ واجدت له
الدلائل ان لا یکون من اسفل الاسافل ÷ کیف وما کان
لکلامی مجرد تجرد عن لفظة الازل ÷ بل قد کان مصرحا
فیه بتصریح اجل ÷ ان المراد ما یکون وما کان الی آخر
الایام من الیوم الاول ÷ فالتنصیص بذلک اما کان
سدّ علی الظن المسالک ÷ ولکن الحسد حسک ÷
من تعلق به فسد وهلک ÷ فایاک ایاک ÷ وموارد
الهلاک ÷ والله یتولی هدانا وهداک ÷ الحمد لله
تم الجواب وظهر الصواب ÷ واذ قد خرجت
العجالة ÷ فی صورة الرسالة ÷ فاحب ان اسمیها
الدولة المکیة بالمادة الغیبیة لیکون
علما بموضوع التالیف و مکان التصنیف مشعرا
معلما و بحساب الجمل علی عام التالیف علامة و
علما ÷ الحمد لله کان العبد الضعیف اتم القسم الاول
فی النهار الاول فی سبع ساعات ثم زاد فیه النظر لسادس
للافادة ÷ وکتب الیوم مع کثرة الاشغال القسم الثانی
بعد الظهر واتمه فی نحو ساعة وزیادة ÷ فتم بحمد

چکے اور صاف کھول کر ظاہر کر چکے اور ازل کا لفظ نہ میرے کلام میں ہے نہ اس معنی پر کہ جو سائل کے وہم میں ہے میری مراد جواب دوم یہاں تین مرتبہ ہیں۔ پہلا مرتبہ مسلمان صالح سلامتی والے کا جو مسلمان پر بدگمانی نہیں کرتا مگر نیک تو اگر وہ کوئی ایسا لفظ پاتا ہے جس میں دوسرا پہلو ہے اسے تاویل کر کے برائی اور نقصان سے پھیر دیتا ہے۔ دوسرا وہ جسے یہ توفیق تو نہیں مگر ایک طرح کی دیانت رکھتا ہے اور اس کا دین کچھ محفوظ ہے تو وہ اپنے بھائی کے لئے اپنی طرف سے کوئی محال نہیں گڑھتا تاکہ بدگمانی اور تہمت کے لئے مجال پائے، تیسرا وہ جوان نعمتوں سے محرومی میں حد کو پہنچ گیا مگر اس کی آنکھ میں کچھ حیا باقی ہے تو گمان بد جس کا افترا کرے جب یہ اس کے خلاف کی تصریح پاتا ہے تو جرأت کا اقدام نہیں کرتا، اس لئے کہ اس کے آنکھوں کے سامنے وہ چیز موجود ہے جو اس کے افترا کو رد کر دے گی اور اس کے منہ میں لگام دے دے گی مگر وہ جس نے حسد کیا، اور تباہ ہوگیا اور حد سے گذر گیا۔ وہ دیکھتا اور منہ پھیر لیتا ہے اور سنتا اور اعتراض کرتا ہے اور میں حملہ آور کو متنبہ کرتا ہوں اور میں اسے گھاٹوں پر اتار لایا اور ایسے مسائل کا افادہ کیا اور اس کے سامنے کھرے مسائل بیان کئے کہ ہر پست سے پست تر نہ بننے پر کیونکر ہو حالانکہ میرے کلام میں اتنا ہی نہ تھا کہ یہ لفظ ازل سے خالی ہے بلکہ اس میں عظیم تصریح کے ساتھ مصرح تھا کہ وہ مراد ہے، جو روز آخر تک روز اول سے ہوگا اور ہوا تو کیا تصریح نے بدگمانی

Marfat.com

نعت لثلث بقين من ذی الحجة يوم الاربعاء
قبل العصر ؛ وافضل الصلاة واكمل السلام على
المولى المخصوص بطيب النشر ؛ شفيعنا بمنه يوم الحشر
وعلى اٰله الكرام وصحبه العظام مادار الفجر
وليالی عشر ؛ والحمد لله رب العلمين

تمت

فون ۲۱۶۷۸۹

قرآن مجید عکسی مترجم

ہر جگہ دستیاب ہے

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف

ترجمہ : اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر : صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین علیہ الرحمۃ
● برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ ● علماء و فقہاء کیلئے معتبر ● عشق و محبت رسول سے لبریز ● محبت رسول سے بھرپور تفسیر ● اختلافی مسائل پر آیات قرآنی کی فہرست ● ضعیفوں اور کمزور نگاہ والے حضرات کیلئے ایک نایاب تحفہ !

ملنے کے پتے : ● مولانا مطیع الرضا خاں صاحب خطیب جامع مسجد لال کرتی . راولپنڈی
● تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی . لاہور راولپنڈی ● مکتبہ رضوان گنج بخش لاہور ● مکتبہ نبویہ لاہور
● نورانی بک ڈپو چوک جادہ . جہلم ● کتب خانہ حاجی مشتاق احمد بوہڑ گیٹ ملتان ● مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال
● کتب خانہ حاجی نیاز احمد بوہڑ گیٹ ملتان ● مکتبہ نوریہ رضویہ جامع مسجد گلبرگ اے ● مولانا سید امام علی شاہ اوکاڑہ
● علی گڑھ بک اسٹور اردو بازار سکھر

شائع کردہ : قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی دارالعلوم امجدیہ - مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور . مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور . پنجاب نیوز ایجنسی اردو بازار کراچی . فون : ۲۱۲۴۴۵

Marfat.com

پر راستے بند نہ کردیئے تھے۔ مگر حسد ایک گوکھرو ہے کہ جسے لپٹ جاتا ہے وہ تباہ و ہلاک ہو جاتا ہے تو بچ اور بچ ہلاکت کی جگہوں سے اور اللہ ہماری اور تیری ہدایت کا والی ہو، الحمدللہ جواب پورا ہوا اور صواب کھل گیا اور جب کہ یہ جلد لکھا ہوا ایک رسالہ کی صورت میں نکلا تو مناسب ہے کہ اس کا نام الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ رکھوں تاکہ یہ نام بھی ہو اور مقصود و تالیف اور مکان تصنیف کا اشعار و اعلام بھی ہو اور ابجد کے حساب سے سال تالیف کی علامت اور نشانی بھی ہو۔

الحمدللہ بندہ ضعیف نے پہلا حصّہ پہلے دن سات گھنٹے میں پورا کردیا تھا پھر اس میں فائدے کے لئے نظر ششم بڑھائی اور آج باوصف کثرت اشغال کے دوسرا حصّہ بعد ظہر کے لکھا۔ اور اسے ایک گھنٹے سے کچھ زائد میں تمام کردیا تو بحمد اللہ ۲۷ ذی الحجہ روز چہارشنبہ کو عصر سے پہلے پورا ہوگیا اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان مولی پر جو مہکتی خوشبو سے مخصوص اور اپنے احسان سے حشر کے دن ہمارے شفیع ہیں اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر جب کہ صبح اور ذٰلّس راتیں دورہ کریں اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

Marfat.com

طابع
رضویہ پبلی کیشنز کراچی
آرام باغ روڈ۔ گاڑی کھاتہ کراچی ۱
فون:۔ ۲۱۶۴۶۴ ، ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

Marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

قرآن مجید
معریٰ

کی امتیازی خصوصیات :

- صاف ستھری اور جدید کتابت
- ہر صفحہ آیت پر ختم
- تمام حروف واضح اور کشادہ
- حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ
- ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے بیحد آسان
- عمدہ طباعت
- خوبصورت جلد
- آفسٹ اور نیوز پیپرز پر پارہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- قرآن مجید مترجم اعلحضرت بریلوی
- قرآن مجید کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ
- دوازدہ سورۃ مرتبہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
- فتاویٰ رضویہ اول تا یازدھم
- فتاویٰ امجدیہ اول
- بہار شریعت ۱ تا ۶ جہیز ایڈیشن
جس میں عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں
- بہار شریعت ۱۸ تا ۲۰
- سیرت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
- الدولۃ المکیۃ
- زلزلہ
- تبلیغی جماعت
- جماعت اسلامی
- جماعت اسلامی کا شیش محل
- زیر و زبر
- مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم
- دائمی نقشہ اوقات نماز، سحر و افطار

دارالعلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت: مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ۔ آرام باغ کراچی نمبرا فون نمبر ۲۱۶۳۶۴-۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

ہماری دیگر مطبوعات

قرآن مجید

معریٰ

کی امتیازی خصوصیات :

- صاف ستھری اور جدید کتابت
- ہر صفحہ آیت پر ختم
- تمام حروف واضح اور کشادہ
- حافظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ
- ناظرہ پڑھنے والوں کے لئے بیحد آسان
- عمدہ طباعت
- خوبصورت جلد
- آفسٹ اور نیوز پیپرز پر پارہ سیٹ بھی دستیاب ہیں

مجموعہ وظائف

مع اٹھارہ سورۃ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ

- قرآن مجید مترجم اعلحضرت بریلوی
- قرآن مجید کنزالایمان کا انگریزی ترجمہ
- دوازدہ سورۃ مرتبہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
- فتاویٰ رضویہ اول تا یازدھم
- فتاویٰ امجدیہ اول
- بہار شریعت ۱ تا ۶ جہیز ایڈیشن
  جسمیں عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے مسائل ہیں
- بہار شریعت ۱۸ تا ۲۰
- سیرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- الدولۃ المکیۃ
- زلزلہ
- تبلیغی جماعت
- جماعت اسلامی
- جماعت اسلامی کا شیش محل
- زیر و زبر
- مدنی قاعدہ حصہ اول و دوم
- دائمی نقشہ اوقات نماز سحر و افطار

دار العلوم امجدیہ

شعبہ نشر و اشاعت : مکتبہ رضویہ گاڑی کھاتہ آرام باغ کراچی نمبرا فون نمبر ۲۱۶۳۶۴ - ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com